



اللہ



امر بالمعروف ونہی عن المنکر
"لوگوں کے خوف سے حق بات کہنے سے نہ روکو
کیونکہ نہ تو کوئی **موت** کو تمہارے قریب لاسکتا ہے
اور نہ ہی کوئی تمہارے **رزق** کو تم سے دور کر سکتا ہے"

اسلام اور مسلم
محقر پیرائے میں
از ابو حمزہ

اسلام اور مسلم مختصر پیرائے میں

از ابو حمزہ

فرمان حضرت عمرؓ: منہوم: الجماعت کے بغیر اسلام نہیں اور امارت (خلافت) کے بغیر جماعت نہیں اور طاعت کے بغیر امارت نہیں۔ اور شورائی مشورہ کے بغیر خلافت نہیں۔

نوٹ: امیر الجماعت المسلمین یا امام الجماعت المسلمین ایک کی وجہ کے نام ہیں۔

دیباچہ

اللہ تعالیٰ

کے فضل و کرم سے اسلام اور مسلم - مختصر پیرائے میں مکمل کتابی صورت میں آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ تقریباً ۱۵ سال قبل دل

میں خیال پیدا ہوا کہ دین اسلام، عبادات، معاملات پر بہت سی کتب تو موجود ہیں لیکن ان میں سے اکثر کتب اپنی ضخامت کی وجہ سے عوام الناس کے استفادے سے باہر ہیں۔ جسکی وجہ سے ہر عام مسلمان اسلام کو کلی طور پر جاننے سے قاصر ہے۔ تو راقم کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ایک ایسی مختصر کتاب ترتیب دی جائے جس کو حاصل کرنے اور پڑھنے میں قارئین کو کوئی دقت نہ ہو لیکن جو اسلام کی حقیقت اور خلیفۃ اللہ کی ذمہ داریوں کو ہر بھائی، بہن پر عیاں کر دے۔

مزید برآں، میں نے معاشرتی ہگاڑ اسلام سے دوری قبول و فعل میں تضاد اور معاملات اور عبادات کی صرف زبانی ادائیگی کو دیکھا تو محسوس کیا کہ موجودہ مہم نہاد جمہوریتیں اور اسلامی حکومتیں اسلام کی مدنی سیاست اور اصول شراعت کی روح کو یکسر فراموش کر چکی ہیں اور یہی آج معاشرتی عدم توازن اور ہگاڑ میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔ یہ ایسا نکتہ ہے جو عام زندگی میں اتنی وضاحت کیسا تھ لوگوں کی توجہ کا مرکز نہیں۔ لیکن اس سے صرف نظر کرنے کی وجہ سے ہم کئی صدیوں سے اقوام مغرب کے غلام اور دست نگر بن کے رہ گئے ہیں۔

دراصل یہی سوچ اس کتاب کو لکھنے کا محرک بھی ہے۔ میں نے فیصل آباد کے ایک دور افتادہ اور پسماندہ دیہات

کے راجپوت بھٹی کسان خاندان میں آنکھ کھولی اور خود کو ایک ایسے معاشرے میں پایا جو اسلام اور اس کی تعلیمات سے بہت دور تھا۔ نیک والدین کی اچھی تربیت نے مجھے مکمل طور پر اس معاشرے کا حصہ نہ بننے دیا بلکہ میرے اندر اچھائی، برائی اور نیکی، بدی کی تمیز پیدا کی۔ فٹ ایر کے دنوں میں ایک پیر صاحب کے پاس حاضری دی تو وہاں ایک ایسا واقعہ دیکھا جس نے میرے دل کی کاپی لٹ دی اور مجھے ایک نئی سوچ سے روشناس کروایا۔ واقعہ یوں ہے کہ میں پیر صاحب سے ملنے گیا جو کراٹھائی نیک اور پرہیزگار تھے اور ایک عالم ان کا معتقد تھا۔ مگر وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ پیر صاحب کبھی باہر تشریف

لے گئے تھے اور ان کی جگہ ان کی کرسی پر ان کا وہ بیٹا بیٹھا ہوا تھا جو اتفاق سے کالج سٹوڈنٹ تھا اور روحانی اور دینی لحاظ سے کسی طور بھی پیر صاحب جیسی فضیلت نہیں رکھتا تھا۔ نیچے بیٹھے بہت سے لوگ اس سے روحانی فیض حاصل کر رہے تھے۔ اس وقت اسلام کی میرٹ کی کسوٹی یعنی نظام شورا نیت و بیعت میری سمجھ میں آیا کہ ضروری نہیں کہ باپ متقی پر ہیوگا را اور حقیقی معنوں میں مومن ہے تو بیٹا بھی انہی اوصاف سے متصف ہو، اس لیے بیٹے کو باپ کا جانشین بنا دینا اسلام کے نظام عدل، توازن اور شورائی مشاورت، سنت رسول ﷺ اور خلفاء راشدین کی باعمل زندگی کی سنت کے خلاف ہے۔

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو اس قانون الہی (متقی و پرہیزگار مسلمانوں کی شورا نیت) سے انحراف اس وقت سامنے آتا ہے جب اس حقیقت سے صرف نظر کرتے ہوئے بڑے بڑے خلیفہ نامزد کر دیا گیا۔ ایسا اسلام میں پہلی بار ہوا کہ ریاست میں خلیفہ کی نامزدگی پہلے طے ہو گئی (باپ سے بیٹا) اور شورا نیت کے بغیر بیعت کروائی گئی (بعض تاریخی حوالوں سے، حکومتی سیاسی اقتدار و بیت المال کے اثر و رسوخ سے، خلفاء راشدین کی سنت کو چھوڑ کر اقر باپ وری اختیار کرتے ہوئے)۔ سنت رسول ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور میں یہ طریق کار رائج نہیں تھا۔ اس وقت مجلس شوریٰ پہلے بیعت تھی اور خلیفہ کو بعد میں نامزد کیا جاتا تھا۔ مورخیت کے بغیر، رشتہ داری کے بغیر (جیسے کہ حضرت سعیدؓ جو کہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے کہ شورا نیت خلافت کیلئے نامزد کمیٹی میں شامل نہ کیا گیا)، صرف متقی و پرہیزگار مسلمانوں کی شورا نیت سے خلیفہ المسلمین (خلیفہ رسول ﷺ) کو نامزد کیا جاتا تھا۔ اسلام کے نظام شورا نیت کے خاص معیار سے نکل کر یہ (معاملات اسلام کا اہم ستون) نظام ملوکیت کی سن مانی کے شےجے میں پھنس گیا۔ بعد میں ماہل بیٹے، قبیلہ، اسلامی ریاست پر موروثی ملوک (قابض) ظہرے۔

آج مسلمانوں کی بد قسمتی یہی ہے کہ ان کو چند اختلافی مسائل تک محدود کر کے ان کا اتفاق و اتحاد ختم کر دیا اور ان کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور انہیں تحقیق اور ریسرچ سے دور کر دیا گیا ہے۔ مسجدوں اور مدرسوں کی تعلیم صرف نظریاتی اور کتابی تعلیم تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ دنیاوی تعلیم اور مذہبی تعلیم کے درمیان وسیع خلیج حائل کر کے مذہبی تعلیمات کو اپنے مفادات اور مرضی کے مطابق موڑ دیا گیا ہے۔

یہ تعلیم ہمارے بچوں میں یہ شعور ہی اجاگر نہیں کر رہی کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے صرف انسان کو ہی اپنا نائب یا خلیفہ کیوں بنایا ہے؟ اور وہ اس سے کیا تقاضا کرتا ہے؟

اور..... اگر ہم اس تقاضے کو نہ سمجھیں تو کیا ہم اللہ کے حقیقی نائب کہلا سکیں گے؟

احکامات الہی سے روگردانی کرنے کا ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو کیا نقصان ہوگا؟

کیوں اسلام سچا دین ہونے کے باوجود تمام دنیا پہ غالب نہیں؟

کیوں مسلمان ہر ملک میں نصاریٰ اور یہود و ہنود کے پرغمال ہیں۔ ۲؟

کیوں آج اچھائی برائی حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی تمیز ختم کر کے مذہب کو ہر شخص کا ذاتی معاملہ بنا دیا گیا اور شیطانی کلچر کو نام نہاد آزادی کے نام پر فروغ دیا جا رہا ہے۔؟

یہ اور اس طرح کے اور بہت سے سوالات قارئین کے ذہنوں میں ابھرتے تو ہوں مگر کوئی ان کا تسلی بخش جواب نہیں دیتا۔

راقم نے اس مختصر کتاب میں ایسے ہی چند حقائق کی مختصر وضاحت کی سعی کی ہے۔ اگر آپ کو اس کتاب میں کوئی کمی محسوس ہو تو اسے میری علمی و نظریاتی کمزوری پر محمول کیجئے گا اور اگر آپ اس سے کوئی استفادہ کر پائے اور آپ کی سوچ اور زندگی میں کوئی مثبت تبدیلی آئے تو یہ اللہ کی رحمت ہوگی اور یہ میرے لیے، میرے والدین اور اہل خانہ کیلئے باعث مغفرت و نجات بن جائے گی اور یہی میری کاوش کا مقصد بھی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا حامی و مددگار ہو۔ (آمین)

احقر العباد

ابو حمزہ۔ عبدالحفیظ سہیل بھٹی

اتوار، ۲۰ ربيع الاول ۱۴۳۶ھ۔

برطانیق ۴ جنوری، ۲۰۱۵ء

حاشیہ و حاصل کتاب

۱۔ بنیادی و لازمی۔ معلوماتِ اسلام

۲۔ بنیادی و لازمی۔ عباداتِ اسلام

۳۔ بنیادی و لازمی۔ معاملاتِ اسلام

۴۔ وجہ زوالِ قومِ مسلم

۱۔ شورائی خلافت کا خاتمہ اور اسلامی ریاست پر موروثی رقبیلہ پروردنیایوی خواہشات کی غلام ملوکیت کا قبضہ۔ اور ووٹ ربیعت کی امانت میں خیانت۔

ب۔ علم و فن سے دوری (جدید سائنسی علوم)۔

ج۔ فرقہ بندی رسالک

د۔ عبادات و معاملات میں فرق

۵۔ نسخہء اسلام۔ عروجِ قومِ مسلم

۱۔ شورائی جمہوریت و خلافت (اسلامی یونین) کا قیام۔

ب۔ جدید علم و فن میں مسلسل ریسرچ و ٹیکنالوجی کا حصول اور عمل پر زور۔

ج۔ فرقہ بندی کا خاتمہ۔ تمام مسالک اور فرقوں سے بالاتر ہو کر صرف مسلم نام رکھا جائے اور ایک جماعت و اجماع پر عمل۔

فہرست عنوانات

۳۳	مسلم علماء کے درجات	۱۰	تفسیر حاشیہ۔ حصہ اول
۳۵	شریعت اسلام	۱۵	تفسیر حاشیہ۔ حصہ دوم
۳۷	شورائی جمہوریت	۲۰	الکلمۃ تعالیٰ۔ خالق
۳۷	خلافت کے درجات	۲۱	فلسفہ وحدت الشہود
۴۰	فقوی امام مالکؒ جبری بیعت۔ حرام	۲۱	مخلوق و تخلیق
۴۰	حسن تحریر	۲۱	مخلوق کا خالق تک رسائی کا ذریعہ
۴۴	خطبہء۔ حجۃ الوداع	۲۱	مقصود و تخلیق
۴۴	کائنات عالم	۲۱	انسان
۴۴	روح انسان	۲۳	دین اسلام
۴۴	نفس	۲۳	تحفہ عظیم
۴۴	نسل انسانی	۲۳	عمارت اسلام
۴۷	تفقہ فی الدین	۲۷	مہتمم اسلام
۴۷	مفسر القرآن	۲۸	نور نبی ﷺ
۵۰	تفقہ فی الحدیث	۲۹	مسلم
۵۱	فرع دین	۲۹	درجات مسلم
۵۱	تطبیق	۳۰	فاسق و فاجر مسلم
۵۲	آئمہ اربعہ	۳۱	منافق
۵۴	تقلید	۳۲	علم اسلام
۵۵	نام، بحرف مسلم	۳۳	علم خاص

۶۲	اسلامی حکومت کے بنیادی فرائض	۵۷	اہلسنت اسلام
۷۴	اسلام میں تبلیغی/مسلکی تحریکوں کا کردار	۶۹	شیعہ اسلام
۷۴	تبلیغ اسلام، سلسلہ صوفیاء	۶۴	دین اسلام تاریخ کے آئینہ میں
۷۵	تحریک بریلویت	۶۵	دین شرک
۷۹	تحریک دیوبند	۶۶	دین اسلام کے دشمن
۸۰	تحریک وہابیت، عرب	۶۷	اسلام بطور معتدل/متوازن دین
۸۱	تحریک اہل حدیث/غیر مقلد	۷۰	پیغام اسلام
	تحریک احیائے اسلام - مدرسہ الاسلام	۷۱	اسلام میں حرام عمل/ممنوعہ ملکیت
	نماز:	۷۱	اسلام میں فرقہ بندی کی وجوہات
۱۰۷	اختتامیہ و دعا	۷۲	ملوکیت فرقہ بندی کی بڑی وجہ
		۷۲	شہادت عثمانؓ و واقعہ حرہ کی وجوہات
		۶۱	علمائے حق
		۶۱	علمائے تاجر (دنیاوی مال و متاع)

۶۱	فتنہ و چال
۶۳	شورائی جمہوریت سے شورائی خلافت
۶۳	چین کی طرح سنگل پارٹی سسٹم
۶۷	اہل افرا و پرہیزگار اور پارٹی نظم و ضبط
۶۷	یورپ کی طرح یونین - اسلامی خلافت
۸۷	سوال و جواب
۹۰	مسئلہ زکوٰۃ
۹۲	احکامات اللہ - مخصوص لیکن مختصر پیرائے میں -

فرمان حسینؑ مفہوم: آپ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا، برائی بہت پھیل جائے گی۔ یہ برائی بڑے لوگوں کی کثرت سے نہیں بلکہ اچھے لوگوں کی خاموشی (برائی کو ہاتھ سے نہ روکنا) کی وجہ سے بہت پھیل جائے گی۔

پیارے نبی ﷺ کی عموں مصروفیات: دن کے ۲۳ گھنٹے:

گھنٹہ کی رات:

رات ۲ سے ۳ بجے تہجد کے وقت نیند سے بیدار ہو کر رفع حاجت کے لئے جاتے، اسحٰجہ اور اگر حاجت غسل ہوتی تو غسل سے فارغ ہو کر مسواک کرتے۔ تہجد ادا کرتے وقت قیام میں طوالت اختیار کرتے جو بسا اوقات پاؤں کی جھٹکن اور سوجن تک معاملہ پہنچ جاتا۔ سنانے میں بلا لٹنا فجر کی آذان کی صدا بلند کرتے ہوئے فضائے مدینہ میں ٹوری چلیاں بکھیرتے، تو آپ ﷺ اپنے گھر میں ہی ۲ رکعت سنت نماز ادا کر کے تھوڑی دیر دائیں کروٹ لیٹ کر آرام کرتے۔ پھر آپ نماز فجر کی امامت کے لئے مسجد نبوی میں اقامت نماز اختیار کرتے۔ نماز کے بعد تسبیحات اور پھر مناسبت سے مخاطب کرتے، صحابہ سے گفتگو، باہمی معاملات، امور ریاست و تبلیغ دین پر تفصیلی مشاورت ہوتی۔ اکثر صحابہ اپنے گھروں کو چلے جاتے، مگر تبلیغ دین کے سیکھنے اور سکھانے والے صحابہ ساتھ ہوتے۔ سورج نکلنے کے بعد اشراق اور بعض اوقات چاشت کی نماز کے بعد گھر تشریف لے جاتے۔

باشی:

باشی جو کی روٹی، دودھ اور کھجور کا ہوتا جو کہ بعض بلکہ اکثر میسر نہ ہوتا تو آپ روزہ کی نیت اختیار کر لیتے۔ اس دوران آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ مصروف رہتے، دو پہر کو تھوڑی دیر قیلولہ فرماتے۔ دو پہر کا کھانا کسی روایت میں نہیں ملتا۔

ظہیر:

ظہیر کی آذان کے ساتھ ہی آپ ﷺ مسجد تشریف لے آتے، نماز ظہیر کی ادائیگی کے بعد مختلف دفو کا وظیفہ اور دوسرے ملاقاتی حضرات کے ساتھ وقت گزارتا۔ ہوتے ہوتے عصر کا وقت آ جاتا۔ نماز عصر کے وقت تقریباً تمام صحابہ اہتمام نماز وظیفہ ادا کرتے۔

نماز عصر کے بعد آپ ﷺ اپنے صحابہ، رشتہ داروں اور اکثر اپنی بیٹی حضرت فاطمہؑ کے گھر تشریف لے جاتے۔ سب نماز عصر کے بعد اپنے تمام اذواج مطہرات کے پاس فرداً فرداً تشریف لے جاتے اور ان تمام کی خبر گیری کرتے۔ پھر آپ آخر میں جس کے دن باری ہوتی ان کے پاس تشریف لے جاتے۔ اور روزہ افطار کر کے ہی نماز مغرب ادا کرتے۔ نماز مغرب کے بعد آپ اکثر ۱ نفل ادا کرتے۔ گھر تشریف لے جا کر آپ ﷺ اگر کھانا باقی کھانا ہوتا تو کھاتے۔

نماز مغرب کے بعد تمام گھرانہ رسول (جس گھر میں آپ ہوتے) اکٹھے ہو کر دائرہ بنا کر بیٹھ جاتے اور ایک دوسرے کے ساتھ خوب مل جل کر باتیں ہوتیں۔ آپ خود بھی اکثر قسم اختیار کرتے ہوئے بلی و مزاح فرماتے۔

نماز عشاء ادا فرما کر گھر تشریف لاتے اور اگر مزید عبادت، ذکر و تلاوت کی طرف رجوع ہوتے تو کرتے اور سونے کی دعا کے ساتھ آخری ۳ قل تشریف والی سورۃ (اخلاص، بقرہ اور الناس) پڑھ کر اپنے دوئے ہاتھوں کو تکریماً تمام جسم پر ملنے اور سونے کے بعد ستر پر آرام فرماتے۔

تفسیر حاشیہ۔ اسلام اور مسلم۔ مختصر پیرائے میں،

خلاصہ کتاب۔ حصہ اول

۱۔ عبادات و معاملات

اسلام صرف مذہب نہیں بلکہ دین ہے یعنی مکمل ضابطہ حیات۔ ہمارے نبی ﷺ قیامت تک کے انسانوں کے لئے کامل شریعت لیکر آئے۔ وہ ذات کس قدر حکیم ہے، جس نے قیامت تک آنے والے انسانوں اور ہونے والے واقعات کیلئے تمام نسخہ ہائے کیا ایک کتاب میں سمویے۔ اور انسان کس قدر گناہ بین ہے جو اس حکمت سے دور ہو کر خود ساختہ اصول و قوانین کی پیروی سے اپنی اور دنیا کی تباہی کا موجب بن رہا ہے۔

اسلام صرف عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ معاملات کو بھی ساتھ لیکر چلتا ہے اور یہ معاملات جو اصول دین و فروع دین اور اسکی تمام زندگی پر حاوی ہیں یہ عبادات سے الگ نہیں بلکہ ان ہی سے ماخوذ ہیں، ان کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ ذیل میں اسکا ایک ایمانی خاکہ دیا جا رہا ہے۔

۱۔ کلہ طیبہ، کلہ شہادت اور ایمان و تصدیق کے بعد سب سے پہلے بلکہ ساتھ ہی اخلاقی معاملات کی پاکیزگی کا معیار قائم کرتا ہے۔ کیونکہ:

۱۔ مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ صادق، ہمیشہ سچ بولنے والا ہوتا ہے۔

۲۔ مومن خائن نہیں ہو سکتا۔ بلکہ امین، معاملات میں امانت دار ہوتا ہے۔

۳۔ مومن بے نماز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ لازم خشوع و خضوع کے ساتھ پانچ وقت کی فرض نماز کی ادائیگی کا پابند ہوتا ہے۔

۴۔ مسلم دوسرے مسلم کا دشمن نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بھائی بھائی، غم خواہ راستھی، فلاح معاشرت میں عمل کرنے کا پابند ہوتا ہے۔

نماز کی ادائیگی ایک مسلم اور غیر مسلم میں بنیادی فرق ظاہر کرتی ہے۔ جیسے خوراک، لباس اور سانس ضروری ہے، ایسے ہی مسلم کے لیے اللہ نے نماز فرض کی

ہے۔

ہمارے نبی ﷺ پہلے صادق و امین تھے پھر بعد میں نبوت کا اعلان ہوا اور اسلام کی دعوت و تبلیغ کی۔

صادق و امین نہ ہونا یعنی فاسق و فاجر جو جہنم کے مہمان ٹھہریں گے۔

اسلام

ایمان و معاملات

(۱+۵ ستون عمارت اسلام)، چھپت عمارت

ایمان و عبادات

(۱+۵ ستون عمارت اسلام)، بنیادی عمارت

زبان سے اقرار، دل سے تصدیق، مسلم ہونے کی پہلی شرط۔ اسلام کی پہلی سیزجی۔

۲۔ نماز (توحید و رسالت کی گواہی اور طہارت کے بعد کی عملی فرض عبادت) فرض، واجب، سنبت، منوکدہ، سنبت غیر منوکدہ اور نوافل۔ اسلام کا ابتدائی لازم عبادت کا معیار جو مسلم اور کافر میں پہچان کرتا ہے،

۳۔ نماز کے ساتھ سب سے ضروری حکم فرض عبادت ۱ سال کی مجموعی آمدنی ۲۱۲٪ کا حصہ غریبوں اور ضرورت مند لوگوں میں تقسیم کرنا۔ معاشرتی توازن اور فلاحی ریاست کا قیام۔ چھ مال کو کم کرنے کے لیے مال کی گردش تاکہ معاشرے کا کمزور طبقہ فائدہ اٹھا سکے۔

زکوٰۃ صرف صاحب نصاب لوگوں پر فرض ہے۔

۴۔ روزہ۔ تھوڑی اور پرہیز گاری اختیار کرنا۔

۵۔ حج۔ اتحاد اور جماعت کا تصور۔

ایک امیر کے پیچھے متحد ہونا۔ عبادت کی معراج حاصل کرنا اور قربانی دینا۔ اپنے گناہ معاف کروانا۔

جہاد۔ اسلام کی ۵ بنیادوں کے بعد جہاد آتا ہے۔

جہاد اکبر، جہاد اصغر۔

۱۔ عملی ایمان۔ ربط وین کامل

زبان سے اقرار، دل سے تصدیق اور پھر اس پر عمل۔ توحید خالص کے بعد خالص عبادت۔ اللہ کیساتھ ذات، صفات اور عبادت میں شریک نہ کرنا۔

۲۔ نماز۔ عملی اظہار۔ اللہ کی تسبیح و تحمید، خالص توحید صرف اللہ کی عبادت اور صرف اسی سے ہی مدد مانگنا ہے۔ صراط مستقیم، محبت رسول ﷺ و درود و سلام اور دعا۔ نماز عملی زندگی میں معاشرت اسلام کا حصہ یعنی صداقت، دیانت، امانت پر مسلم کو قائم رکھتی ہے۔ روزانہ پانچ بار طاعت اللہ کی مشق کراتی ہے۔

۳۔ اللہ کی خوشنودی کی خاطر مالداروں کے مال میں مستحقین کا حصہ ہے۔ اللہ کے کنبے (انسانوں) کی خدمت، مساوات معاشرت ہے۔ یعنی مال کی پاکیزگی۔

۴۔ نفس کو مارنے کی عملی صورت۔ اللہ کی راہ میں تھوڑی اور پرہیز گاری اختیار کرنا۔ خوت کا احساس پیدا کرنا۔ دنیا پرستی کا خاتمہ۔ صالح مسلم پیدا کرنا۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کی تربیت ہے۔

۵۔ جماعت کا متحد ہونا۔ ایک امیر کے ساتھ اسلام کی کلی عبادت شکل کعبۃ اللہ کا طواف، اللہ کی طرف رجوع۔ شیطان کو مار بھاگ کر نفس کو پاک کرنا۔ زندگی کو صرف اللہ کے حکم کے تابع کرنا۔ سعی کرنا گویا دنیا میں رزق حلال کی سعی کرنا اور اس کی بدولت اللہ کا فضل یعنی آب زم زم کا ملنا ہے۔ ایک امیر کا تمام مسلم حجاج کو خطبہ دینا گویا خلافت کا قیام، خلیفۃ الرسول ﷺ کے ساتھ ایک ہونا ہے۔

جہاں اللہ کی مخلوق تک دین کو پہچانا اور اس کی ترویج اور نفاذ کی سعی کرنا جی کہ جان کی قربانی سے بھی گریز نہ کرنا۔۔۔ جب جہادِ اصغر کے ذریعے اللہ کی حکومت قائم ہو جائے تو عدل و انصاف کا اعلیٰ معیار قائم کرنا، یعنی مسلم اور غیر مسلم کی تمیز کیے بغیر مساوی اسلام قائم کرنا ہے۔ جہادِ اکبر اپنے نفس کے ساتھ جہادِ پھر معاشرے میں شعور پیدا کرتے ہوئے اجتماعی نفس کا جہاد۔

۲۔ علم و فن

ایک فلاحی اسلامی ریاست میں اللہ کے کتبے یعنی مخلوق کیلئے علم کا حصول ممکن بنانا اور اسے مفت فراہم کرنا ہے۔ کیونکہ انسان علم کی وجہ سے ہی افضل ہے۔ اللہ نے انسان (آدم) کو علم سکھایا اور پھر فرشتوں سے سجدہ تعظیسی کروایا۔

بقولِ قتال: جو پایہ علم سے پایہ بشر نے فرشتوں نے وہ پایہ نہ پایہ

انسانوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا نبی ہوتا ہے، جو کہ صرف اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ، اللہ کے بعد سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

آپ ﷺ نے فرمایا: علماء دنیا کے وارث ہیں۔

نبی کے بعد علمائے کرام نبی کے نمائندہ ہوتے ہیں، جن پر اللہ کے دین کا اللہ کے بندوں تک پہنچانے کا معاملہ ہے۔ علم صدقہ جاریہ ہے اور با علم و عمل عالم ہونا فلاح فی الارض بھی ہے اور فلاح فی الاخرت بھی ہے۔

مسلمان کا فخر: مسلمان کا فخر یہ ہے کہ اللہ اس کا رب ہے اور محمد ﷺ اس کے لیے رسول ہیں۔ اور یہ کہ وہ مسلمان ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ کسی بھی قوم میں شعور علم کی روشنی کے بغیر ناممکن ہے۔ علم میں برتر قوموں نے ہی دنیا پر ہمیشہ عروج حاصل کیا۔ آج بھی جن قوموں نے تعلیم کو اپنے افراد کے لیے آسان بنایا وہی قومیں دنیا پر حکمرانی کر رہی ہیں۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جس میں مسلم قوم کے لئے اللہ خالق و مالک سے مضبوط تعلق کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کے بارے میں عمل و ہدایت حاصل کرنا تاکہ اس علم و ہدایت سے انسانیت کو دنیا و آخرت میں فائدہ پہنچ سکے، کے بارے میں مکمل احکام و رہنمائی پنہاں ہے۔

تفسیر حاشیہ۔ خلاصہ کتاب حصہ دوم۔

ایک جماعت واجماع (فرقہ بندی کا خاتمہ)۔

اللہ کی رسی (دین اسلام) کو مضبوطی سے (تم سب مل کر) تھامے رکھو اور (ہرگز ہرگز) تفرقہ میں نہ پڑو۔
اوپر بیان کیے گئے اللہ کے حکم کی صریح خلاف ورزی ہی اسلامی معاشرے کی تباہی کی وجوہات میں سے بڑی وجہ ہے۔

دین اسلام ایک نکل ہے۔

انسانوں کے بنائے گئے مسالک و فرقہ اسلام کے جو ہیں

جو کچل نہیں ہو سکتا، کوئی بھی فرقہ و مسلک مکمل عین اسلام پر کامل نہیں ہو سکتا۔ جو کہ واضح اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔

لیکن کچل اپنے اندر تمام جو کے پیرامیٹر سما سکتا ہے۔

نقطہ خاص: اسلام کسی ایک مسلک و فرقہ کا دین نہیں ہے بلکہ یہ تمام اقوام عالم (عالمین) کے لیے مکمل ضابطہ حیات، دین کا بنیاد ہے۔ پس صرف اپنے آپ کو مسلمان رکھو اور مسلمان کہو۔

تفسیر: ایک تفسیر رحمت ہے جسے مختصر طور پر بیان کیا جا رہا ہے۔

عقیدہ ایمان: عز و۔ حنیفہ سکول آف تھائٹ کے مطابق: گناہ یا نیکی کی صورت میں ایمان کم یا زیادہ نہیں ہوتا بلکہ تقویٰ کم یا زیادہ ہوتا ہے۔

اشاری عقیدہ ایمان: حنبلیہ سکول آف تھائٹ کے مطابق: گناہ یا نیکی کی صورت میں ایمان کم یا زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن عقیدہ اسلام میں علم کلام کا استعمال ممنوع ہے۔

نقطہ خاص: آئمہ اربعہ میں صرف تریجیات تفسیر دین فروع میں ہیں، جو کہ دین کا صرف ۳ حصہ ہے جبکہ اصولی دین ۷۰ پر تمام مشفق ہیں۔

پس تمام آئمہ اربعہ بھی مسلم اور ہم بھی تمام اگلے مسلم طالب علم فقط مسلم نام کے ساتھ

تمام مسلمان ایک قوم و جماعت ہیں۔ برابر بھائی بھائی ہیں۔ ہر مسلمان آزاد ہے اور صرف اللہ کے دین اسلام کا پابند اور تابع ہے۔
 - ایک جماعت ایک امیر کے سامنے تلے زندگی بسر کرتا ہے یعنی کسی فرقہ وارانہ گروہوں کا حصہ نہیں بنتا۔ فقط مسلمان ہے۔
 - اصولی دین جو ۹۷٪ دین کا حصہ ہے پر عمل کیا جائے اور زور دیا جائے۔ فرع دین جو ۳٪ دین کا حصہ ہے پر بحث و تنقید سے پرہیز کیا جائے۔ بلکہ ہر فروع دین کو ایک مثبت زاویہ سے دیکھا جائے جیسے پیارے آقا ﷺ کی تمام سنتوں نے قیامت تک زندہ رہنا ہے پر لیا جائے اور ہر سنت پر کم از کم عمل نہیں ہو سکتا تو اس سنت کو اچھا سمجھا جائے۔
 - ائمہ اربعہ کے طریقہ ترجیح کو حق مانا جائے۔
 - طریقہ تحقیق جیسے کہ امام احمد بن حنبلؒ اور شاہ ولی اللہ نے اختیار کیا، اپنایا جائے۔
 - نئے نئے مسائل اسلام کے ماننے والوں کو مزید تقسیم کرتے ہیں۔ ان سے پرہیز کریں اور ایک جماعت واحد پر کھڑے ہوں۔

خلافت و شورا نیت کا قیام اور موروثی ملکیت کے خلاف متحدہ مجاہدینا۔

- ظلمی و پرہیزگار مسلمانوں سے شورا نیت اور پھر اس سے خلافت کا قیام اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے۔
 - بنیاد کنز و ربوہ قوم کنز و کنز و ربوہ میں غلام ہوتی ہیں اور طاقتور قوم میں حاکم۔
 - مسلمان دنیا میں اللہ کا نمائندہ جتنی حاکم ہے۔ کوئی غلام نہیں۔
 - اے مسلمان خلافت و شورا نیت کا قیام اعلیٰ عمل ہے، جیسے کہ آپ ﷺ کا جسدِ نور موجود ہوتے ہوئے افضل صحابہ کا شورا نیت طریقہ سے اپنا خلیفہ رسول کا چناؤ کا کام پہلا اور پھر بعد میں تدفین رسول ﷺ سے کہ دنیا ایک لمحہ بھر بھی خلیفہ الرسول کے بغیر نہ ہو۔
 - خلیفہ الرسول ہی اللہ اور اس کے رسول کا اعلیٰ نمائندہ ہے۔ جو مسلمانوں پر امین اور امیر ہے۔
 - موروثی ملکیت فتنہ و بدعت ہے قیصر و کسری کا عمل ہے۔ اسی موروثی ملکیت فتنہ و بدعت سے فرقہ خارجیت اعلیٰ تشیع و اعلیٰ سنت مسلمانوں میں تقسیم ہوئی۔
 - حکم اور اس کے بیٹا مروان جن کا شہادت عثمانؓ کی سازش میں عملی کردار ہے کیونکہ مصر کے گورنر کو عمری درخواستی وفد کے قتل کا خط اسی حکم نے ہی عثمانؓ کے نام سے (جس کا عثمانؓ کے علم میں لائے بغیر) لکھا تھا اور آگے چل کر مروان نے قبل حسینؓ کی سازش مدینہ میں کی، اور پھر مکہ میں حج کے موقع پر اور پھر حسینؓ کو ہجرت پر مجبور کر کے میدان کربلا میں آخر کار بمذبحہ ۷۰ سالہ ۷۰ سالہ کے شہید کر دیا گیا۔ جس سے مروان کے موروثی قبیلہ پر ورینہ اور مروان (بنو امیہ) کے خاندان کی ملکیتی حکومت قائم ہوئی۔

موروثی ملوکیت کے خلاف جدوجہد کی اعلیٰ مثال واقعہ کربلا میں حسینؑ اور اہل بیتؑ اور تقریباً ۱۰۰۰۰ اصحابؓ کا واقعہ حرہ میں (اہل مدینہ) شہادت ہے۔ یہ ہمارے لئے پیغام ہے کہ اے مسلم تم بھی اپنے لیے وہی راستہ تلاش کرو جو حسینؑ اور اہل بیتؑ نے ہمیں دکھایا ہے۔

اے مسلم اگر تو کمزور دل ہے تو خاموشی، کنارہ کشی نہ اختیار کرنا بلکہ ہرگز ہرگز موروثی ملوکیت کی بیعت نہ کرنا بلکہ ہر جھوٹے، خائن، بددیانت، کرپٹ، موروثی، زخیرہ اندوز کو ووٹ ر بیعت نہ دینا بلکہ ایسے کرپٹ لوگوں کو کیمبر شپ دینے والی سیاسی جماعت کا بھی بائیکاٹ کرنا اور معاشرہ میں دیانت دار، سچے، اہل افراد کا ساتھ دینا اور ان کی جماعت بنا کر کامیاب کر کے مسلم معاشرے پر امیر رکنٹر ولر بنانا۔

مسلم بیعت صرف اہل شورائی جمہوریت و خلافت کی ہے۔ اگر یہ قائم ہوگئی تو یہ تم پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہوگی، جس کے سائے میں مسلم معاشرہ پھلتا پھوٹتا اور اللہ کے دین اسلام کو دنیا پر نافذ کرنا ہے۔

جہالت کے خلاف جہاد:

اسلام کا علم ایک ہی ہے جو اس کو دنیا میں بھی اور آخرت کی زندگی کے لیے بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

۱۔ پہلا اللہ اور احکامات اللہ کا علم و عمل

۲۔ پھر مخلوق خدا اور دنیا میں پیدا کردہ ہر چیز کا علم جو انسان کے فائدہ مند ہو، حاصل کرنا۔ ریاضی، طبیعیات، کیمسٹری، بیالوجی اور دوسرے علوم اسلام کے ہی علوم ہیں۔

علم مومن کی گمشدہ میراث ہے۔

علم حاصل کرو چاہیے جین جانا پڑے۔

علم کے سیکھنے سے مسلم قوم دنیا میں اللہ کی مایب اور تمام قوموں پر اللہ کی طرف سے نیکمرائی تھی اور ہوگی۔ علم و تہذیب ایک مسلم کو بلندی یعنی زمین سے عرش تک تعلق و بلند مقام کا حصول مہیا کرتا ہے۔ آدم علیہ السلام علم ہی کی بدولت فرشتوں پر افضل ٹھہراے گئے۔ جین میں حدیث و فقہ کا علم نہیں تھا بلکہ علم فقہ فلاح فی الارض (علم مخلوق اللہ و فنون) کے سیکھنے کی طرف اشارہ ہے۔

عدل و انصاف کا خازن علم و انصاف کا خاتمہ

اسلام میزان عدل و انصاف کا دین ہے۔ جو فرد، گھرانہ، معاشرہ عدل و انصاف پر قائم نہیں وہ اسلام پر نہیں۔

۔ وہ قوم پست و بجا ہو جاتی ہے جو اپنے معاشرتی ڈھانچے کو نظام عدل و انصاف پر قائم نہیں رکھ سکتی۔
 ۔ موجودہ معاشرہ عدل و انصاف سے دور ہے اس لئے فتنہ و بھائی کا شکار ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشرے کا ہر فرد نظام عدل و انصاف کو قائم کرنے کی کوشش کرے جس میں وہ اس کا گھرانہ اور پھر پورا معاشرہ نظام عدل و انصاف پر قائم ہو جائے گا۔
 نماز فرض۔ اصول دین، صحیح مسلم ہونے کی شرط، نماز کی ادائیگی ہے۔

قسم نماز رکعت	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	بعد نماز عشاء	کل میزان
سنت مؤکدہ	۲	۴-حنفیہ ۲-شافیہ ۲+۲ مالکیہ جمعیہ					
فرض	۲	۴	۴	۳	۴		
سنت مؤکدہ		۲		۲	۲		
وتر						۳-حنفیہ/۲ شافیہ، مالکیہ،	
سنت مؤکدہ غیر			۴-حنفیہ فرض سے پہلے		۴-فرض سے پہلے متفقہ علیہ		
مستحب/نافل	۲		۲-حنفیہ ۲-مالکیہ		۲+۲-حنفیہ		
کل میزان	۴	۱۲	۸	۷	۱۴	۳	۴۸

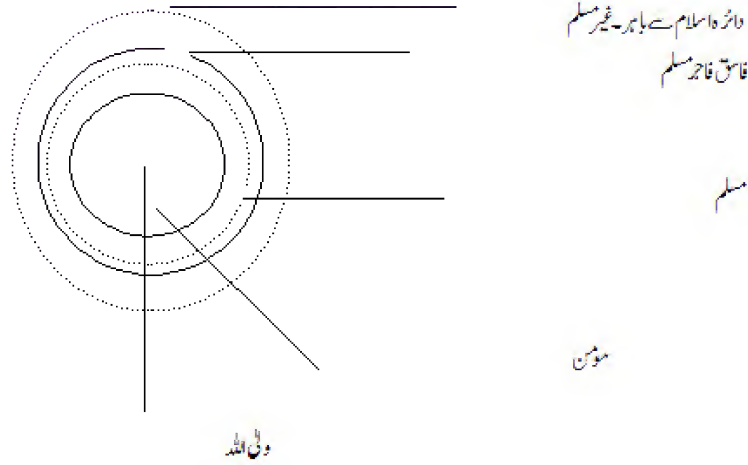
۔ وتر نماز واجب یا فرض قریب ہے جو کہ طاق رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ ۳ رکعت وتر عمل کثیر معروف ہے جو آپ ﷺ اور صحابہ کا عمل کثیر ہے۔ عمل قلیل میں ۱ رکعت وتر بھی پڑھی گئی ہے۔

بعض آئمہ کے بقول وتر طاق رکعت ساتھ (۲) نفل کے یعنی ۳ رکعت پڑھی جاتی ہے۔

۔ سنت غیر مؤکدہ سے مراد ایسی نماز جو آپ ﷺ نے کبھی پڑھی کبھی چھوڑی، پڑھنا لازم نہیں لیکن نفل سے زیادہ ثواب ہے۔

نفل نماز امام ابو حنیفہ نے فرض نماز کے ساتھ پڑھنے کو ترجیح دی ہے تاکہ کوئی نفل نماز سے (کم از کم) محروم نہ رہ سکے۔ زیادہ نفل پڑھنے کی کوئی قید نہیں۔ جبکہ

باقی آئمہ نے نفل نماز کی کوئی قید وقت نہیں رکھا، جب جتنی چاہیں پڑھ لیں۔ نفل نماز اتنی اہم ہے کہ صحابہ نے دوران سفر اونٹوں پہ بھی پڑھی ہے۔



اللہ تعالیٰ رخالق:

جلا وہ ایک ہے۔ تنہا خالق ہے۔ تمام کائنات اور اس میں موجود ہر چیز صرف اسی کی مخلوق ہے۔ وہ عرش عظیم پر متمکن ہے لیکن اس کی قدرت تمام کائنات اور اس میں موجود ہر چیز (کوئے زرے) سے ظاہر ہے۔ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ کسی کا بیٹا، نہ کسی کا باپ۔ اپنی ذات، صفات اور عبادات میں یکتا، لاشریک اور لائق ہے۔ جلا حاجت روائی اور مشکل کشائی صرف اسی کی قدرت میں ہے۔ وہی کارساز ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور میں یہ صفات نہ تھیں، نہ ہیں اور نہ ہوں گی۔

سُورَةُ الْاِخْلَاصِ ﴿۱۱۳﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿۱﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَكِدْ
وَلَمْ يُولَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿۴﴾

﴿۲۵۵﴾ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، الْحَيُّ الْقَيُّومُ، لَا

تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ، لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي

الْأَرْضِ، مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ، يَعْلَمُ مَا

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ، وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ

عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ، وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضَ، وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا، وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ۔

عقیدہ وحدت الہیہ واصل وکون توحید ہے۔

ﷻ۔ اللہ ایک خالق ہے اور تمام کائنات کی اشیاء اس خالق کی ذات کے ہونے مخلوق پر اس کی قدرت کی گواہی دیتی ہیں۔

عقیدہ وحدت وجود و اسلام کے پیغام سے ماہر ہے۔ ﴿شُرک جلی ہے﴾

ﷻ۔ اللہ ایک خالق کل ہے اور تمام کائنات کی اشیاء اس خالق کی ذات کے جز ہیں، اور یہ سارے جز آخر کار کل ہی میں شامل ہو جائیں گے۔

مخلوق و تخلیق:

۔ سات آسمان، سات زمینیں اور تمام کائنات وہاں ہیہا صرف اللہ کی تخلیق ہیں۔ جو تنہا اللہ کی قدرت ہے۔ اور تمام کائنات کی اشیاء، انسان، فرشتے، جنس صرف ایک اللہ کی مخلوق ہیں۔

۔ جنت، دوزخ، حشر، برزخ، زمین اور ساری کائنات کے مقام اپنی مخلوق انسان کے لیے رکھے ہیں۔

مخلوق کا خالق تک رسائی کا ذریعہ:

اللہ تعالیٰ کی قدرت تمام مخلوق پر کامل ہے۔ لیکن مخلوق کی خالق تک رسائی کا ذریعہ صرف اللہ تعالیٰ کا دین اسلام اور رسول اللہ اس رسائی میں راستہ سبز ہی ہیں۔ صرف اللہ کی عبادت اور اسی سے مدد مانگنے سے مخلوق کو آخرت میں جنت مل سکتی ہے۔

مقصود تخلیق:

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنی عبادت کرنے کے لیے پیدا کیا اور صرف اپنی ذات کا حجاج بنا کر خود سے مدد مانگنے کا حکم دیا۔ انسان کو علم وے کر خیر اور شر کے درمیان تمیز بنانی اور خیر پر چلنے کا حکم دیا۔ خیر کے پیمانہ پر پورا اترنے سے مخلوق اللہ تعالیٰ کی مقصود تخلیق پر پورا اتر سکتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے نیکی اور شروہوں کی محنتوں کے ساتھ تخلیق کیا ہے اور پھر انسان پر چھوڑ دیا کہ وہ نیکی، بھلائی کی طرف جاتا ہے یا شر یعنی شیطان کے راستے کی طرف۔

انسان، اشرف تخلیق:

۔ انسان اللہ کی تخلیق میں اشرف المخلوقات ہے۔ جو خاص اللہ تعالیٰ کا نمائندہ، خلیفہ اربع ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

”وَبَارِئُ جَاعِلٌ عَنِ الْأَرْضِ خَلِيفَةً“

اللہ نے انسان کو دوسری مخلوقات سے افضل رکھنے کے لیے اپنا علم، دین اسلام دیا ہے۔
 اللہ نے اسلام نازل کیا مسلم کے اوپر۔ مسلم کا پہلا گھر بھی جنت تھا اور آخری گھر بھی جنت ہوگا۔ جہنم اس کے لیے موزوں نہیں۔ زمین پر اس کو ایک مقررہ معیار دے کر بھیجا گیا۔ یہ امتحان گا ہے۔ یہاں اس کی پکھ کی جاتی ہے۔
 اگر وہ اسلام کے اصول و قوانین کا پابند رہے گا تو اصل مسلم ہے اور واپس جنت میں جائے گا۔ لیکن اگر وہ اس میں ناکام ہو گیا تو اس سے بھی بُرے ٹھکانے۔ یہی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں وہ ایمان کے کم تر درجہ پر تھوڑا کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ

|

اسلام

|

مسلم

|

جہنم ہوا

جنت/جڑا

-

+

دین اسلام

اسلام 'مسلم' سے ہے۔ جسکا مطلب ہے سلامتی یعنی امن۔ وراصل اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مجموعہ کا نام اسلام ہے جس کی کامل شکل دین ہے۔ یعنی ضابطہ حیات۔ مسلم کے لیے یہ دین خود اللہ تعالیٰ نے پسند کیا۔

احکامات الہی (دین اسلام) فطرت کائنات کی تخلیق پر مشتمل ہیں۔ یہ فطرت توازن پر ہے۔ اس لحاظ سے اسلام امن، عدل اور میزان کا دین ہے۔ دین اسلام کی طرف رہنمائی اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں مضمر ہے۔ جیسے آپ ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں ایسی چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جب تک تم ان پر کاربند رہو گے، صراطِ مستقیم پر رہو گے۔ وہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔ قانونِ خدا جس کو انسان نے اپنی پوری زندگی کے ضابطہ حیات پر عمل پیرا کرنا ہے، یعنی ہر عمل میں اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری۔

تحفہ عظیم:

وراصل دین اسلام کا عطا کرنا اللہ کی نعمت اور تحفہ عظیم ہے جو اس نے اپنے بندوں کو ناسیب بنا کر اور ان کو اسلام کی دولت سے مالا مال کر کے عطا کیا تاکہ انسان اپنی دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکے۔

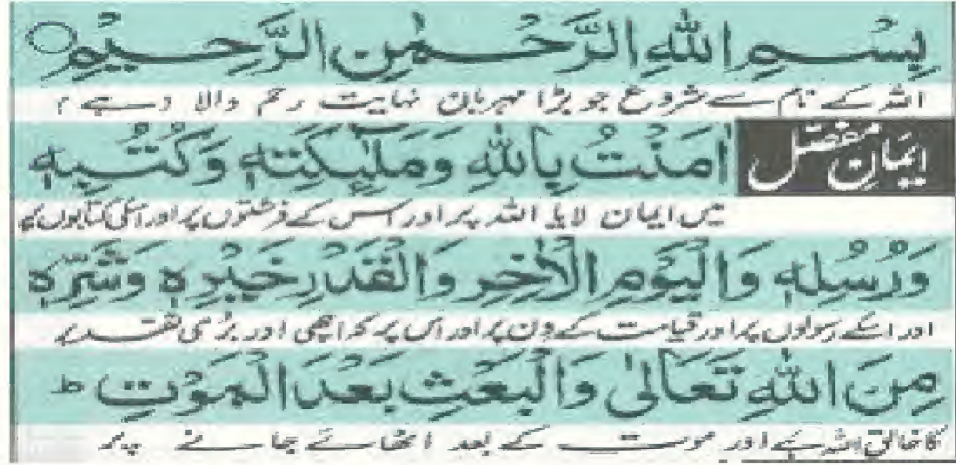
عمارت اسلام: ۱۔ بنیادی عمارت ۲۔ مکمل عمارت ۳۔ بنیادی عمارت میں کلیدی حیثیت شہادت اور ایمان مجمل و مفصل ہیں۔



وضو مکمل کر لینے کے بعد مسنون یہ ہے کہ آسمان کی طرف منہ کر کے یہ کلمہ پڑھیں
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (مسلم)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
 اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

ایمانِ محفل اَمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَائِهِ
 میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں
 وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ احْكَامِهِ اِقْرَارًا
 اور اپنی صفاتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان
 بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقًا بِالْقَلْبِ ط
 سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔



طہارت، حیاء و توبہ: طہارت کا اسلام میں ایمان کے ساتھ ہی لازم عمل ہے اور ساتھ ہی توبہ حیاء۔

”یقیناً جو اللہ تعالیٰ خوب توبہ کرنے والوں کو اور اچھی طرح پاکی حاصل کرنے والوں کو دوست رکھتے ہیں۔“
طہارت میں وضو، غسل یعنی بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہونا ہے، نیز نماز میں با وضو ہونا شرط ہے۔

فحش کلامی جفاء کا حصہ ہے	حیاء ایمان کا حصہ ہے
ہے اور جفاء کا تعلق	اور ایمان کا تعلق
جہنم سے ہے	جنت سے ہے

طہارت ایمان کا حصہ ہے۔ سب سے پہلے مسلم لڑکا لڑکی کی اپنی ذات کی عزت ہے پھر وہ اپنے ماں باپ بہن بھائی پورے خاندان کی عزت کے ساتھ پوری امت محمدیہ کی عزت سے ہوتے ہوئے اپنے اللہ اور رسول کی عزت ہے تو اللہ اور رسول کے ہاں جس میں حیاء (غیرت) نہیں وہ اسلام (مسلم) ہے نہیں۔ اسلام (مسلم) نام ہی حیاء (غیرت) کا نام ہے۔

نماز، ذکوۃ، روزہ، حج یہ تمام ارکان اسلام کے بنیادی ارکان میں شامل ہیں جن پر اسلام کی عمارت کی تعمیر ہے۔ ان ارکان اسلام کے بعد جہاد کا بڑا افضل درجہ ہے۔

مکمل عمارت دین:

- ۱۔ اسلام کی بنیادی عمارت۔ عبادات ہیں۔
- ۲۔ اور مکمل عمارت یعنی چھت۔ معاملات ہیں۔
- ۳۔ جیسے ایمان، پاکیزگی اور عبادات ضروری ہیں، ایسے ہی معاملات ضروری ہیں۔
- ۱۔ انفرادی و اجتماعی زندگی اس قرآن و سنت و عمل بالمعروف و نہی عن المنکر پر زندگی گزارنا، رہنمائے اصول اسلام ہیں۔
- ۲۔ جماعت و اجتماع
- ۳۔ عدل و انصاف
- ۴۔ شورا کی منصف و انتظام
- ۵۔ نظام خلافت
- ۶۔ دین اسلام کو معاشرے پر روشناس کرانا۔

عبادات و معاملات:

- ۱۔ اسلام عبادات و معاملات میں گہرا ربط و تعلق رکھتا ہے۔ دونوں کا معیار تقویٰ و پربیزگاری پر ہے۔
- ۲۔ رسول اللہ ﷺ مقرر قرآن ہیں۔ آپ کی تمام زندگی اور ہر پہلو زندگی مسلمان کے لیے عملی نمونہ ہے۔
- ۳۔ اسوۂ رسول اللہ ﷺ اور اسوۂ خلفہ راشدین ایک مسلمان کے لیے مشعل راہ اور اسلام پر عمل کا مہتابی کا زینہ ہے۔
- ۱۔ آپ ﷺ کے بعد خلفہ راشدین کا ۳۰ سالہ دور خلافت عملی عبادات و معاملات کا بہتر نمونہ و ربط تعلق دکھاتا ہے۔
- ۲۔ انسانی زندگی میں ہر وقت ہر حال میں خدا کی بندگی و اطاعت کرنے کا نام عبادت ہے پس نماز، روزہ، ذکوۃ و حج عبادات جو اللہ نے فرض کی ہیں ان کا مقصد

اس بڑی عبادت کے لئے تیاری ہے جو معاملات زندگی میں ہر وقت ہر حال میں ادا کرنی ہے۔

۱۷

تفسیر قرآن	_____ قرآن
مجموعہ احادیث/اجرائی اقوال صحابہ	_____ سنت رسول اللہ
تفسیر دین	_____ تقویٰ و پرہیزگاری
عملی زندگی/عبادات و معاملات	_____ مسلم
جنت/جزا	+
	_____ جہنم/سزا

لَقَدْ جَاءَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

رسول ربی پیغمبر اسلام:

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ نبیوں / رسولوں کو بنایا ہے۔ قرآن میں ذکر ہے کہ: 'وَلِكُلِّ قَوْمٍ نَبِيٌّ' یعنی ہر قوم کے پاس ایک حدایت دینے والا آیا۔ یہ سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوا اور حضرت محمد ﷺ پر ختم ہوا۔

اب قیامت تک کے انسانوں کو شریعت محمد ﷺ کا پابند کر کے پہلی تمام شرائع کو منسوخ کر دیا گیا۔ یہی شریعت قرآن و سنت پر مشتمل ہے۔ ۱۸

خاتم النبیین: حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور اللہ کی طرف سے ناقیامت مکمل شریعت (دین اسلام) لے کر آئے۔

قرآن میں ہے: محمد ﷺ تم مروجوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

۔ اسی لیے رسول ﷺ کی اتباع میں اللہ کی اتباع اور اللہ کی اطاعت میں رسول ﷺ کی اطاعت رکھ دی گئی۔ جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

نبی کریم ﷺ کی حدیث کی رو سے اسلامی شریعت آپ ﷺ کی وفات کے ۳۰ سال بعد تک (خلفائے راشدین کے دور تک رہی۔

نور نبی: کیا آپ ﷺ نور ہیں؟

ہاں آپ نور ہیں۔

قارئین کی سہولت کے لیے ہم نور کی وضاحت مندرجہ ذیل ۳ قسموں میں کرتے ہیں:

۱۔ نور خدا

۲۔ نور ہدایت

۳۔ نور تخلیق

۱۔ نور خدا

اللہ تعالیٰ کی ذات نور ہے جو کہ کامل، بے مثل اور لاشریک ہے۔ یعنی 'مِثْلُ شَيْءٍ شَيْءٌ'۔ اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں۔

۲۔ نور ہدایت

احکامات اللہ اور تخلیق افضل بشری عملی جامع رکامل تفسیر و نمونہ، رحمت اللعلمین، بخبر و رسول محمد ﷺ نور رحمت، نور ہدایت ہیں۔

جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لئے نبی بشر، بشریت کے اعلیٰ رکامل تقاضوں پر رشد و ہدایت کے لئے بھیجے گئے تاکہ انسان ضلالت و گمراہی کے

۱۹

اندھیروں سے نکل کر معرفت و کامیابی کی روشنی کو پا کر صراطِ مستقیم پر قائم رہے۔
 اللہ تعالیٰ نے دو ۲ نور بھیجے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسرے نبی اللہ محمد ﷺ یعنی نور ہدایت۔
 آپ ﷺ کی عملی زندگی (سنہ طیبہ) اسلام کا عملی نمونہ ہے۔
 بعض علماء کے مطابق (۱) آدم سے پہلے آپ کی روح کو نور تخلیق یعنی ستارا میں رکھا گیا تھا۔

۳۔ نور تخلیق

تخلیقی نور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مخلوق کو تخلیق یعنی پیدا کیا جیسے فرشتے، سورج، چاند اور ستاروں کی روشنی وغیرہ۔

مسلم:

دین اسلام کو ماننے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والا "مسلم" کہلاتا ہے۔ (مطلع اور تابعدار)
 مسلم دراصل جنت کا باشندہ تھا جو اپنے وقت کے اسلامی قانون پر عمل نہ کرنے (اللہ کی فرمانبرداری نہ کرنے) کی پاداش میں جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا۔ پھر اس کو ایک مقررہ وقت دیا گیا کہ اس عرصے میں اللہ کے احکام پر عمل کر کے اللہ کو راضی کر کے دوبارہ جنت میں واپس جا سکتا ہے۔

درجاتِ مسلم:

- ۱۔ مسلم۔ جو صرف زبان و قلب سے اقرار کرے کہ وہ مسلم ہے اور باعمل رہے۔
- ۲۔ مؤمن۔ یہ وہ مسلم ہے فائق تر ہے نہی جو صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھے اور دنیا کی شیطانی خواہشات کو پائس پشت ڈال دے جسے صرف اللہ کی رضا کی ضرورت ہے۔

۳۔ **ولی اللہ (موحد)**۔ یہ درجہ سب سے اعلیٰ ہے۔ ایسا مسلم جس سے اللہ راضی ہے۔

یہ مقام آپ ﷺ کے صحابہؓ، صدیق، شہداء، صالحین (اولیاء اللہ) کے لئے ہے، جس میں مسلم اپنا نفس بھول کر صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے بڑی سے بڑی قربانی بھی دے سکتا ہے۔

۲۰

بے شک میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔

فاسق و فاجر مسلم:

اسلام میں انتہائی نچلے درجہ ہے۔ جو کہ سخت رذیل، گھٹیا قول و فعل کا مالک انسان ہوتا ہے۔

۔ جھوٹا، بیہمی صادق نہیں ہوتا

۔ خائن، بیعتی امین نہیں ہوتا

۔ بے نمازی۔ یا کبھی نماز پڑھ لی کبھی نہ پڑھی

۔ گناہ کبیرہ پر قائم ہوتا ہے۔

۱۔ اسلام میں ایسے انسان کے لئے سخت عذاب کی وعید ہے۔

۲۔ ایسے انسان کی گواہی قبول نہیں ہوتی۔

۳۔ ایسے انسان کی بیعت بیعتی ووٹ کا حق اسلام میں نہیں۔

۴۔ ایسے انسان کو بیعت بیعتی ووٹ دینا، گناہ کبیرہ اسلام کے خلاف عمل ہے۔ بلکہ اسلام کے خلاف دشمنی ہے۔

۵۔ فاسق و فاجر اسلام میں کسی عہدہ لے لئے اہل نہیں۔

بے نمازی۔ آئمہ اربعہ کے بقول: مسلمانوں کے قبرستان میں نہ دفنایا جائے۔ حالت قید میں رکھا جائے، جب تک کہ تائب نہ ہو جائے۔ معاشرتی بائیکاٹ کر دیا جائے۔

نوٹ: اگر کسی معاشرے میں فاسق و فاجر لوگ اعلیٰ عہدے پر فائز ہو جائیں تو معاشرے کے افراد پر ان فاسق و فاجر لوگوں کو عہدے سے ہٹانا اولین ترجیح بہر عمل فرض عین ہے۔

﴿اللہ کا عذاب مسلمانوں پر نہیں آتا بلکہ فاسق و فاجر اور منافق لوگوں پر آتا ہے۔﴾
 مسلمان تو اللہ کا نائب ہے اس پر صرف امتحان آتا ہے، عذاب نہیں۔ غیر مسلم، مسلمانوں پر فوقیت نہیں اختیار کر سکتے فقط یہ نہ ہو کہ معاشرہ فاسق و فاجر لوگوں سے بھر جائے (اکثریت اختیار کر جائے)۔

منافق:

منافق کی جگہ فاسق و فاجر سے بھی بدتر بلکہ کفار سے بھی بدتر ہے یعنی یہ زبان سے اللہ، رسول پر ایمان کا اقرار کرتا ہے لیکن قلب سے تصدیق نہیں کرتا۔ یہ کفار اور مشرک لوگوں کا بھی ساتھی اور ظاہراً مسلمانوں کا بھی ساتھی ہونے کا مکر کرتا ہے۔
 رسول اللہ نے منافق کی پہچان ۳ سے ۴ نشانوں کے ساتھ کر دی ہے
 ایسے انسان کیلئے معاشرت اسلام میں کوئی جگہ نہیں، بلکہ یہ فاسق و فاجر سے بھی بدتر یعنی مشاورت، رشتہ طہ، لین دین یعنی معاشرت، مسلمانوں سے نہیں ہونی چاہیے۔

مومن اور منافق مرد و عورتوں میں تشریق

ترجمہ: منافق مرد اور منافق عورتیں
 سب ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں
 برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی
 سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ خیر
 سے روکے رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کو
 بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا
 دیا۔ یقیناً یہ منافق ہی فاسق ہیں۔
 (سورۃ التوبہ 67)

ترجمہ: مومن مرد اور مومن عورتیں
 یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں،
 بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکے
 ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے
 ہیں اور اللہ اور اس کے رسول
 ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ
 لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو
 کر رہے گی، یقیناً اللہ سب پر غالب اور
 حکیم ہوتا ہے۔
 (سورۃ التوبہ 71)

منافق کی علامت

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

منافق کی تین نشانیاں ہیں۔

جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

اور جب اُس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

(بخاری جلد اول، باب ۲۴، حدیث نمبر ۳۴)

اور جب جھگڑے تو گالیاں بکے۔

علم اسلام:

قرآن و حدیث اور اسلاف کے مذہب و علوم و وسائیل میں منقسم ہیں۔

۱۔ علم محمود:

۔ جس کے حصول کے لئے اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔ ان علوم میں وہ تمام شائیں شامل ہیں جو نیک نوع انسان کو فائدہ دیتی ہیں۔

۲۔ علم مذموم:

اس میں وہ شیطانی و فاسق علوم شامل ہیں جو شیطان کے بیروکار اختیار کرتے ہیں۔ اسلام میں ان علوم کا حصول ممنوع و ناجائز نہیں۔

اس میں وہ تمام علوم شامل ہیں جو نیک نوع انسانی کی بھلائی کی بجائے بدبادی و رجاہی کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً عیسیت، یوہا، بے بی اور کلوننگ وغیرہ۔

۱۔ علم محمود کے درجات:

۱۔ علم فرض عین: وہ علوم جن کا سیکنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ یعنی احکام دین کی بنیادیں ہیں۔ مثلاً ایمان، نماز، زکوٰۃ، روزہ، غسل و طہارت

اور حج اور فرض معاملات (حلال و حرام)، امر بالمعروف و نہی عن المنکر جن سے ہر مسلمان کا روزمرہ زندگی میں واسطہ پڑتا ہے۔ بیعت، روضہ، جمہوریت و خلافت بھی اسی میں شامل ہے۔ کیونکہ یہ ریاستی اور مدنی زندگی (آپ ﷺ اور خلفہ راشدین) کی اساس ہے۔

۲۔ علم فرض، کفایہ: وہ علوم جو ہر شخص مذہبی حاصل کرے۔ اکثریت لوگ حاصل کر لیں اور باقی امت کو اس کے مطابق رہنمائی دیتے رہیں۔ مثلاً فقہ،

تفسیر، صرف و نحو، طب، ریاضی، کمپیوٹر، فزکس اور دیگر وہ تمام سائنسی علوم و فنون جو مادی ترقی کے لیے ضروری ہیں مگر جو مذہب کو نقصان نہ دیں۔

۳۔ علم خاص و تحقیقی علوم:

وہ علوم جن کی بدولت مسلمان دنیا کو مسخر کرے اور تمام عالم پر اسلام کی فوقیت ثابت کرے۔
اسلام کو غالب دین کی حیثیت سے دنیا پر حکمران بنائے اور دیگر تمام اقوام کو پیچھے چھوڑ جائے اس کی دعوت قرآن میں جا بجا موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کہا۔

”ہم نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے مابین ہے اس کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔“

اللہ نے مسلمان کے ذمے یہ فرض لگایا کہ وہ تحقیق کرے، فن میں کمال حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ نشانیوں کو کھوج کر انہیں فلاح انسانیت کے لئے عام کرے۔ مسلمان عالم (علمائے محمود) اور سائنسدان علم خاص ایسے ہی مومن ہیں جن کی بصیرت سے ڈرنے کا کہا گیا ہے۔ جوں جوں ایک مومن اللہ کی حدود میں رہتے ہوئے تحقیق کرتا ہے تو اللہ اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور وہ علم و فن کی معراج تک پہنچ جاتا ہے۔

لیکن جب مسلمان نے تحقیق چھوڑ کر صرف چند احکام دین کے سیکھے اور سکھانے کو ہی اپنا مقصد حیات سمجھ لیا اور عملی میدان سے راہ فرار اختیار کر کے صرف چند ضروری احکامات تک محدود ہو گیا اور علم خاص (فلاح انسانیت فی الدنیا) چھوڑ دی، اور جس سے جدید کھوڑے تیار کر سکے تو گویا اُس نے اپنی میراث کھو دی۔

اس میراث کو یسود و نصاریٰ نے اپنا لیا اور غیر مسلم ہونے کے باوجود انہوں نے تحقیقی میدان میں اتنی ترقی حاصل کر لی کہ آج مسلمان ان کے محتاج بن گئے ہیں۔

ہمارے رسول ﷺ نے تو فرمایا کہ ”علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے“۔ تو اس علم سے مراد یہی تحقیقی علوم ہی ہیں۔ ڈاکٹر، انجینئرز، ریسرچ سکارلز سائنسدان اسی تحقیقی علوم سے ہی بن سکتے ہیں۔ اللہ کی کائنات کو اور اس میں موجود مخلوق کے بارے میں تحقیق کرنا اور اس کا علم سیکھنا اور پھر اس علم کو فلاح انسانیت میں استعمال کرنا، مومن کی شان اور میراث ہے۔ یہی علم کی معراج ہے جس سے اللہ کی رضا کی خاطر اللہ کے کنبے کی خیر اور دین اسلام کو اقوام عالم میں غالب کرنا مقصود ہے۔

مسلم علماء کے درجات

۱۔ علماء محمود:

وہ علماء جو دین کے صرف بنیادی احکامات کا علم رکھتے ہیں اس کا تعلق عقیدے سے لے کر عباد و فرائض تک ہے تاکہ ابتدا میں ایک مسلم اپنی اور اپنے خدا کی ذات کو پہچان سکے اور اس کو اپنے حدود و اختیارات کا علم ہو سکے۔ ان علوم کی بنیاد پر اعمال کا دار و مدار ہے، دین کی سوچ بوجھ اور اعمال نیک و بد کی تمیز کے لئے ضروری ہیں۔

۲۔ علماء خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول:

در اصل یہی وہ علماء ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مقصود ہیں۔ جن کو حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب بنا کر اپنا خلیفہ کہہ کر دنیا میں بھیجا اور جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”ایک عالم کو بے عابدوں پر فضیلت حاصل ہے“۔ یہی علماء تحقیق و فنون، علماء خاص ہیں۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ ”اور جب وہ ہماری نشانیوں میں سے کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو جاہلوں کی طرح اس پر گر نہیں جاتے بلکہ تحقیق کرتے ہیں۔“

در اصل جس علم کو مومن کی معراج اور میراث کہا گیا ہے وہ یہی تحقیقی علم و فن ہے۔ یہ ٹیکنالوجی اور ریسرچ پر مبنی ہے جس کی وجہ سے مسلمان پورے عالم پر حاکم تھا اور ہو سکتا ہے۔

آج کا مسلمان اسی میدان میں مات کھا گیا اور اس کو بہکانے کے لئے ان علوم کو مذہب سے باہر ظاہر کرنے کے لئے نام نہاد کم علم غیر مسلم کے ایجنٹ، مذہب کے کنٹرولرز نے عام مسلمانوں کو گمراہ کیا تاکہ مسلمان کی صلاحیتوں کو کم کر کے انہیں صرف چند فقہی اور فروعی مسائل میں الجھا دیا جائے تاکہ مسلمان کی ترقی کا راستہ مسدود کر دیا جائے۔

یہودی و نصاریٰ نے ان سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے ۲۰۰ سال پہلے اپنے چند ایجنٹوں کو برطانیہ میں فروغ مذہب کی تربیت دے کر بھیجا تاکہ مسلمانوں کو پرفرتہ و راندہ فتنہ و فساد سے تقسیم اور ان کو فنی و تحقیقی علوم کے دروازے بند کر دیئے جائیں تاکہ مسلمانوں کے قدرتی وسائل کو لوٹا جاسکے۔ اس سے یہودی و نصاریٰ مسلمانوں کی ترقی و مسائل پر قابض ہو کر، سازشی عنصر سے مسلمانوں کے تعلیمی نظام کو آج تک تباہ کیا جا رہا ہے۔ اس وقت مسلم طلباء تحقیق کی بجائے صرف کتب کے تراجم رٹنے پر مجبور ہیں۔ آج بھی کوئی طاقتور مسلمان ملک یا کوئی ایٹمی مسلم ملک ان یہودی و نصاریٰ کو گمراہ نہیں۔

دنیا کے وسائل مسلمانوں کے لئے ہیں۔ اس نے تحقیق کی معراج تک پہنچ کر تمام وسائل پر کنٹرول حاصل کر کے اللہ کا نظام اللہ کی مخلوق پر نافذ کرنا ہے۔

یہی مسلم علماء تحقیق و فنون علماء خاص ہیں جو پہلے علمائے محمود اور پھر علمائے خلیفۃ اللہ بنتے ہیں۔ اسلام قرآن میں اللہ کے حکم ”اقراء“ سے شروع ہوا اور ”اقراء“ پر مومن کی میراث جاتی ہے۔

نقطہ خاص: مسلمان علم و محو حاصل کرا اور پھر علم خاص حاصل کر کے خلیفۃ اللہ بن جا۔ تمام مسلم جو ریسرچ اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی کر رہے ہیں یہی ۲۵ علمائے خاص ہیں۔ نوٹ:

اللہ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو دنیا پر حاکم بنا دے، علم میں اضافہ فرما کر۔ کیونکہ علم سے منور مسلم معاشرہ محکوم نہیں ہو سکتا۔ علم سے روشن مسلمان ہی اللہ کی حکومت اللہ کے بندوں کی حکومت لوگوں پر تاکہ اللہ کی اصل حاکمیت اعلیٰ قائم ہو سکے۔ علم سے لیس مسلم دنیا میں سرخرو ہو کر آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام یافتہ یعنی سرور ہندو بن جائے۔ ابتدا کے مسلم، اس وقت کے مطابق علم میں ماہر اور حامل وقار تھے۔ علم میں تحقیق ایک مسلسل جدوجہد و عمل ہے لہذا ہر جوں وقت کے مطابق تحقیقی علم جاری رہے گا، علم کی میراث کی طرف سفر جاری رہے گا۔

شریعت اسلام

قرآن و سنت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رسول (خلیفۃ الرسول، خلفہ راشدین) کے اجماع پر قائم ہے۔ **شریعت اسلام:** دین سے مراد احکامات و ایمان اسلام کی اطاعت و فرمانبرداری جبکہ شریعت سے مراد ان احکامات کے عمل کا طریقہ و راستہ ہے۔

فصلیت دور شریعت:

آپ ﷺ کی عمر مبارک جب ۴۰ سال کی ہوئی تو نبوت کا اعلان ہوا۔ ۱۳ سال تک آپ ﷺ نے مکہ میں اسلام کی تبلیغ کی جو مکہ سے مدینہ تک اور قرب و جوار میں کامیاب ہوئی۔ ۵۳ سال کی عمر میں ہجرت کا حکم ملا۔

پہلا دور شریعت تبلیغ دین

یہ دور انہوی سے شروع ہو کر ہجرت مدینہ تک مکمل ہوتا ہے۔ اس دور کے صحابہ کو اؤلون سابقون کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے ہر حال میں آپ کی پیروی کی اور ان پر آپ ﷺ کی تربیت کامل تھی۔ یہی صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان ہی میں عشرہ مبشرہ صحابہ ہیں۔

دوسرا دور شریعت تبلیغ دین

ہجرت نبوی سے لیکر فتح مکہ کی طرف پیش قدمی کے وقت (مدینہ سے نکلنے کے وقت) تک کا عرصہ ہے۔ اس وقت جو صحابہ ایمان لائے ان کا ایمان سابقون الاؤلون کے قریب قریب، جو نیز طالب علم تربیت رسول سے عرصہ وقت سمیٹا مکمل ملا ہے۔ شریعت اسلام کامل ہوئی۔ فضیلت صحابہ تربیت رسالت میں عرصہ وقت پر محیط و با عمل ہے۔ یہی صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔

تیسرا دور شریعت تبلیغ دین

فتح مکہ کے وقت سے لیکر آپ ﷺ کے وصال تک کا ہے۔ دین مکمل ہو گیا اور تمام احکام واضح ہو کر سامنے آ گئے۔ جو صحابہ ایمان لائے وہ تیسرا دور بیت ۲۶ رسول میں کے حامل ہیں۔

نقطہ خاص: تھلوی اور پیر گاری سیدھی عرصہ وقت تربیت رسول پر منحصر اور دوجہ بندی رکھتی ہے۔

پہلے دور کے صحابہ کامل مفتیان و ولی کامل۔ کم و بیش ۲۴ سال عرصہ تربیت رسول ﷺ میں رہے۔

دوسرے دور کے صحابہ چامل مفتیان و ولی کامل لیکن عرصہ تربیت رسول ﷺ میں پہلے صحابہ سے جو کم ہیں۔

تیسرے دور کے صحابہ مومن کامل، اور پہلے صحابہ کے دست راست تھے۔ تمام صحابہ رسول قابلِ تعظیم ہیں۔ کسی بھی صحابہ کی نیت پر شک نہیں کرنا چاہیے۔ انسان آدم علیہ سلام سے جنت میں بشری تقاضے ۴ ڈے آگئے تو تیسرے دور کے صحابہ میں سے بھی کسی پر بشری کمزوری کیونکہ عرصہ وقت تربیت رسول میں کم ملا اڑے آسکتی تھی۔

چوتھا دور شریعت تبلیغ دین

آپ ﷺ کے بعد نفاذ شریعت کی عملی کسوٹی جو آپ ﷺ کے عملی نمونہ پر عمل میں لائی گئی، خلافت راشدہ کا ۳۰ سالہ دور ہے۔ اس دور کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: منہوم

”میرے بعد ۳۰ سال تک میرے خلفاء کی خلافت ہوگی اور ۳۰ سال کے بعد مملکت یعنی بادشاہت ہوگی“

نقطہ خاص: بادشاہی کے بارے میں آپ ﷺ کی پیشین گوئی ہے حکم نہیں کیونکہ اسلام میں بادشاہت حرام ہے۔ بادشاہت میں صرف دوسرا دوجہ حکومت یعنی جو حکمران عدل و انصاف پر قائم ہو، قائم نمازا و رجب کا اہتمام کرتا ہو، اس پر مسلمانوں کو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے صبر و قناعت کا پیغام ہے تاکہ مسلمانوں میں فتنہ نہ چھوٹ سکے۔ اور مناسب وقت کا انتظار کیا جائے تا وقت کہ اللہ کی رحمت یعنی خلافت قائم ہو جائے۔

اسلام میں صرف اور صرف شورائی خلافت ہے جیسے آپ ﷺ کے وصال کے بعد تدفین سے قبل ہی خلیفۃ الرسول کا شورائی طریقے سے انتخاب کر لیا گیا تاکہ دنیائے اسلام خلیفۃ الرسول جو دراصل اللہ کی رحمت کی چھتری ہے، کے سامنے میں رہے۔

دنیا کے مسلمان ایک لمحہ بھر بھی رسول اللہ ﷺ یا خلیفۃ الرسول کے بغیر نہ رہیں۔ خلافت لازمی تھی، لازمی ہے اور لازمی رہے گی۔

شورائی جمہوریت و خلافت موجودہ وقت میں کیسے رائج کی جائے؟

۱۔ پہلے معاشرے کے افراد میں اسلام (دنیا و آخرت) کے علوم و فنون کا انتظام و اگاہی، خاص کر امانت، دیانت اور بیعت و ووٹ کا صحیح استعمال۔ اگر ووٹ کسی جاہل، جھوٹے، خائن، کرپٹ فرد کو دیا گیا تو ووٹ دینے والا اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی کا مرتکب ہوگا بلکہ یہ پود و نصاریٰ جیسا اسلام کا دشمن اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا۔

۲۔ چین کے سنگل پارٹی سسٹم کی طرح شورائی خلافت کی پہلی سیرجی، شورائی اسلامی جمہوری سیاسی جماعت کا قیام جس میں صرف صادق، امین اور باعمل صاحب علم و فن افراد کی ممبر شپ و تنظیم، جیسے کہ دوسری مثال اخوان المسلمین، جماعت اسلامی کی تنظیم سازی ہے۔

۳۔ ایک ایسا بااختیار ادارہ جو اس ممبر شپ و تنظیم کی پوری جانچ پرکھ صادق، امین اور باعمل نماز و زکاۃ پر توثیق کرے۔ صرف متقی و پرہیزگار لوگوں کو ممبر شپ دینا۔ اور صاف و شفاف انتخاب بذریعہ عوامی بیعت۔

۴۔ اسلامی معاشرے میں تعلیم کی شرح خواندگی ۸۰٪ ہونے کے اقدامات کرنے ہو گئے۔ تب اسلامی معاشرے میں شورائیت کامیاب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس وقت اسلامی ممالک کے عوام کی تعلیمی حالت بہت اتر ہے۔ مذہب سے دوری بھی بہت ہے۔ ان حالات میں جب کہ معاشرہ طبقاتی تقسیم میں بہت آگے ہو یعنی ۲۰٪ افراد امراء اور ۸۰٪ غریب ران پڑھ تو جمہوریت نام کام ہو جاتی ہے۔ اگر معاشرہ فرض تعلیم سے دور ہو تو جمہوریت سے پگاڑا اور پھر اس سے فتنہ یعنی بُرے جاہل لوگوں کا حکومت میں آ جانا ہے۔ جیسے موجودہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سیاسی حکومتی ڈھانچہ۔

جبکہ خلافت میں صرف صادق، امین اور نماز و زکاۃ پر عمل کرنے والے یعنی صاحب تقویٰ و پرہیزگار مسلم کی بیعت و ووٹ سے ریاست کا حکومتی ڈھانچہ تشکیل دیا جاتا ہے۔

۵۔ جمہوری شورائی منتخب امیر کا اسلامی ریاست (علاقائی) پر اللہ کی حکومت کا قیام:

۱۔ امیر کا انتخاب، منتخب مہران جماعت کریں اعلیٰ تقویٰ اور پرہیزگاری کے معیار پر۔ اور پھر شورا مبالغہ لا وزیریں شوراء اسمبلی کا قیام عمل میں لایا جائے۔ کسی رشتہ دار، باپ سے بیٹا یا رشتہ دار موروثی رقبیلہ پر ور رشتہ سے نہ ہو۔

۲۔ صرف اور صرف حضرت عمر فاروقؓ کے شورائی نظام کی طرح امیر خلیفہ کا انتخاب ہو چسپا نہوں نے اپنے بہنوئی حضرت سعیدؓ کو بھی شورائی اسمبلی میں شامل نہ کیا حالانکہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔

۷۔ ہر اسلامی ریاست (علاقائی) جیسے پاکستان، ایران، عرب کے متقی پرہیزگار امیر خلیفہ میں سے خلافت اسلامیہ (متحدہ مسلم ممالک ریاستیں) کے مرکزی خلیفہ اسلام و المسلمین کا چناؤ و انتظام کیا جائے۔ جیسے کہ یورپ میں یورپی یونین کا انعقاد ہوا۔ پھر مشترکہ شورائی اسمبلی خلافت اسلامیہ کا قیام کیا جائے۔ ۲۸

جو اللہ کی رحمت یعنی پورے عالم اسلام کے ہر ایک مسلم میں مساوات و عدل و توازن پر مبنی معاشرتی نظام کا قیام۔
پورے عالم اسلام (یونین) کا مرکزی امیر عمر بھر کیلئے ہو جب تک وہ زندہ ہے لیکن اسلامی جمہوریہ علاقائی ریاست کا امیر صرف ۵ سال کے لیے ہو جیسا کہ عمر فاروقؓ کے زمانے میں گورنر تبدیل ہوتے رہتے تھے۔

۸۔ علاقائی ریاست کے امیر (صدر، وزیر اعظم، مرید اعلیٰ، امیر لمونین) پاکستان، ایران، ترکی، عرب جو نام چاہیے رکھ لیں۔

۹۔ خلافت اسلامیہ میں (تمام اسلامی علاقائی ممالک) کوینہ فری، ایک کرنسی، بلا امتیاز سہولیات ہوں۔

۱۰۔ کرپٹ، چور، گناہ کبیرہ کے مرتکب لوگ اعلیٰ عدل و انصاف سے سزا کے مستحق ہوں اور کسی بھی حکومتی منصب سے نا اہل قرار دیا جائے۔

۱۱۔ متحدہ اسلامی مملکت کا دار الحکومت مدینہ منورہ ہو۔

متحدہ اسلامی مملکت کا نام: خلافت اسلامیہ

اور دوسری علاقائی اسلامی ریاستوں کے نام: اگر جمہوریت ہے تو اسلامی شورائی جمہوریہ (پاکستان) اور اگر علاقائی خلافت ہے تو خلافت اسلامیہ پاکستان۔

جمہوریت: میں تمام معاشرہ کے افراد (تعلیم یافتہ، جاہل، امین، رخن، رچے، چھوٹے) غرض ہر ایک کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ موجودہ وقت

میں مسلم ممالک میں تعلیم کی شرح کم ہونے کی وجہ سے جمہوریت فعل ہے ایسے سسٹم میں چور، رخن، کرپٹ افراد لوگ

حکومت میں آجاتے ہیں اور معاشرے پر عدل و انصاف کی تباہی و کرپشن کی زیادتی کا باعث بنتے ہیں۔

لہذا اسلامی معاشرے میں تعلیم ایمر جنسی لگائی جائے اور پھر اسلامی شورائی جمہوریت کا نفاذ کیا جائے یعنی صرف

سنگل پارٹی سسٹم سے ممبر شپ کا قیام اور پھر اس ممبر شپ میں سے عوام کے ذریعے ووٹ دینے سے ان کا انتخاب جس

سے صرف متقی و پرہیزگار افراد کامیاب ہو سکیں۔ یعنی شورائی جمہوریت میں صرف صادق، امین اور نماز و زکاۃ پر عمل

کرنے والے صاحب تہوی و پرہیزگار لوگوں کی بیعت سے ریاست کا حکومتی ڈھانچہ تشکیل دیا جاتا ہے۔ یعنی شورائی

جمہوریت ہی اصل خلافت کی پہلی سیڑھی ہے پھر اس کے بعد اصل مقصود مسلم خلافت (خلیفۃ الرسول) کا انتخاب و قیام

یعنی دنیا پر اللہ کی رحمت کی چھاؤں۔

نتیجہ: مسلمانوں کی صرف ایک ہی جماعت یعنی الجماعت (اسلام) ہے، کوئی تسبیح گروہ/مسلکی نام کے ساتھ نہیں۔ صرف مسلمان اور صرف الجماعت (اسلامی/مسلمین/مومنین)۔ جو صرف تقویٰ پر بیزگاری کی بنیاد پر شورائی خلافت اور ایک امیر کے سائے رحمت میں امت اسلام (محمدیہ) کا جمع ہوتا۔

خلافت و شورا نیت کا قیام اور موروثی ملوکیت کے خلاف جمہوری باعمل کوشش کرنا۔

تھلوی و پرہیزگار مسلمانوں سے شورا نیت اور پھر اس سے خلافت کا قیام اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے۔
 - بنیادکنز و مکتوبہ قوم کنزور۔ کنز و مکتوبہ میں غلام ہوتی ہیں اور طاقتور قوم میں حاکم۔
 - مسلمان دنیا میں اللہ کا نمائندہ یعنی حاکم ہے۔ کوئی غلام نہیں۔
 - اے مسلمان خلافت و شورا نیت کا قیام اعلیٰ عمل ہے، جیسے کہ آپ ﷺ کا جدا نور مومنوں ہوتے ہوئے افضل صحابہ کا شورائی طریقہ سے اپنا خلیفہ رسول کا چناؤ کا کام پہلے اور پھر بعد میں تدفین رسول ﷺ بنا کر دنیا ایک لمحہ بھر بھی خلیفہ رسول کے بغیر نہ ہو۔
 - خلیفہ رسول ہی اللہ اور اس کے رسول کا اعلیٰ نمائندہ ہے۔ جو مسلمانوں پر امین اور امیر ہے۔
 - موروثی ملوکیت فتنہ بدعت ہے قصر و کسری کا عمل ہے۔ اسی موروثی ملوکیت فتنہ بدعت سے فرقہ خارجیت اہل تشیع و اہل سنت مسلمانوں میں تقسیم ہوئی۔
 حکم اور اس کے بیٹا مروان جن کا شہادت عثمانؓ کی سازش میں عملی کردار ہے کیونکہ عمر کے گورنر کو عمری در خواستی وفد کے قتل کا خط اسی حکم نے ہی عثمانؓ کے نام سے (جس کا عثمانؓ کے علم میں لائے بغیر) لکھا تھا اور اگلے چل کر مروان نے قتل حسینؓ کی سازش مدینہ میں اور پھر مکہ میں حج کے موقع پر تیار کرنی تھی، اور پھر آخر کار حسینؓ کو ہجرت پر مجبور کر کے میدان کر بلا میں آخر کار بمذبحہ ساتھیوں کے شہید کر دیا گیا۔ جس سے مروان کے موروثی قبیلہ پروریزید اور مروان (بنو امیہ) کے خاندان کی ملوکیتی حکومت قائم ہوئی۔

موروثی ملوکیت کے خلاف جدوجہد کی اعلیٰ مثال واقعہ کر بلا میں حسینؓ اور اہل شہید اور تقریباً ۱۰۰۰۰۰ صحابیوں کا واقعہ حرہ میں (اہل مدینہ) شہادت ہے۔ یہ ہمارے لئے پیغام ہے کہ اے مسلم تم بھی اپنے لیے وہی راستہ تلاش کرو جو حسینؓ اور اہل مدینہ نے ہمیں دکھایا ہے۔

اے مسلم اگر تو کمزور دل ہے تو نموشی، کنارہ کشی نہ اختیار کرنا بلکہ ہرگز ہرگز موروٹی ملوکیت کی بیعت نہ کرنا بلکہ ہر جھوٹے، خائن، بددیانت، کرپٹ، موروٹی، زخیرہ اندوز کو ووٹ، بیعت نہ دینا بلکہ ایسے کرپٹ لوگوں کو میسرپ دینے والی سیاسی جماعت کا بھی بائیکاٹ کرنا اور معاشرہ میں دیانت دار، سچے، اہل افراد کا ساتھ دینا اور ان کی جماعت بنا کر کامیاب کر کے مسلم معاشرے پر امیر رکنٹرولر بنانا۔

مسلم بیعت صرف اہل شورا کی جمہوریت و خلافت کی ہے۔ اگر یہ قائم ہو گئی تو یہ تم پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہو گئی، جس کے سائے میں مسلم معاشرہ پھلتا پھوٹتا اور اللہ کے دین اسلام کو دنیا پر نافذ کرنا ہے۔

فتویٰ امام مالک: جبری بیعت اور جبری طلاق حرام ہے۔

مفہوم فقہ: جبری بیعت سے ماخذ بحران کی حکومت حرام ہے۔ مسلمان کی امانت پہ عاصب ہے موروٹی حکومت عاصب درجہ حکومت ہے۔ مسلمان قاضی تنظیم اور آزاو ہے۔ وہ ذلیل اور غلام نہیں ہو سکتا۔ اسلام میں صرف اور صرف شورائی خلافت ہے اور اس کے سایہ میں شریعت اسلام کا قیام ہے۔ روپے پیسے کا لالچ دے کر بیعت لینا و کرنا و کروانا حرام ہے۔

حسن تحریر احسن شریعت

عبادات و معاملات کا باہمی رشتہ کامل احسن شریعت پر بلند ہے۔
- عبادات کا اثر معاملات پر اور معاملات میں اللہ کا ذکر عبادات پر ہے۔
انفرادی طور پر ہر مسلم دین شریعت پر عمل و نفاذ کیلئے ذمہ دار ہے۔

اجتماعی فرض، معاشرہ کے ذمہ داران اور حکومت و خلافت پر ہے کہ وہ تمام لوگوں پر دین اسلام کی شریعت کا نفاذ کروائے۔

اللہ تعالیٰ۔۔۔۔۔ پیغمبر اسلام۔۔۔۔۔ شریعت اسلام۔۔۔۔۔ خلیفۃ السلام (رسول)۔۔۔۔۔ مسلم معاشرہ

نوٹ: خلیفہ اور امام ایک ہی عہدہ کا متبادل نام ہیں۔ ان میں لفظ، نام کے سوا کوئی فرق نہیں۔
شریعت اسلام کا پہلا لازمی حجر: عبادات میں نماز فرض ہے۔ جبکہ معاملات میں خلافت، واجب عین ہے۔

عبادات میں نماز فرض ہے۔ نماز کے بغیر اسلام میں کامل ایمان نہیں۔ ایسے ہی معاملات میں پہلا لازمی عمل شوریٰ جمہوریت و خلافت کے قیام کا ہے۔ اس کے بغیر معاملات شریعت ناممکن ہیں۔

مثال: انسانی اجزاء آنکھ، کان، ہاتھ، غرض تمام نظام جسم کا مل کر ایک انسان بنتا ہے۔ اس نظام کو باہمی ربط و فعال رکھنے کے لئے دل و دماغ ڈرائیور کا کام دیتے ہیں۔ جس میں انسانی جسم کا مل افعال کے ساتھ ذندہ رہتا ہے۔ بالکل ایسے ہی تمام اسلامی عبادات و معاملات کا باہمی ربط و فعال رکھنے والا حصہ نماز و خلافت ہیں جو شریعت اسلام کے ڈرائیور ہیں اس سے اسلامی نظام شریعت کا مل افعال کے ساتھ ذندہ و کامل ہے۔

حضرت حذیفہؓ سے منقول حدیث کے مفہوم کے مطابق:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حذیفہ مسلمانوں کی جماعت (اسلام) اور اس کے امیر یعنی خلیفۃ الرسول کو نہ چھوڑنا اور ہمیشہ پکڑ کے زندگی گزارنا۔

حضرت حذیفہؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں ایسا دوں چاہوں کہ مسلمانوں کی ایک جماعت اور اس کا ایک امیر (اہل حق) نہ ملے اور مسلمان فرقوں و گروہوں میں تقسیم ہوں تو ایسی صورتحال میں کیا کروں؟

رسول اللہ نے فرمایا: کہ تم ہرگز ہرگز کسی گروہ و فرقہ میں شامل نہ ہونا اور جنگل میں جا کر رشتوں کی جڑیں کھا کر زندگی گزار دینا۔ پس کسی گروہ و فرقہ والی جماعت میں شامل نہ ہونا۔

کائنات عالم انسان کے رہنے کی جگہ کو عالم کہتے ہیں۔

۱۔ جنت: انسان کا ابتدائی ٹھکانہ (آدم و حوا)

دنیا میں اسلام کے پیلانے پر پورا اترنے پر دوبارہ انسان کو واپس جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہ انعام پانے کی جگہ ہے۔

۲۔ جہنم: اگر دنیا میں اسلام کے پیلانہ پر پورا نہ اترتا تو انسان کو بدترین ٹھکانہ جہنم (دوزخ) میں ایک مقرر رہا ہمیشہ جیسا اللہ چاہے گے ڈال دیا جائے گا۔
۳۔ روحِ محشر: ۵۰ ہزار سال کا ایک دن ہے انسان کا جو امتحان دنیا میں لیا گیا اس کے رزلٹ فیصلہ کیلئے مخصوص دن ہے۔ یعنی سزا و جزا کا دن جس میں اللہ تعالیٰ انسان کی قسمت جنت یا جہنم کا فیصلہ کریں گے۔

۴۔ عالمِ برزخ: دنیا میں انسان کے فوت ہو جانے سے قیامت کے دن کے وقوع پزیر ہونے تک کا ٹھکانہ عالمِ برزخ ہے۔ جس میں ایک صاحبِ اسلام با عمل کی جگہ جگہ تک ہوگی اور برزخ میں انسان کی جگہ اس کے جسم سے بھی تنگ۔ یہ بھی سزا و جزا کا عالم ہے۔ اچھے انسان کے لئے جنت کی کھڑکی عالمِ برزخ میں کھول دے جائے گی۔ عالمِ برزخ دینا سے اوجھل اور مخفی ہے۔
دنیا میں انسان کی قبر صرف عالمِ برزخ کا راستہ برابری پانٹتی ہے۔ عالمِ برزخ میں انسان کو نیا جسم دیا جاتا ہے۔ جس میں روح ڈال کر سزا و جزا دی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ قیامت اس کا اختتام ہے۔ مومن کے لیے یہ آرام کی جگہ ہے۔

۵۔ دنیا: انسان کا عارضی ٹھکانہ اور امتحان گاہ ہے۔ جہاں سارے انسان اور آخری انسان کی پیدائش و موت آتی ہے۔ اگر ایک انسان یعنی مسلم اسلام کے معیار پر پورا اترتا ہے تو اس کو دنیا میں موت دے کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور اگر ناکام ہو گیا تو دوسرا یعنی بدتر ٹھکانہ جہنم ہوگا۔
زمین یعنی دنیا سے کسی بھی انسان کا خاتمہ موت سے ہے اور دنیا کے ہر نفس نے موت کا زائقہ چکھنا ہے۔ حشر کے دن کے مقابلے میں دنیا کی زندگی صرف ۲ منٹ (۶۰ سال زندگی) ہے۔ دنیا میں انسان کا ٹھکانہ ایک مسافر کی طرح ہے۔

دنیا کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ اس لیے انسان صرف دنیا میں ضروری ضرورتوں کا سامان اکٹھا کرے اور اصل نیکی کا سامان جو چاہے احکام اللہ اور حبِ سنتِ رسول اللہ ﷺ سے با عمل ہونے سے ملتا ہے، آخرت کی اصل زندگی جب شروع ہوگی کے لئے اکٹھا کرے۔
دنیا میں انسان کی مکمل خواہشات پوری نہیں ہو سکتی بلکہ جنت کی زندگی ہی مسلم کی ہر خواہش پوری کرے گی۔ اللہ کی رضا کی خاطر کام وہ بھی مسافر کی طرح۔
نوٹ: انسان۔ روح اور جسم کے ملاپ سے بنتا ہے۔

انسانی روح کو موت نہیں آتی بلکہ یہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے گی۔ موت صرف انسانی جسم کو آتی ہے۔ جسم فانی ہے۔ موت کے بعد روح کو دوبارہ جسم عطا ہوتا ہے۔ پھر عالمِ محشر میں اور دوزخ میں نیا جسم ملتا رہتا ہے۔ روح ایک ہی ہے۔ روح کو جسم کے ذریعے سزا و جزا دی جاتی ہے۔

روح انسان:

اللہ تعالیٰ نے ایک ہی بار تمام انسانی روجوں کی تخلیق کی اور ان کو اسلام کا پیغام دیا تو تمام روجوں نے عہد الست، اللہ سے کیا (الست برکم)۔ سب سے پہلی روج جو تخلیق ہوئی وہ روج محمد ﷺ ہے، باقی سب روجیں ایک ساتھ بعد میں پیدا ہوئی۔

پھر ہر روج کو انسانی جسم دے کر دوسری دفعہ دنیا میں پیدا کیا اور ان کو دوسری دفعہ اسلام کا پیغام دیا گیا، دیا جائے گا۔

پھر موت دے کر جسم سے روج کو نکال کر دوسرے دو مقامات میں سے ایک جہاں اس کا زندگی کا عمل بیج کرے گا پہنچا دیا جاتا ہے۔ کامیاب انسان کی روج کو اچھے مقام پر اور نامور گمراہ کن زندگی گزارنے والے کو بُرے مقام پر پہنچایا جاتا ہے۔

۱۔ علیین۔ اچھا اور اعلیٰ مقام

۲۔ تحین۔ بُرا اور خونا ک مقام

موت روج کو نہیں جسم کو آتی ہے۔ مرنے کے بعد روج عالم برزخ میں پھر عالم حشر میں اور آخر کار جنت یا دوزخ میں نئے جسم کے ساتھ داخل ہوگی۔ روجوں میں سب سے افضل روج روج محمد ہے۔

جسم و روج کے ساتھ اس کی صفت، خواہشات کا مرکز کب ”نفس“ انسان کے ساتھ (دل و دماغ) دنیا میں کر دیا جاتا ہے۔ انسانی نفس کے ۳ درجات ہیں۔

۱۔ **نفس امارہ:** یہ نفس کا سب سے کتر درجہ ہے جس میں انسان کا خود پر کنٹرول نہیں ہوتا بلکہ وہ شیطان کا پیروکار ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس بے قابو ہوتا ہے۔ برائی کی طرف مائل رہتا ہے۔

۲۔ **نفس لوامہ:** یہ نفس کا دوسرا درجہ ہے۔ جو انسان کے ضمیر کو زندہ رکھتا ہے۔ انسان نیکی کے کام زیادہ کرتا ہے۔ اور اگر بحالت مجبوری اس سے کوئی خلاف اسلام کام سرزد ہو جائے تو وہ بے چین رہتا ہے اسے اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے۔ وہ توبہ کرتا ہے اور آئندہ احتیاط کرتا ہے۔

۱۔ **نفس مطمئنہ:** جو نفس کا اعلیٰ ترین درجہ ہوتا ہے۔ انسان نفسانی خواہشات سے مکمل کنارہ کشی کر کے صرف اور صرف اللہ کے احکام کے مطابق متقی اور پرہیزگارانہ زندگی گزارتا ہے۔ اور راہِ خدا میں آنے والی تمام تکلیفوں اور مصیبتوں کا صبر اور شہدہ پیشانی سے سامنا کرتا ہے۔ لیکن اللہ کی رضا میں راضی

رہتا ہے۔ یہی کامیاب روج ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا مقصود ہے۔ یہ عباد الصالحین اور جنت کے حقدار ہونگے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ

۱۔ اے اطمینان والی روح۔ چل اپنے رب کی طرف وہ تجھ سے اور تو اس سے راضی۔ پھر پہلے (نیک) بندوں میں داخل ہوا اور پھر جنت میں داخل ہو جا۔

دین اسلام ہر مسلم کو اسی درجے پر دیکھنے کا خواہشمند ہے۔

نئی نوع انسان: تمام انسان حضرت آدم کی اولاد ہیں یعنی نبی کی نسل سے ہیں۔ حضرت آدم سے نسل انسانی شروع ہوئی اور آگے جا کر حضرت نوح کے بیٹے سام سے سامی نسل چلی اور یافث سے غیر سامی نسل۔ تمام انبیاء اور تو حید پرست ادیان سامی نسل میں سے ہیں۔ جو کہ زیادہ تر عرب علاقوں میں آئے اور رہے جبکہ غیر سامی نسل سے غیر تو حیدی ادیان مثلاً آتش پرست، ست پرست وغیرہ کا ظہور ہوا جو کہ عجم ایشیا، افریقہ اور یورپ وغیرہ میں آباد ہیں۔

شیطان دشمن عظیم: انسان کا دشمن شیطان ہے جو جن کے بندوں کو جہنم سے دور کرتا ہے تاکہ وہ بندے تو اللہ کے ہوں لیکن بیروکار شیطان کے ہوں۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ انسانوں کو جہنم میں لے جانے کا سبب بنے جس کا اس نے اللہ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔

اس کے برعکس جنس نے انسان کو نبی کی نسل سے پیدا کیا اور پھر گاہے گاہے ان میں نبی اور رسول بھیجتا رہا تاکہ ان کی فلاح و نجات کا ذریعہ بنا رہے اور وہ کامیاب ہو کر جنت میں داخل ہو سکیں۔

پیغام اسلام: اللہ اور رسول اللہ نے امت کو ہدایت پہنچا دی ہے۔ اب یہ مسلمان امت پر ہے کہ وہ اس ہدایت کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں جو آپ کو اللہ کے رسول کی معرفت پہنچی ہے، جس کی نسبت سے آپ کو مسلمان کہا جاتا ہے اور جس کے تعلق سے دنیا میں آپ اسلام کے نمائندے قرار پاتے ہیں۔ بس اے مسلمان اب تو خلیفہ رحمان و رسول بن کر اسلام کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے درجات طے کرتے ہوئے بلندی مطلوب مومن پر فائز ہو جا۔

پہلا درجہ: ایمان: یعنی انسان کے دل و دماغ میں اس خیال کا بس جانا کہ اللہ ہی اس کا مالک، حاکم اور معبود ہے، اللہ ہی کی رضا اس کی تمام کوششوں کا مقصود ہے اور اللہ ہی کا حکم اس کی زندگی کا قانون ہے۔

دوسرا درجہ: اطاعت یعنی عملی ایمان یعنی اسلام: عملی ایمان ہی کا نام اسلام ہے۔

تیسرا درجہ: تقویٰ: ہر اس کام سے رک جائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے اور ہر اس کام پر باعمل ہو جس کا اللہ نے حکم دیا ہے (عمل بمعروف و نہی عن المنکر)۔

حلال و حرام، صحیح و غلط اور خیر و شر کے درمیان فرق کرنا اور صرف حلال، صحیح اور خیر کے کام کرنا اور حرام، غلط اور شر سے بچنا بلکہ ان کے خاتمے کی جدوجہد کرنا۔
 چوتھا وجہ: احسان: اللہ کی چاہت میں اپنی چاہت شامل کرنا اور خوفِ خدا یعنی اللہ کی مرضی میں بندوں کی مرضی شامل ہو جائے۔
 پس اسلام پوری مسلم قوم کو متقی اور محسن بناتا ہے جس کے ذریعے مسلم شیطان کے شر سے بچ سکتی ہے۔

پیارے پیغمبر ﷺ کا خطبہ، حجۃ الوداع۔ اسلامی شریعت کا منشور:

☆..... ”اے قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ اللہ کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دنیا کا بوجھ لہا ہوا اور دوسرے لوگ سامانِ آخرت لے کر پہنچیں اور اگر ایسا ہوا تو میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔“

☆..... ”قریش کے لوگو! اللہ نے تمہاری جموئی نعت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے لئے فخر و مباہات کی کوئی گنجائش نہیں۔ لوگو! تمہارے خون و مال اور عزتیں ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور مبارک مہینہ (ذوالحجہ) کی خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب اللہ کے حضور پیش ہو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔“

☆..... ”اے لوگو! کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں کشت و خون کرنے لگو۔“

☆..... ”اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔“

☆..... ”اے لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو، ہاں غلاموں کا خیال رکھو، انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ ایسا ہی پرہیزگار تم پہنچتے ہو۔“

☆..... ”لوگو! آج کے دن میں جاہلیت کی تمام رسومات اپنے قدموں تلے روندنا ہوں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون باطل کرتا ہوں اور سب سے پہلے میں ربیعہ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں جسے بنو نہیل نے مار ڈالا تھا۔“

☆..... ”اے لوگو! میں سوؤ کو باطل کرتا ہوں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود باطل کرتا ہوں اور وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔“

☆..... ”لوگو! اللہ نے ہر حق دار کو اس کا حق خود سے دیا اب کوئی کسی

ذی قعدہ 10ھ کو آنحضرت ﷺ نے حج کا ارادہ کیا۔ یہ حضور ﷺ کا پہلا اور آخری حج تھا۔ اس مناسبت سے اسے ”حجۃ الوداع“ کہا جاتا ہے۔ یہ ابلاغِ اسلام کی بناء پر ”حج الاسلام“ اور ”حج ابلاغ“ کے نام سے بھی موسوم ہے۔ اس حج کے موقع پر حضور ﷺ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ تاریخ فقہ اسلام میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ فقہائے اسلام نے بہت سے فقہی مسائل کا استخراج اور استنباط اس سے کیا ہے۔ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتدا فرمائی:

☆..... ”اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے وہ دیکتا ہے۔ کوئی اس کا عافی نہیں۔ اللہ نے اپنے نبی رسول ﷺ کی مدد فرمائی اور تمہارا کسی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔“

☆..... ”اے لوگو! میری بات سنو! میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں بیٹھا ہو سکیں گے۔“

☆..... ”لوگو! اللہ کا ارشاد ہے کہ انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا تاکہ تم پہچانے جا سکو۔ تم میں زیادہ عزت و کرامت والا اللہ کی نظر میں وہی ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔“

☆..... ”اے لوگو! کسی عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی پر، کالے کو گورے اور گورے کو کالے پر، آقا کو غلام پر اور غلام کو آقا پر کوئی فوقیت نہیں۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔“

☆..... ”سارے انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے، خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔ بس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات بدستور قائم رہیں گی۔“

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆..... ”لوگو! شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اب تمہاری اس سرزمین میں کبھی اسکی پرستش کی جائے گی۔ اگر اس کی اطاعت کی جائے گی تو وہ تمہارے ان اعمال سے جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو، وہ راضی ہو جائے گا، اس لئے تم لوگ دین کے معاملے میں شیطان سے بچتے رہو اور ڈرتے رہو۔“

☆..... ”لوگو! حرمت والے مہینوں کو آگے پیچھے کرنا کفر میں اضافہ کرتا ہے اس سے وہ لوگ اور بھی گمراہ ہوتے ہیں جو کافر ہیں اور جو ایک سال اسے حرام رکھتے ہیں اور دوسرے سال حلال کر لیتے ہیں تاکہ یہ کافر لوگ اللہ کے مقرر کئے ہوئے مہینوں کی سختی پوری کر لیں، اس طرح یہ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور اس کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دے لیتے ہیں۔“

☆..... ”لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو، مہینے بھر کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوشدلی کے ساتھ دیتے رہو، اپنے اللہ کے گھر کا حج کرو اور اپنے اہل امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

☆..... ”اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اگر تم اس پر قائم رہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے اور ہاں دیکھو! دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔“

☆..... ”لوگو! اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا مددگار ہوگا اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا، نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔“

☆..... ”اے لوگو! سنو جو لوگ یہاں موجود ہیں، انہیں چاہئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتادیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔“

☆..... ”اور لوگو! تم سے میرے ہارے میں اللہ کے ہاں سوال کیا جائے گا بتاؤ تم کیا جواب دو گے؟“

دارت کے حق کیلئے وصیت نہ کرے۔

☆..... ”بچا اس کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا، جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے، حساب و کتاب اللہ کے ہاں ہوگا۔“

☆..... ”جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا اس پر اللہ کی لعنت۔“

☆..... ”قرض قابل ادائی ہے، عاریت ملی ہوئی چیز واپس کرنی چاہئے، حقے کا بدلہ دینا چاہئے اور جو کوئی کسی کا سنا سنے وہ تاوان ادا کرے۔“

☆..... ”کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے، خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔“

☆..... ”عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے۔“

☆..... ”دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے حقوق ہیں، اسی طرح ان پر تمہارے حقوق واجب ہیں، عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں، کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو اللہ کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی سزا داور وہ باز آجائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پلاؤ۔“

☆..... ”لوگو! عورتوں سے بہتر سلوک کرو کیونکہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتیں۔ ان کے بارے میں اللہ کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں اللہ کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں، لوگو! میری بات سمجھو، میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔“

لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی گواہی دیں گے کہ حضور ﷺ نے امانت (دین) پہنچادی اور حضور ﷺ نے حق رسالت ادا فرمایا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔

یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے کجست شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔
 ”اے اللہ گواہ رہنا۔ اے اللہ گواہ رہنا۔ اے اللہ گواہ رہنا۔“

اسلامی شریعت بطور فقہ و دین:

اسلامی فقہ و حدیث کے علم کو سمجھنے سے پہلے قرآن کو سمجھنا اور دیکھنا بہت ضروری ہے قرآن کو شان نزول کے ساتھ سمجھنا اور سمجھانا بہتر عمل ہے، خاص کر کے حلال و حرام آیات فرض عین ہیں۔

مفسر قرآن:

۱۔ رسول اللہ ﷺ

۲۔ خلفاء راشدین (حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور حضرت علیؓ)

۳۔ عبداللہ بن مسعودؓ

۴۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ (دُعا سے رسول اور ترجمان القرآن)۔ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی تفسیر کا علم سکھایا اور دُعا دی کہ اللہ انہیں مفسر قرآن بنا۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ

تا بعین میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگرد ہیں جن سے دنیا اسلام میں تفسیر القرآن کا علم پورا ہوا۔

۱۔ حضرت مجاہد بن جبرؓ (۳ مرتبہ تفسیر سے قرآن سیکھا حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے)۔

۲۔ حضرت سعید بن جبیرؓ

۳۔ حضرت عکرمہؓ۔ مولیٰ عبداللہ بن عباسؓ

تا بعین کے شاگردوں میں سے حضرت حسن بصریؓ، حضرت سعید بن مسیبؓ، حضرت ربیع بن انسؓ، حضرت قتادہؓ اور حضرت شحاک بن مزاحمؓ ہیں۔

نوٹ: فقہ دین میں تابعین کا اجماعی قول حجت ہے، انفرادی نہیں۔ جہاں پر فروعی مسئلہ ہو وہاں پر رفع قرآن، حدیث، عام اہل عرب و راقوال صحابہؓ سے

راہنمائی لئی جاتی ہے۔ ۳۸

تفسیر القرآن کے ماخذ:

قرآنی آیات بعض کلام عرب میں ہیں اور بعض عام فہم اور بعض کو اہل بصیرت و علم ہی سمجھ سکتے ہیں۔ جو آپ ﷺ اور صحابہؓ اور تابعین اور پھر تبع تابعین سے ہدایت یافتہ ہیں۔

۱۔ قرآن خود یعنی ایک آیت کسی دوسری آیت کی تشریح کرتی ہے۔

۲۔ حدیث ثوابی، فعلی اور تقریری

۳۔ ہمایہ صحابہؓ

تفسیر القرآن میں اپنی ذاتی رائے کا اظہار مناسب نہیں بلکہ بعض کے بقول حرام ہے کیونکہ قرآن اللہ کے الفاظ ہیں۔

قرآن میں بعض الفاظ کے معانی ظاہر نہیں کیے گئے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا

فرض تفسیر: حلال و حرام آیات قرآن

تلاوت قرآن: ۷ منزل پر مبنی ہیں

۱۔ پہلی سورۃ سے ۳ سورۃ تک۔

۲۔ ۴ سورۃ سے ۸ سورۃ تک۔

۳۔ ۹ سورۃ سے ۱۵ سورۃ تک۔

۴۔ ۱۶ سورۃ سے ۲۴ سورۃ تک۔

۵۔ ۲۵ سورۃ سے ۳۵ سورۃ تک۔

۶۔ ۳۶ سورۃ سے ۴۸ سورۃ تک۔

۷۔ ۴۹ سورۃ سے آخر ۱۱۴ سورۃ تک۔

بعض اہل علم کے مطابق قرآن کو ۷ دونوں میں ۷ منزل ہر دن ایک ایک کر کے پڑھنا مستحب ہے۔

۱۔ اُمّ القرآن: سورۃ فاتحہ اُمّ القرآن ہے اور نور میں سے ایک نور سورۃ فاتحہ نور اور دوسرا سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں ایک ایک حرف

نور ہیں۔ ۳۹

۔ نماز میں پڑھنا فرض روا جب ہے۔ اگر امام کی قراءت خوش الحانی سے واضح سنی جا سکے تو پورے خشوع و خضوع سے سنا جاتا ہے اور اگر امام کی قراءت خوش الحانی سے واضح سنی نہیں جا سکتی تو خود آہستہ سے پڑھیں جو ایک وجہ ہے۔

قرآن پڑھنا سنت اور سننا فرض ہے۔ لیکن جس نماز میں سورۃ فاتحہ (امام کی قراءت خوش الحانی سے واضح سنی جا سکے تو سن لے اور مقتدی اگر نہ سن سکے تو آہستہ سے پڑھ لے) نہ پڑی جائے وہ نماز ناقص ہے۔

۲۔ آمین: مستحب ہے جہری رقعات میں جہر (لیکن امام کی آواز سے آہستہ ورنہ نماز کے فسخ ہو جانے کا خطرہ ہے) اور سری رقعات میں آہستہ پڑھنا چاہیے۔

۳۔ آپ ﷺ قرآن کی ہر آیت کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ اور فرمایا قرآن کی ہر آیت کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور سمجھ سمجھ کر پڑھو۔

امام کے ساتھ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا طریقہ:

۱۔ پہلی ترجیح: امام کو چاہیے کہ سورۃ فاتحہ میں ہر آیت کے بعد وقفہ کرے تاکہ ہر مقتدی با آسانی دہرا سکے۔ امام اگر ہر آیت پہ وقفہ نہیں کرتا تو سورۃ فاتحہ پڑھ کر وقفہ کرے تاکہ مقتدی پوری سورۃ فاتحہ دہرے سکے۔

۲۔ دوسری ترجیح: اگر امام کی قراءت پوری سنائی نہیں دے رہی تو دل میں مقتدی سورۃ فاتحہ خود پڑھ لے، اگر امام سے آگے بڑھنے کا خدشہ ہو تو آہستہ پڑے جتنی بھی پڑی جاسکے۔

۳۔ تیسری ترجیح: امام سری نماز میں ہے تو اگر مقتدی پڑھ لے تو افضل ورنہ نہ پڑھے تو بھی نماز ہو جاتی ہے کیونکہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ تمہید یعنی احتیاط کا کہا گیا ہے۔

کیونکہ اس تمہید احتیاط سے پہلے بھی صحابہ کی نماز قائم و ٹھیک تھی۔

صراط مستقیم: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی اتباع اور تابعداری ہی عین اسلام کی صراط مستقیم ہے۔

حدیث رسول: قولی، فعلی اور تقریری۔ اس میں اتنا کام ہوا کہ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو بالعمیل سامنے ہے۔ حدیث کی پرکھتو ازخبر، خبر مشہور اور خبر واحد پر ہے۔ ۴۰۔

حدیث کی اقسام صحیح، حسن اور ضعیف پر ہیں۔

متفقہ حدیث: جیسے قرآن کو سیکھنے کے لئے تفسیر القرآن کا علم ہونا ضروری ہے ایسے ہی حدیث کو سیکھنے کے لئے تفسیر الحدیث کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔

قرآن کے مجموعی و عمومی پہلو سے حدیث کا تعلق ہونا بھی ضروری ہے۔

اگر حدیث کا شان بیان جیسے کہ نزول قرآن ہے پتہ لگانا چاہئے اس سے فرغ امت سے بھی بہتر طریقے سے باخبر ہونا آسان ہے۔ موجودہ وقت میں حدیث

کا شان بیان معلوم کرنا بہت ضروری ہے۔

اہل عجم کے محدثین نے آپ ﷺ کی احادیث کو تمام دنیا کے لوگوں تک پہنچا دیا، مشہور کتاب حدیث صحاح ستہ میں بخاری و مسلم بہت مشہور ہیں۔

حدیث: مفہوم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر صحابہ کرام کو حکم دیا کہ تم بنو قریظہ کے پاس پہنچو اور عصر کی نماز بنو قریظہ کے پاس جا کر پڑھنا۔

چنانچہ عصر کا وقت ہوا تو صحابہ بھی راستے میں ہی تھے تو بعض صحابہ نے کہا کہ ہم تو نماز عصر بنو قریظہ جا کر ہی پڑھیں گے، اور بعض نے کہا کہ ہم تو نماز عصر یہیں ہی پڑھیں گے، کیونکہ ہمیں یہ تو آپ ﷺ سے نہیں کہا گیا کہ نماز اگر راستہ میں آجائے تو تم پھر بھی نماز بنو قریظہ ہی جا کر پڑھنا۔

تو بعض صحابہ نے نماز رستہ میں ہی پڑھ لی اور بعض صحابہ نے نماز عصر بنو قریظہ پہنچ کر قضا ادا کی۔

۱۔ اول الزکر۔ زیادہ فقہ تھے، ان کا اجر و گنا۔

۲۔ دوسرے صحابہؓ (ظاہری معنی پر عمل کرنے والے) نے ایک اجر پایا۔

جن صحابہؓ نے حدیث کا ظاہری عمل کیا ان پر کوئی عیب نہیں اور ان صحابہؓ پر بھی کوئی عیب نہیں جنہوں نے ”نفس سے استنباط کیا جو اس کو مخصوص کرتا ہے“

نتیجہ: گروہ محدثین۔ عطار ہیں۔

اور گروہ فقہ۔ طیب ہیں۔

اور گروہ فقہ و حدیث۔ مرد کا مل ہیں۔

فقہ دین: دین شریعت میں سوجھ بوجھ، علم جاننا۔ فقہ میں زیادہ حصہ فروع شریعت پر ہوتا ہے۔ فروع دین مکمل شریعت کا ۲۳ حصہ ہے۔ ۴۱
جہاں جس مسئلہ میں کتاب وسنت خاموش ہیں یا کتاب وسنت کا فیصلہ سمجھنے میں وقت ہو یا کتاب وسنت میں توازن کسی ایک مسئلہ میں نظر نہ رہا ہو تو اس کے حل کے لیے آئمہ کے اقوال کا مطالعہ کرنا اور ان کے اختلاف یعنی ترجیح کا جائزہ لے کر معلوم کرنا چاہیے۔ اس کو تطبیق کرنا کہتے ہیں۔

تطبیق: آئمہ کے اختلافات واصل ان کی فرع دین پر ترجیحات ہیں ان میں تطبیق اختیار کرنی چاہیے۔ اگر تطبیق اختیار نہیں کر سکتے تو کسی بھی امام کے قول پر عمل کر لیں درست سمت ہے۔ تطبیق اختیار کرنے کا مکمل طریقہ شاہ ولی اللہ کی تصنیف میں دیکھئے۔ تمام امام حق پر تھے اور ان کی نیت حق پر تھی۔
جہاں فرق صرف فقوی اور طریقہ کا راور حدیث کی اس وقت مجموعی دستیاب شکل کتاب کا ہے۔ کیونکہ جیسے جیسے حدیث کتابی شکل میں آتی گئی، بعد میں آئمہ کے اقوال فقوی دین پر زیادہ سانی ہوتی گئی۔

مثال: ایک امام نے طلاق کے معاملے میں قرآن وسنت کے مطابق فقوی دیا کہ طلاق ۳ ماہ میں ایک ایک کر کے ہر ماہ دے جائے۔
دوسرے امام نے زیادہ تفصیل سے وضاحت کے ساتھ فقوی دیا کہ طلاق ۳ ماہ میں ایک ایک کر کے ۳ مکمل طلاق ہونے پر ہی ہوتی ہے لیکن حالت طہر میں ہر طلاق دی جائے نہ کہ حالت حیض میں۔ فرق واضح ہے جیسے کہ ترجیح۔

جہاں تمام امام اسلام میں باعمل مسلم اور ایک دوسرے کے استا و طالب علم کے رشتہ سے مسلم کی الجماعت (اہل سنت) سے ہیں، ایک ہیں ان میں کوئی فرق نہیں۔ حق پر ہیں۔ مفہوم: فرعی نام ونسبت کے مخالف تھے بلکہ تلقین کرتے گئے کہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلیہ سمیت فرعی نام نہ بناؤ تمام آئمہ نے علم قرآن و سنت سے حاصل کیا ہے تم بھی علم میں اسلام کے طالب علم اور فقہ میں کسی امام کے طالب علم۔ مسلم کا نام صرف مسلم ہے کیونکہ اسلام ایک ہے اور اس کے ماننے والے بھی ایک ہیں یعنی صرف مسلم۔

جہاں ۴ ائمہ اربعہ میں فرق کرنے والا فرعی فقہ پر عالم حق نہیں بلکہ کچھ اور ہے جو اسلام میں فتنہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔

امام و طالب علم رکعت خاص:

جیسے تمام تعذبات، جزبات اور خواہشات سے بلند ہو کر جس شخص نے حق کو اپنا سسکہ بنا لیا اور تو حید و اخلاص کو اپنی زندگی کا مشن بنا دیا وہی اللہ کے نزدیک گواہی کے کام کے سب سے زیادہ مقدار ہیں۔

فقہ میں چاروں ائمہ اور ان کے فقہی طالب علم اور پیروکار اوپر بیان کردہ ہکلتہ پر مشتمل ہیں یعنی امام اور طالب علم ۴۲

آئمہ اربعہ: فروع دین میں فقہ دین یعنی سوچ بوجھ حاصل کر کے مسلمانوں کے لیے فرع دین میں اسانی پیدا کرنے والے آئمہ جن میں ۴ چار مشہور امام۔ آئمہ اربعہ کہلاتے ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ:

ہندوستان کا امام و ستاد فقہ ہیں۔ حضرت جعفر صادقؑ و امام باقرؑ اور لوگوں میں صحابی رسول ﷺ سے بھی دین سیکھا۔ کوفہ میں فقہ حنفیہ سکول آف تھات کا قیام کیا۔

تاریخ پیدائش: ۸۰ھ و وفات: ۱۵۰ھ

اقوال و فتاویٰ (فقہ حنفیہ کے اصول):

۔ جب کسی مسئلہ میں متعدد روایات آجائیں تو ایسی صورت میں تطبیق تو ازن اختیار کیا جائے تاکہ تمام روایات پر عمل ہو سکے۔

۔ تطبیق صرف دین اور اصولی روایات کے قریب ترین ترجیح ہونی چاہئے۔

۔ صحیح حدیث پر عمل کرنا اور کسی بھی مسئلہ میں قرآن حکیم سے مطابقت رکھنا اولین اصول ہے۔ (مساند خلاش)

۔ حدیث کا اتباع بہترین اصول ہے۔

۔ فطرت اسلام کے لحاظ سے حدیث کو سمجھنا اور سمجھ کر فیصلہ دینا ہے۔

۔ عام فہم اور آسان اور سہولت، ہم پیچا نے کا علم فقہ حنفی ہے۔ ۱۔ مامور یہ ۲۔ مہنی عنہ ۳۔ مباح

۔ جامعیت (احتیاط و تقویٰ) ہر مسئلہ میں ہے۔

۔ شورائی فقہ سکول ہے۔

۔ فرض، واجب، سنت، مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ اور مستحب پر مشتمل عبادت نماز فقہ ہے۔

امام مالکؒ

مدینہ کے امام۔ ۹۳ھ میں مدینہ میں پیدائش۔ ۱۷۹ھ میں مدینہ میں ہی وفات

۔ ساری زندگی حجاز مقدس کو نہیں چھوڑا۔ ۴۳

متقی اور پرہیزگار، حدیث کے عالم اور موطا امام مالک کے مصنف۔

اپنے ہر فتویٰ کو مدینہ کے لوگوں کی اکثریت کے عمل پر مطابقت پر رکھتے، اور ہر حدیث کو مدینہ کے لوگوں کی اکثریت کے عمل پر رکھ کر فتویٰ دیتے اور مدینہ کے لوگوں کی اکثریت کے عمل کو ہر قرار دیتے یعنی ترجیح مدینہ کا اکثریتی عمل ہوتا۔

۔ ہمیشہ حق کا ساتھ دیا کبھی ملکیت کی حکومت میں شامل نہ ہوئے، بلکہ سخت سزائیں بھی حکومت کی جانب سے برداشت کیں، لیکن پھر بھی حق کی آواز بلند کرتے رہے۔ حتیٰ کہ عباسی بادشاہ نے امام کے بازو ٹکوا کر گدھے پر سوار کر کے مدینہ میں پھر دیا کی امام اپنے فتویٰ ”جبری طلاق اور جبری بیعت حرام ہے“ سے دستدار ہو جائیں ورنہ یہ سزا اور اس سے بھی بڑھ کر سزا امام کے کندھے ٹکوا دیئے۔ لیکن امام گلیوں میں بھی لوگوں کو کہتے رہے کہ سن لو میں مالک ہوں۔“ جبری طلاق اور جبری بیعت حرام ہے۔“ (اس لحاظ سے یزید اور بنو امیہ، بنو عباس اور دوسرے قبیلہ پر ورمو روٹی ملکوں کی بیعت حرام ہے چاہے روپے پیسے سے بیعت خریدی گئی ہو حرام ہے۔ کیونکہ یہ اسلام کے ساتھ ٹکراؤ ہے۔

۔ امام مالک امام ابو حنیفہ کی بہت عزت و احترام کرتے تھے بلکہ اپنی چادر بچھا کر استقبال اور لوگوں کو کہتے کہ کونہ کے امام کی عزت واچھا استقبال کرو۔

امام شافعیؒ

تاریخ پیدائش ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ

۔ امام مالک کے شاگرد ہیں۔ ان کے فقہ کے ۲ دور ہیں۔ پہلا دور سیدھا امام مالکؒ کی تعلیمات پر مبنی ہے، جبکہ دوسرا دور خالصتاً صحیح حدیث پر سختی سے عمل و فتویٰ کا ہے۔

۔ امام شافعیؒ قوی سند کے اعتبار سے کسی ایک روایت کو لیتے ہیں اور دیگر روایات کو چھوڑ دیتے ہیں، یہی ان کی ترجیح ہے۔

۔ اگر کوئی پھر وکا را اپنے امام کے مذہب کے خلاف جو حدیث پائے تو اگر اس میں اجتہاد کے اسباب معلوم ہوں تو وہ اس کے مطابق عمل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ مقام اجتہاد پر فائز نہیں اور وہ حدیث کی مخالفت سے بھی بچنا چاہتا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حدیث پر عمل کرے۔ اور اپنے امام کے قول کو ترک کر کے حدیث پر عمل کرے۔

۔ ہر آدمی اپنے نبی کا نماد ہے۔ وہ حدیث سن کر ایسے سمجھے جیسے آپ سے سن رہا ہے اور فوراً عمل کرے۔

۔ امام شافعیؒ فتویٰ کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے اقوال میں فتویٰ پر تھوڑی جمع فتویٰ نظر آتا ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ

۱۶۴ھ پیدائش اور ۲۴۱ھ وفات

امام احمدؒ محدثین کی اکثریت کا لحاظ رکھتے ہوئے فیصلہ کرتے، یہی ان کی ترجیح ہے۔

امام احمدؒ فرماتے: نامیری تقلید کرو نہ مالکؒ، شافعیؒ کی اور نہ اوزائیؒ، ثوریؒ کی تقلید کرنا، جہاں سے انہوں نے علم سیکھا تم بھی وہیں سے علم حاصل کرو۔

قرآن کے بعد اتباع رسول اللہ ﷺ و عمل صحابہؓ اصل مذہب ہے۔

نوٹ: امام احمد بن حنبلؒ نے قرآن کو اللہ تعالیٰ کے الفاظ کہا ہے اور قرآن کھٹوکھٹو کہنے سے انکار کیا۔ ساری زندگی حکومت میں شامل نہیں ہوئے بلکہ حق کی آواز بلند کرتے رہے۔

تمام آئمہ حق، دین حق کے ساتھ رہے، کبھی ملوکیت کی حکومت کے ملازم نہ رہے اور نہ ساتھ دیا۔

تقلید کن مسائل میں جائز ہے۔

تقلید صرف عام لوگوں کے لئے صرف فروعی مسائل اور عملیات میں ہے۔ اصول دین اور اعتقادی مسائل میں تقلید جائز نہیں۔ بلکہ ان میں نظر و استدلال ضروری ہے۔

تقلید میں اگر کسی ایک فرعی مسئلہ میں چاروں آئمہ مذہب سے تطبیق اختیار کی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (شاہ ولی اللہ)

۴ چاروں آئمہ کرام آپس میں بھائی بھائی، استاد و طالب علم، متقی و پرہیزگار مسلمان عالم فقہ ہیں اس لئے تمام اُن کے فقہ میں پیروکار بھی صرف تقلید میں اُن کے طالب علم اور صرف مسلمان ہیں۔ فرعی فقہ دین میں امام اپنی اپنی ترجیح پر زیادہ ثواب کی نیت رکھتے ہیں اسلئے فرع طالب علم مسلمان تقلید میں رہتے ہوئے بھی صرف زیادہ ثواب کی نیت پر ہونا چاہئے۔

۱۔ اے مسلمان تو بھی زیادہ ثواب کی نیت سے آئمہ کی فرع ترجیح اختیار کر نہ کہ دوسرے مسلمانوں سے حسد، بغض اور کینہ سے فرع پر عمل کرنا۔

۲۔ پیارے رسول ﷺ کی تمام سنتوں نے تاقیامت زندہ رہنا ہے اس لئے تمام فروع سنت رسول پر ہیں اور نبی کی کوئی سنت بھی ختم نہیں ہوتی۔

۳۔ کسی بھی فروع کو غلط و بڑا سمجھنا اسلام کا اصول نہیں بلکہ یہ سیدھی بات آپ ﷺ تک جاتی ہے۔ ہر فرع سنت ہے جو جس امام کی ترجیح پر عمل کرے ثواب ہے۔

۴۔ ہر امام کی ترجیح کا لازمی احترام کریں۔ یہی مسلمانوں کی الجماعت ناجیہ (اہل سنت) کا طریقہ ہے۔

۔ تمام امام الجماعت اسلام (اہل سنت) میں سے ہیں اور مسلم ہی کے مسلم امتی یعنی کوئی دوسرا نام نہیں۔ ۴۵
 ۔ مسلمان آپ بھی صرف مسلم نام اور مسلم انسان ہو۔ صرف امت محمدیہ کے امتی، کوئی بھی مسلکی نام اپنے مسلم نام کے ساتھ نہ لگاؤ۔ کیونکہ امام فقہ بھی مسلم اور تم بھی فقہ کے امام کے طالب علم تقلید وغیرہ تقلید صرف مسلم نام کے ساتھ مسلم ہو۔
 ۔ صرف یہ کہو کہ میں مسلمان ہوں۔ اگر کوئی فقہ کا پوچھے تو فرعی فقہ میں اپنے امام کے سکول آف تھاٹ کے بطور طالب علم کا بتاؤ۔
 مثلاً امام ابو حنیفہ کے سکول آف تھاٹ، فقہ حنفیہ

پس صرف مسلم کوئی حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی نہیں، پس ان کے فرعی فقہ کے طالب علم یا بطور پیر و کار تعارف۔

اسلام کا نکتہ خاص:

آدم ونوح اور ابراہیم و حضرت محمد ﷺ غرض تمام انبیاء مسلم ہیں اور ان کی امت بھی مسلم۔ صرف اسلام اور مسلم ہی پہچان تھی، ہے اور رہے گی۔

اسلام ۱۰۰٪

۹۷٪ دین اصول قرآن و سنت

۳٪ دین فرع۔ فقہ (فقہ آئمہ اربعہ سکول آف تھاٹ)

اگر مسلمان ۹۷٪ دین اصول قرآن و سنت پر مسلم نام سے ہیں تو باقی ۳٪ فرع دین (فقہ آئمہ اربعہ) پر بھی مسلم نام کے ساتھ ہی رہیں گے۔ فقہی استاذ تمام آپس میں استاذ و شاگرد اور بھائی بھائی اور ان کی پہچان صرف مسلم نام ہی ہے
 ۔ ہم ان آئمہ اربعہ کے شاگرد ہیں اور ہماری پہچان بھی صرف مسلم ہی ہے۔

۹ بعد از امام فقہ و حدیث:

۱۔ امام بخاری۔ ۲۵۶ھ

۲۔ امام مسلم۔ ۲۶۱ھ

۳۔ امام ابوداؤد۔ ۲۶۵ھ

۴۔ امام ابن تیمیہ۔ ۷۲۸ھ

۵۔ امام دھابانی۔ ۷۸۷ھ

۶۔ امام ابن قیمؒ۔ ۷۵۱ھ

۷۔ امام ابن کثیر۔ ۷۷۴ھ

بقول اقبال:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے۔ نیل کے ساحل سے لے کر تا بچاک کا شجر
تقلید کی روش سے بہتر ہے خودکشی۔ رستہ بھی ڈھونڈ نہر کا سووا بھی چھوڑوے (صرف تقلید کراندھی تقلید نہ کر)

۔ مسلم اگر تقلید کرتی ہے تو کصرف تقلید قرآن و سنت اور فرع دین میں مسئلہ کا حل ڈھونڈ فرقی فقہ کا نام نہ اختیار کر بلکہ اندھی تقلید سے بچ۔ یعنی صرف مسلمان،
فقہ حنفیہ کا طالب علم ہو کر بھی صرف مسلمان ہے۔

نکتہ خاص:

۱۔ اسلام کو مزید تقسیم ورتقسیم کرنے کا فتنہ، یہود و نصاریٰ کا پھیلا یا ہوا ہے۔ مسلکی رگروہی تقسیم کا پیدا کرنا دراصل یہود و نصاریٰ کے فتنہ کا ساتھی ہونا ہے۔
اسلام کو کسی فرعی مسلکی تحریک کی ضرورت نہیں۔ اسلام دین کامل ہے۔ آئندہ اربعہ تمام علماء حق، مسلمان اور جماعت ناجیہ (اہل سنت) کے فرع ترجیح پر تھے۔
ان کا فروغ ترجیح حق ہے۔

۔ مسلمانوں میں کسی ایک فرعی ترجیح کو فکس اور دوسری فرعی ترجیح کو غلط سمجھنا ٹھیک نہیں بلکہ آپ ﷺ کی ہر سنت نے قیامت تک زندہ رہنا ہے۔

۔ مسلمان صرف مسلمان نام ضروری ہے، مسلک چاہیے جو نسا ہو۔ (پہلے مسلمان اصول دین اس کے بعد مسلک فرع دین کی ترجیح کا قاعدہ)

۔ نماز پڑھنا ضروری ہے۔ (فرع ترجیح۔ رفع یدین ضروری نہیں)

۔ اصول دین ضروری ہے۔ (فرع ترجیح پر فکس ہونا ضروری نہیں)

۔ مسلم نام ضروری ہے۔ (مسلکی رگروہی مقلد نام رکھنا ضروری نہیں)۔ اسلام میں دین اور اس کے ماننے والے کی پہچان صرف دین اسلام اور مسلمان ہے کوئی
سابقہ لاحقہ نام ضروری نہیں۔

۔ اعلیٰ نسبت صرف اسلام (اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ) سے ہے۔ کسی دوسرے شخص نام سے نسبت ضروری نہیں۔

۴۷

فروع تقلید اچھی ہے۔ اندھی تقلید اچھی نہیں۔

مسلمان صاحب بصیرت ہوتا ہے کوئی جاہل نہیں۔

مسلمان گناہ سے کافر، مشرک نہیں ہوتا:

جدا مسلمان گناہ سے فاسق ہو جاتا ہے پر کافر نہیں۔

جدا ہندو خارج از ایمان نہیں ہوتا مگر صرف اس چیز کے انکار سے جس کے اقرار نے اُسے داخل ایمان کیا تھا۔

جدا کسی مسلمان کو کافر، مشرک کا حکم نہیں لگانا چاہیے

آئمہ اربعہ کے بعد عجم کے خطہ خراسان اور قرب و جوار سے محدثین اور صوفیاء کرام پیارے
نبی ﷺ کے پیغام اسلام کی روشنی ساری دنیا کے لوگوں تک پہنچانے میں آگے رہے۔

اسلام میں فرقہ بندی:

اسلام الجماعت، واحد امت مسلمہ کے ماننے والے، فقہ فقہیہ پروری و متاع دولت دنیا اور اس سے بڑھ کر یہود و منافقین کی سازشوں کی وجہ سے ۳ تین گروہوں میں تقسیم ہوتے ہوئے آخر کار ۲ بڑے گروہوں میں بٹ گئے۔ پھر اگے جا کر انہیں ۲ بڑے گروہوں میں سے ۷ چھوٹے چھوٹے گروہ بنے۔ لیکن آج بھی ایک بہت بڑا گروہ صرف اصل اسلام پہ کھڑا ہے، وہ ہے الجماعت اسلام (اہل سنت مقلد، غیر مقلد) جو مسلکوں میں نہیں بٹے۔

۱۔ اہل سنت - ۷۵٪ مسلم آبادی

۲۔ اہل تشیع - ۲۵٪ مسلم آبادی

اہل سنت اسلام: ۴۸

۱۔ اہل سنت مقلد (فرع دین آئندہ) وغیرہ مقلد پر مشتمل اسلام کا سب سے بڑا گروہ ہے جو کل مسلم آبادی کا ۷۵٪ حصہ ہے۔
 - کتاب و سنت احمدیت (قوی، فطری، تفریری) پر عملی زندگی گزارنے والے مسلم کو اہل سنت کہا جاتا ہے۔

صحابہ رسول کے خلفاء راشدین کے بعد عملی میدان میں یہ گروہ شورائی خلافت قائم نہ کر سکا۔ حالانکہ شورائی خلافت کے لئے بڑی بڑی تحریک و قربانیاں دی گئی۔ جیسے کہ امام حسینؑ نے جان کی قربانی اور اہل و عیال لٹی کہ تقریباً تمام مرد گھرانہ و دوست بھی قربان کر دیئے تاکہ اسلام میں نااہل ملوکیت (قیصر و کسری) کی بدعت کو ختم کیا جائے۔ امام حسینؑ جنگ کی تیاری کر کے نہیں نکلے تھے بلکہ تحریک احیائے اسلام خلفاء راشدین کے طرز حکومت کے قیام کی کوشش کے لئے نکلے تھے۔ جس پر نااہل ملوک (یزید) کے گورنار بن زیا نے ان کو بعد اہل گھرانہ (مرو) و احباب شہید کر دیا۔ امام نے معاملے کو سلجھانے کیلئے پیشکش بھی کی کہ:

۱۔ امام کی یزید سے برابر است ملاقات کروادی جائے تاکہ معاملہ آسنے سانسے کیا جائے۔

۲۔ یا امام کو واپس مدینہ جانے دیا جائے۔

۳۔ یا امام کو سرحد پر جہاد کیلئے بھیج دیا جائے۔

ابن زیا صرف اور صرف یزید پر بضد رہا، اور کہا یا بیعت کرو یا قتل ہونے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

امام حسینؑ نے کہا کہ مجھ جیسا (امین اُمت، حقیقی پرہیزگار) اُس جیسے (نااہل قبیلہ پر و ملوک بدت یہود و نصاریٰ) کی بیعت نہیں کر سکتا۔ شہادت کو ترجیح دی لیکن (بدعت قیصر و کسری) بدعت ملوکیت پر بیعت نہ کی تاکہ بعد میں آنے والے مسلمان کہیں شورائی خلافت کو ختم ہی نہ کر دیں اور اہل بدعت موروثی قبیلہ پر و دنیاوی مال و متاع کے طالب لوگوں کے ساتھی نہ بن جائیں۔

اسی امانت اسلام (اہل و عیال بیعت اہل خلیفہ) کے کا زر مقصد کو امام نے اپنی جان اور اہل بیت کفر بان کیا اور اسلام کی اس امانت کی حفاظت کرتے کرتے جان و عیال و عیال بیعت اہل اسلام کی اس امانت کے خاتمے کے ہاتھ پر بیعت نہ کی۔

جنگ آج کے موجودہ دور میں اہل سنت گروہوں میں تقسیم ورتقسیم ہیں اور کچھ اہل مغرب (یہود و نصاریٰ) کے وفادار اور غلام موروثی قبیلہ پر و ملوک حکمرانوں کے غلام ہیں

جنگ ان میں احیائے اسلام کی چند ایک جماعتیں جو شورائی خلافت کے قیام کیلئے سرگرم نظر آتی ہیں وہ اخوان المسلمین اور جماعت اسلامی ہیں۔ اس جماعت اسلام کو عرب مسلم ملوک نصاریٰ کے ساتھی و دوست صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتے ہیں۔ ظلم و بربریت (موجودہ کربلا) کی مثالیں قائم کر رہے ہیں ۴۹

(۱۵) منٹ کی عدالت میں سیکڑوں اہل مسلم لوگوں کی چٹائی کی سزا)۔ مسلم ملوکیت کے ہاتھوں کر بلا قلع پر ہو رہے ہیں۔

اہل تشیع:

اسلام کے ماننے والوں کی کل آبادی کا ۲۵٪ حصہ ہیں۔

کتاب اللہ اور سنت و حدیث (جو اہل بیت سے روایت ہو) پر عملی زندگی گزارنے والے مسلم۔

اہل بیت ہی میں سے امام یعنی امامت کو ہی مسلمانوں پر عکس کرنا، حکمرانی کرنے کا حق دار سمجھتے ہیں۔

اسلامی تاریخ میں بار بار امامت کو قائم کرنے کی جدوجہد کرتے رہے۔ عباسی دور کے آخری حصہ میں ابن علقمی (شیعہ) کا منگول (چنگیز خان/حلا کو خان) کو مملکت اسلامیہ پر یلغار کرنے کی دعوت دی تا کی وہ شیعہ امامت قائم کرنے میں مدد دے سکیں۔ جب ابن علقمی کی دعوت پر منگول بغداد کو تباہ کر دے عباسی بادشاہ کو قید کر کے کھانے کی جگہ مسلم حکومت کے سونے و جواہرات کے خزانے کو کھانے کی جگہ بادشاہ کو پیش کیا اور کہا کہ اس دولت کو تم نے اپنی عوام اور فوج پر کیوں خرچ نہ کیا جو تمہارا اور تمہارے ملک کا دفاع کرتے۔ آخر میں ابن علقمی کو منگول بادشاہ نے مخاطب کیا اور تائید کی کہ جو اپنی قوم کا وفادار نہیں وہ ہمارا وفادار کیسے ہو سکتا ہے کہتے ہوئے دربار سے نکال دیا۔

آج اہل شیعہ ایران میں امامت قائم کرنے میں کامیاب ہیں اور ایران کی امامت میں شیعہ کے پرچار پر گامزن ہیں۔ ایران کی شیعہ کے پرچار میں بہت زیادہ حصہ کی وجہ سے فرقہ وارانہ اثر معاشرہ میں پھیل رہا ہے۔

جہاں اسلام میں یہ گروہ سب سے زیادہ گروہوں میں بنا اور ہوتے ہوئے اسلام کے ہر رکن میں تبدیلی کر بیٹھا۔

جہاں دعا ہے کہ اہل تشیع اسلام میں چھوٹے بھائی کا کردار ادا کرے اور بڑے بھائی اہل سنت کی معیت میں شورائی جمہوریت و خلافت پہ متفق ہو جائے۔

نبی کی وراثت: نبی کا ورثہ علماء ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی وراثت علماء میں سے صرف اہل متقی و پرہیزگارہ اسلام اور اسلامی خلافت پر امیر ہے۔ یہ باپ سے بیٹے کیلئے نہیں ہے بلکہ متقی اور اہل شخص کیلئے شورائی طرز کے طریقہ سے ہے۔

جہاں حکومت بنو امیہ، بنو عباسیہ اور عثمانیہ شورائی خلافت پر نہیں تھیں بلکہ صرف اور صرف جبری ملوکیت (اسلام میں سب سے کم تر درجہ حکومت) پر تھیں۔

مسلمان دیکھ۔ ایک طرف ہزاروں سپاہیوں کا جنگجو مسلح لشکر اور دوسری طرف صرف حضرت امام حسینؑ کے ۷۲ گھرانہ و ساتھی جو کی مسلح نہ تھے اور نہ جنگ کی نیت سے نکلے تھے۔ ان کا بڑی لشکر سے بچ جانا ناممکن تھا اور عرب کے صحرا کی گرمی کی شدت اور پیاس۔ اس پر اپنے بچوں اور گھرانہ کی تباہی صاف نظر آ رہی ہو تو کوئی عام آدمی شاید اس ماحول میں حالات سے سمجھتا کر لیتا لیکن اسلام ہے امام حسینؑ کی استقامت، ولیری اور ثابت قدمی پر کہ پھر بھی انہوں نے دین کی ۵۰

حکومت کو دیکھا اور بڑی حکومت کی جبری بیعت نہ کی۔

سرداؤ نہ دادوست و دوست یزید

حقاً کہ بنائے لا الہ ہست حسینؑ

اے مسلمان! اگر پھر بھی تو ملوکیت کو حق سمجھتا ہے اور دنیا کے ملوک کے ساتھ کھڑا ہے تو جان لے کہ تو یزیدیت پہ کھڑا ہے تو پھر افسوس ہے تم پر۔ اٹھ اورا مام حسینؑ کے مشن کو چھڑا اور دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حکومت یعنی خلافت قائم کر، اللہ تعالیٰ آخرت میں تمہیں اجر دے گا۔

اخوان المسلمین جماعت اسلامی کے ساتھ یا اس کا زمر مشن کی جماعت کے ساتھ یا من رہ کر شورائی جمہوریت سے خلافت قائم کرنے کی کوشش کرنا مسلم قوم کے لئے ضروری ہو گیا ہے۔ اگر یورپ ایک ہو سکتا ہے تو مسلم قوم کیوں نہیں۔ ایسی قوم جو اخلاقیات میں بہتر ہو اور بناؤ کے کام میں سب سے آگے ہو اللہ دنیا کی نگرانی اُسے سوچ دیتے ہیں۔ جماعت صالحہ جو خود اصول حق کی پابند ہو اور نظام حق کو قائم کرنے، باقی رکھنے اور ٹھیک ٹھیک چلانے کے سوا دنیا میں کوئی دوسری غرض پیش نہ رکھے۔

اسلام کی جماعت ناجیہ:

آپ ﷺ کی حدیث کی رو سے اسلام کی جماعت یعنی صراطِ مستقیم پر جماعت ناجیہ الجماعت ہے۔

اسلامی سکارلز کی ریسرچ کے مطابق وہ جماعت (ناجیہ) الجماعت اسلام ہے۔ جماعت جو تمام مسلمانوں کو نماز میں اکٹھا یعنی جماعت میں کسی بھی فتنہ اہل سنت (مقلد غیر مقلد) کے امام کے پیچھے باجماعت ہو اور کرنے کی کوشش رکھتی ہو۔ جماعت جو تمام مسلم اہل اسلام کو خلافت میں اکٹھا یعنی ایک خلیفہ کے پیچھے باجماعت ہو اور کرنے کی کوشش رکھتی ہو۔ جماعت جو ملوکیت کے خلاف ہو اور شورائی خلافت قائم کرنے کی کوشش کرتی ہو۔ یزیدیت کی حکومت کو ملوکیت ڈکیر کرتی ہو اور حضرت حسینؑ کے مشن خلافت کی نمائندہ ہوا رہتی ہو۔ وہ جماعت جو آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے طریقے پر چلے۔

ملوکیت کیا ہے

ملوکیت سے مراد اسلام کے نظام خلافت (یعنی اللہ کی حکومت اللہ کے شورائی متقی و پرہیزگار بندے خلیفہ رسول کی نگرانی و سربراہی میں اللہ کی سر زمین پر اللہ کے بندوں پر امارت و خلافت) کے اصول کے خلاف صرف دنیا کے مال و متاع کی خاطر (اپنی ذاتی خواہشات کی خاطر اسلام کے اصول و ضوابط کو توڑ کر) حکومت حاصل کرنا اور پھر اس قبضہ کو اپنی اولاد و قبیلہ کیلئے وراثت بنا دینا ملوکیت ہے۔ ملوکیت یعنی بادشاہت جیسے کہ قیصر و کسرا بدت یہو و نصابی، اسلام میں

عمل حرام ہے۔

جس ملوکیت کے خاتمہ کے لئے حسینؑ نے شہادت دی اس ملوکیت کو اپنا مسلمانوں کے لئے حرام ہے۔

فتنہ دجال:

اہل یہود نے نصاریٰ کے کندھوں پر ۲۰۰ سال سے شروع کر رکھا ہے اور غالباً قریب ہے کہ یہود اپنی ایک مضبوط ریاست میں ظہور دجال کے شادیاں بجا رہے ہوں گے جس پر ایک کمزور تقسیم شدہ اسلامی ریاستی نظام فتنہ دجال کا مقابلہ نہیں کر سکی اور نہ مضبوط دجانی ریاست کا مقابلہ کر سکے گی۔
ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک مضبوط اسلامی حکومت جو خلافت سے ہی مضبوط ہو سکتی ہے تیار ہو جو دجانی ریاست کا مقابلہ کر سکے۔

علمائے حق: علماء حق جو دین حق کو مقدم رکھتے اور دنیاوی لالچ کو اپنے پاؤں تلے روند دیں۔ خلافت اہل تقویٰ کے اجتماع سے قائم ہوتی ہے اور اہل تقویٰ علماء حق ہیں جیسے امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبلؒ نے صرف دین اسلام یعنی حق کو پیش خاطر رکھا اور کسی بھی جبری ملوکیت کا ساتھ نہ دیا۔

علمائے تاجر (مال و متاع دنیا کے خریدار): ایسے نام کے علماء جو اپنی ذاتی دنیاوی مال و متاع کی خواہشات کی تکمیل کی خاطر ظالم جبری موروئی نااہل حکمران اور حکومت کا ساتھ دیتے ہیں اور اس معاملے میں دین حق کو چھپاتے ہیں۔

مثال: قبیلہ یہود نے تاجر علماء کو ساتھ لاکر اپنا دین (دین یہودیت) اور اپنی حکومت قائم کر لی۔ بالکل اسی طرح عرب میں موروئی نااہل جبری حکمران نے اپنی حکومت (دین کے نام پر) قائم کر لی۔

حضرت سلطان باہونے سچ کہا: منہوم: کوئیوں کی فوج میں سیکڑوں عالم بھی تھے لیکن انہوں نے بجائے کہ امام حسینؑ کا ساتھ دیتے بلکہ انہوں نے بڑید کی فوج کا ساتھ دیا۔ یہی علماء سو ہیں جو امام حسینؑ کو شہید اور حکومت کا باغی کافرونی دیتے اور خود حکومت سے مال و دولت کے طلب گار تھے۔
فی زمانہ آج بھی جو حکومت ملوکیت اور اس کے زیر اثر ہوگی وہ امریکہ (نصاری) اور اصل امریکہ (اسرائیل۔ یہود) کی ساتھی ہوگی۔ اخوان المسلمین رشورائی خلافت کی دشمن ہوگی۔

جیسے یہودیوں کے طاقت و قبیلہ نے طاقت کے زور پر تمام بنی اسرائیل پر حکومت قائم کی اور (قبیلہ یہود) نے نیویں کو شہید کیا حتیٰ کہ حضرت عیسیٰؑ کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی۔ ایسے ہی مسلم ملوکوں (قبیلہ بنو امیہ اور دوسرے آج) نے مسلمانوں کے رہبر و رہنما حضرت حسینؑ اور علمائے حق اخوان المسلمین (ہزاروں مسلم) کو شہید و قید کروا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ عرب کو اپنے خاندانی ناموں کے ساتھ بانٹ لیا اور تقسیم کر لیا۔ یہی ملوک یہود و نصاریٰ کے جاسوس لارنس آف ۵۲ عربیہ کے ساتھی تھے اور ہیں۔

اسلامی حکومت کے بنیادی فرائض:

۱۔ اسلامی نظام معاشرت کا قیام۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مطابق حدود اللہ کا نفاذ۔

۲۔ امن و امان کا قیام ریاست کے ہر فرد کی جان، مال اور عزت کی حفاظت۔

۳۔ عدل و انصاف کی بلا تفریق فراہمی۔ اسلام عدل و انصاف کا دین ہے۔ اسلام کے ہر رکن میں وعدل و توازن ہے جو ظہر فطرت میں پایا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا خطبہ حج بھی اسکا واضح پیغام ہے۔ ساری شریعت محمدی عدل پر تعمیر ہے۔ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق کفری حکومت قائم رہ سکتی ہے لیکن ظلم کی حکومت کا انجام صرف تباہی ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت میں اسلامی عدل و انصاف دنیا کے سب سے عظمیٰوں میں اپنے عروج پر تھا۔ غیر مسلم صرف اسلام کے عدل و انصاف کے پیمانہ کو دیکھتے ہوئے جوق در جوق اسلام کے دائرے میں داخل ہوئے اور جو نہ مسلم ہوئے وہ بھی مسلمانوں کے زیر سایہ مطمئن زندگی گزارتے رہے۔

۴۔ اسلامی خلیفہ خود قاضی کے سامنے جوابدہ ہوتا تھا۔

تمام مسلمان برابر ہیں ان میں صرف تقویٰ اور پرہیزگاری کا معیاری انصاف ہوتا تھا۔

کوئی شخص مال و دولت، حسب و نسب اور عہدہ حکومت کی وجہ سے اسلام کے عدل و انصاف پر اثر انداز نہیں ہو سکتا تھا۔

۵۔ اسلامی معاشرہ جب تک انصاف پہنچا۔ عدالتیں انصاف پہنچا رہی تھیں، عروج پہنچا۔

جس معاشرے کی عدلیہ و نظامیہ عدل و انصاف پر نہیں وہ معاشرہ اسلام کے عدل و انصاف پہنچیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ معاشرے کا ہر فرد صرف اور صرف عدل و انصاف پر زندگی بسر کرے اور ظلم و جبر کے خلاف جہاد کرے تو انشا اللہ اسلامی معاشرہ دوبارہ سے اللہ کے فضل و رحمت سے دنیا کا حکمران معاشرہ بن جائیگا۔

۶۔ خوراک کا انتظام: بنیادی انسانی خوراک کو کم سے کم نرخوں پر رکھنا اور ہر خاص و عام کی پہنچ تک پہنچانا اور اگر قلت ہو جائے یا کوئی خرید نہ سکے تو مفت مہیا کرنا۔

۷۔ تعلیم اور صحت: ہر فرد کے لئے مفت فراہم کی جائیں اور اگر کہیں مشکل ہو تو ایسا انتظام کرنا کہ معاشرے کے ہر فرد کو اچھی تعلیم اور اچھی صحت میسر ہو۔

۸۔ روزگار کی فراہمی صرف اور صرف میرٹ پر دستیاب کرنا۔

۹۔ نظام زکاۃ کا نفاذ اور اس کا مستحق پر استعمال کروانا۔

۱۰۔ مکمل فلاحی ریاست کا اہتمام کرنا: زندگی کے ہر پہلو کو مکمل کرنے کے لئے ایسی سکیموں کا اجراء کرنا کہ جس سے ایک مکمل اور فلاحی معاشرہ قائم ہو سکے۔ ۵۳۔ اسلام فلاح انسانیت کا دین ہے جو ایک مکمل فلاحی اسلامی ریاست کے قیام کا درس دیتا ہے۔ اس کے اجراء سے ہی معاشرہ مکمل اور صمیم بن سکتا ہے۔ بڑے سے بڑے فیصلوں کے لیکر چھوٹے سے چھوٹے معاملے پر انفرادی و اجتماعی لیول پر صرف اور صرف انصاف کا اعتقاد و نفاذ کیا جائے۔

نقطہ خاص: ایک اسلامی خلافت ریاست کے قیام سے مراد اللہ کے بندوں پر اللہ کے اہل بندے یعنی خلیفۃ الرسول اور خلیفۃ اللہ کا حاکم ہونا ہے۔ یعنی اللہ کی مخلوق پر اللہ کے ملک میں اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کا قیام و نفاذ اللہ کے احکام شریعہ اللہ کے خلیفہ کے سائے میں۔

نوٹ: معاشرے کے ایک فرد بے گناہ کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے اس میں کسی مسلم یا غیر مسلم کی تمیز نہیں کی جاسکتی اگر ایسا ہو تو وہ قتل کرنے والے کا فعل ایک سنگین جرم ہے جس کا حساب معاشرہ پر فرض ہے۔

۹۔ اسلامی معاشرے کا بنیادی عنصر کا تحفظ: حیات غیرت اور باہمی عزت و احترام کا احیاء حکومت کا فرض ہے کہ وہ اسلامی معاشرے میں ان کا ماحول پیدا کرے۔ بے حیائی، بے غیرتی اور ایک دوسرے کے خلاف نفرت و عداوت اسلامی معاشرے کا حصہ نہیں۔ میڈیا پر سختی سے کنٹرول اسلامی معاشرے کی بقا کیلئے ضروری ہے موجودہ دور میں میڈیا وادی بہترین شیطانی جتھیا رہے۔ مسلمانوں میں بے حیائی پیدا کرنا اور ان کو ان کے مذہب اور ثقافت سے دور کرنا اور ان کو تقسیم ورتقسیم غیر مسلم شیطانی قوتوں کا مقصد اور مشن ہے۔

موجودہ اسلامی ممالک میں نوآبادیاتی نظام کی نئی شکل۔ ملوکیت (شراکت داری)

۱۔ اہل اسلام کے وسائل پر تقابض مسلم ملک و ممالک یورو و نصاریٰ کے ایجنٹ (ہم نوا) ہیں جو دراصل نوآبادیاتی نظام کا حصہ ہیں۔ یورو و نصاریٰ نے جہاں جہاں مسلم آبادی جو بے خبر، کم پڑھی لکھی تھی لیکن علاقہ قدرتی وسائل سے مالا مال تھا وہاں اپنے ایجنٹ ملک (انگریز کے غلام) بیٹھا دیے تاکہ تمام قدرتی وسائل کو لوٹا جاسکے۔

ایک طرف انگریز قدرتی وسائل لوٹ رہا ہے تو دوسری طرف ان ملک بحکمرانوں کی دولت جو ان کے حصہ میں آئی، اپنے بنکوں (امریکہ، سوئٹزرلینڈ) America, Switzerland میں رکھوا کر انگریز آقا کی بنائی ہوئی ملٹی نیشنل کمپنیوں کو پوری دنیا میں فنانشل سپورٹ مہیا کر رہے ہیں۔ یعنی مجموعی طور پر پورے کے پورے مسلم وسائل پر (یورو و نصاریٰ) امریکہ، اسرائیل کا قبضہ ہے۔ جن علاقوں میں مسلم آبادی پڑھی لکھی ہے لیکن علاقہ قدرتی وسائل سے اتنا مالا مال نہیں وہاں فوجی ڈکٹیٹر فذ کر دئے جاتے ہیں

اسلام کی روشن مستقبل علاقائی ریاستیں:

۲۔ پورے عالم اسلام میں صرف پاکستان اور بھارت کی بھی ایسے ممالک ہیں جو کم از کم اپنے قومی مقاصد پر ڈٹے ہوئے ہیں اور تعلیم و فن سے اعلیٰ مہارت اور ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔

’پاکستان:

۔ پاکستان میں پاکستان فوج بڑی کامیابی سے یہودیوں کی سازشوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ ۱۰ سال تک روس کو افغانستان میں حالت جنگ میں رکھا اور اب ۱۲ سال سے امریکہ کو افغانستان میں حالت جنگ میں رکھا ہوا ہے۔ دنیا کا کوئی بھی ملک مسلسل ۲۴ سال تک دنیا کی دو بڑی سپر طاقتوں اور ۵۹ اتحادی ممالک سے کامیاب جنگ نہیں لڑ سکا۔

۔ روس و امریکہ کا نارگٹ پاکستان تھا لیکن بہانہ افغانستان ہے۔ لیکن اللہ کے فضل سے پاکستان فوج نے بصیرت سے اپنے گھوڑے تیار رکھے اور عقلمندی سے افغانستان کے پہاڑوں کو ہی دونوں طاقتوں کے گھونٹنے کی مشقیں گاہ بنا دیا (دوستانہ ماحول رکھتے ہوئے)۔
 دُعا ہے اللہ تعالیٰ پاک فوج کو اسلام کا سپاہی و پاسان کے منصب پر قائم رکھے۔
 جہاں پاکستان ہی خطہ خراسان کا دایاں بازو ہے، جہاں سے لشکر اسلام امام مہدیؑ کی قوت بنے گا۔

دین اسلام - تاریخ کے آئینہ میں:

پہلا دور اسلام:

۱۔ اسلام دین کا نبیات ہے۔ عرب و عجم کا دین ہے۔
 ۲۔ آدم پہلے مسلم تھے اور ان کی نسل سے یکے بعد دیگرے انبیاء اسلام آتے گئے جو اُس وقت کے لوگوں کو اسلام اور مسلمان پر قائم رکھتے تھے کہ نوح و یاسر دین اسلام کی تبلیغ و شاعت کرتے رہے تا وقتیکہ ان پر مسلم (چند نفوس) لوگ ہی دین اسلام پر ایمان لائے جس کی بنا پر طوفان نوح اللہ کی طرف سے آیا اور دنیا پر انسانوں کا خاتمہ کر دیا گیا۔ صرف چند نفوس جو یعنی حضرت نوح کے ساتھی تھے کشتی نوح کے ذریعے بچائے گئے۔

دوسرا دور اسلام:

نوح کے بیٹے سام سے آگے نبیوں و رسولوں کا سلسلہ شروع ہوا اور حضرت ابراہیم سے دین اسلام اور اس کے ماننے والے مسلم دنیا نے انسانیت میں دین اسلام یعنی دین تو حید کی تبلیغ کرتے رہے۔ ابراہیم سے ۲ بیٹے نہی ہوئے۔ حضرت اسحاق و اسماعیل
 اسحاق سے حضرت یعقوب (اسرائیل) جن سے ۱۲ بیٹوں میں سے ایک یہودا جو بنی اسرائیل کے ۱۲ بیٹوں کے ۱۲ قبیلوں میں سے بڑا قبیلہ سربراہ بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور یمکو و بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل کی اصلاح کیلئے آتے رہے۔ لیکن اکثریت بنی اسرائیل اصلاح سے دور رہی ۵۵ اور نہ صرف دور رہی بلکہ قبیلہ یہودا نے تو سینکڑوں نبی شہید کئے اور دین اسلام کو دین یہودیت و تو حید کو شرک میں بدل کر، بنا دیا ایسے ہی حضرت عیسیٰ کے دین اسلام کو دین عیسائیت، تو حید کو شرک میں بدل کر، غیر سامی لوگوں کے ساتھ مل کر بدلنے میں کامیاب ہوئے۔

یہاں تک کہ دین اسلام کی امت محمدیہ میں بھی، یہود و نصاریٰ تو حید کی جگہ شرک کی امیزش کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اسی لئے قرآن ان کو ضالین و مغضوب کہتا ہے۔

حضرت اسماعیل سے حضرت محمد ﷺ رسول اللہ بن کر دنیا میں تشریف لائے۔

دین توحید (اسلام): صرف ایک خدا، عرش عظیم پر متمکن ہے۔ ایک ہے۔ تنہا خالق ہے۔ تمام کائنات اور اس میں موجود ہر چیز صرف اسی کی مخلوق ہے۔ وہ عرش عظیم پر متمکن ہے لیکن اس کی قدرت تمام کائنات اور اس میں موجود ہر چیز (کوئے ذرے) سے ظاہر ہے۔ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ کسی کا بیٹا، نہ کسی کا باپ۔ اپنی ذات، صفات اور عبادات میں یکتا، لاشریک اور لاٹائی ہے۔ ہر حاجت روائی اور مشکل کشائی صرف اسی کی قدرت میں ہے۔ وہی کار ساز ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور میں یہ صفات نہ تھیں، نہ ہیں اور نہ ہوں گی۔

دین اسلام عقیدہ توحید پر ہے۔ تمام نبیوں کا دین ہے اور تمام نبی رسول اور ان کی امتیں نبیوں کے ہوتے ہوئے اسلام اور مسلمان تھیں۔

دین شرک۔ اللہ کے ساتھ کسی اور کو عبادت و کاموں میں شریک ٹھہرانا، باپ بیٹا کا رشتہ دینا۔

دین شرک غیر سامی نسل کے لوگوں کے بنی اسرائیل قبیلہ یہود کی ملی بکھٹ سے بنائے۔ یعنی دین یہودیت میں (حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا بنالیا) اور دین عیسائیت میں (حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا بنالیا)۔

دین اسلام: اسلام ہر نبی کا دین ہے۔ ہر نبی مسلم ہے۔ غیر سامی نسل کے لوگوں نے سامی نسل کے بڑے لوگوں کیساتھ مل کر دین اسلام پر بھاری ضرب لگائی اور سامی مذاہب کو ان کے اصل یعنی دین توحید سے ہٹا کر دین شرک میں بدلے۔

مثلاً: حضرت موسیٰؑ جو دین اسلام ہی لیکر آئے تھے، ان کے بعد ان کے دین اسلام (توحید) کو یہودیت میں بدل دیا اور حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا بنا کر پیش کیا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ بھی موسیٰؑ کے دین اسلام (توحید) کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے آئے اور اس گمراہی کا خاتمہ کرنے کیلئے بنی اسرائیل کو بتایا کہ حضرت عزیرؑ اللہ کے صرف بندے اور نبی ہیں۔ بس خدا تو صرف ایک ہے، صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کے ۴۰ سال بعد دین اسلام کو شرک میں بدل دیا گیا اور آج کے عیسائی عقیدہ تثلیث یعنی (حضرت عیسیٰؑ، حضرت مریمؑ اور اللہ تعالیٰ، ایک میں تین اور تین میں ایک) کے قائل ہیں۔ نعوذ باللہ۔ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔

تو پھر دوبارہ دنیا میں احیائے اسلام کی ضرورت پیش آئی کہ نبی آخر الزمان ﷺ کو ایسی شریعت دے کر عقیدہ حق حید کی تبلیغ کیلئے بھیجا جائے جو تا قیام قیامت باقی رہے اور ہر دور کے انسان کے لئے اس میں رشد و ہدایت موجود ہو۔

اس پس منظر سے معلوم ہوا کہ اسلام دین محمد ہی نہیں بلکہ آدم سے تمام انبیاء تک کا مذہب اسلام ہی ہے۔ اسلیئے آج ہمیں صحیح العقیدہ مسلمان بن کر ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹانا ہے اسی میں ہم سب کی کامیابی ہے۔

دین اسلام کے دشمن:

۱۔ شیطان: شیطان اور اس کے پیروکار دین اسلام کے دشمن ہیں۔ یہ دنیا میں اپنی حکومت اور خواہشات کو بلند کرنا چاہتے ہیں تاکہ دین کی حکومت اور اسلامی خواہشات پر مبنی معاشرہ زندگی دنیا میں پست ہو جائے۔ یہ ایک مسلسل جنگ ہے جو تخلیق انسان کے وقت سے شروع ہوئی اور دنیا کے ختم ہونے تک جاری رہے گی۔ دین اسلام کو شیطان کے پیروکاروں نے کیسے نقصان پہنچایا، درج ذیل ہے۔

دین اسلام کا دین ہے جو کہ عقیدہ حق حید پر قائم ہے۔ شیطان کا دین، دین شرک ہے جو عقیدہ شرک پر قائم ہے۔

دین اسلام کے تمام نبی اور پیغمبر حضرت آدم اور حضرت نوح کے بعد ان کے دین شیطان یعنی عقیدہ شرک حضرت نوح کی کشتی میں جو دوسرے لوگ سوار بیٹے سام کی اولاد سے ہیں اس لئے ان تمام کے دین تو حید کے دین کو سامی تھے غیر سامی نسل ان کے درمیان جتنے دین آئے سب غیر سامی دین کہلائے۔ دین کہتے ہیں۔

اسلام۔ جو صرف خدا کو ہی سب کا پیدا کرنے والا، پالنے والا دین واحد عقیدہ۔ آتش پرست، بت پرست غرض غیر سامی مذاہب مخلوق کو خدا اور خدا کا تو حید یعنی صرف ایک خدا۔

شریک ٹھہراتے ہیں۔

۲۔ نسل پرستی: حضرت ابراہیم حضرت نوح کے بیٹے سام کی نسل سے ہیں۔ ابراہیم سے انہی کے قبیلہ کی خاتون حضرت سارو سے اسحاق، اور حضرت اسحاق

سے حضرت یعقوب اور اسماعیل کے ۱۲ بیٹے، جن میں بڑا قبیلہ انہی ۱۲ میں سے ایک بیٹے یسو دا تھا آگے حکومت میں آیا اور سربراہ بنا جو کہ شام و فلسطین میں بیٹے

حضرت ابراہیم کی دوسری بیوی حضرت حاجرہ جو کہ غیر سامی نسل سے تھیں، قبیلہ قبطیہ مصر سے تھیں، ان سے حضرت اسماعیل پیدا ہوئے۔ ان کو عرب یعنی

مکہ میں بسایا گیا۔ اُنہی میں سے قبیلہ قریش، اور قبیلہ قریش میں سے حضرت محمدؐ پیدا ہوئے۔

- حضرت اسحاقؑ - ماں باپ دونوں عبرانی نسل، ایک قبیلہ سے تھے۔

- جبکہ حضرت اسماعیلؑ - صرف باپ عبرانی جبکہ ماں غیر سامی قبیلہ قبطیہ مصر سے۔

اس لئے اہل یہود آخری نبی صرف قبیلہ اسرائیل (حضرت اسحاق و یعقوب سے) سے پیدا ہونے کی امید رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آخری پیغمبر جب حضرت اسماعیلؑ سے آگے قریش اور قریش سے بنو ہاشم میں سے پیدا کیا تو اہل یہود نے پسند نہ کیا۔ کیونکہ بنی اسرائیل میں اگر کوئی نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جاتا تو قبیلہ یہود (۱۲ میں سے ایک) میں نہ پیدا ہوا ہوتا تو اُس نبی کو قبیلہ یہود قتل کر دیتے تاکہ مذہب و حکومت کی سربراہی قبیلہ یہود میں ہی رہے۔

اسی بنا پر آجکل کے یہودی ماں سے حسب نسب کو ہی ترجیح دیتے اور اپنے آپ کو دنیا کی اعلیٰ قوم اور نسل سمجھتے ہیں۔ دوسرے انسانوں کو یہودی کمتر جانتے ہیں اور خود کو دنیا پر حکومت کا حق دار سمجھتے ہیں۔

غرض غیر سامی لوگوں نے اپنے مذاہب جو شرک پر مبنی تھے سامی مذاہب کے بڑے لوگوں (اہل یہود و قبیلہ) کے ساتھ مل کر اپنی حکومت کے لئے عقیدہ تو حید کے دیں۔ یعنی اسلام کو بدل کر دین شرک بنانے کی کوشش کی جس کا مقابلہ اللہ تعالیٰ نے آخری نبی بھیج کر دین اسلام کو مکمل اور باقیامت خالص عقیدہ تو حید پر کر دیا۔

مثال: جب بنی اسرائیل عراق میں بادشاہ کے ہاتھوں (بخت نصر) غلام بنائے گئے اور بعد میں جب ان کو حضرت عزیرؑ کی تحریک کی وجہ سے رہائی ملی تو قبیلہ یہود نے بنی اسرائیل کے لوگوں میں یہ بات پھیلا دی کہ نعوذا باللہ حضرت عزیرؑ تو اللہ کے بیٹے ہیں۔

اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کے دین میں بھی آپ کے ۴۰ سال بعد آپ اہل یہود اور آپ کے پیروکاروں نے تو حید کا خاتمہ کر کے عقیدہ تثلیث (شرک) ایک میں تین اور تین میں ایک - عیسیٰ، مریم اور اللہ شامل کر دیا۔ اسی بنا پر یہودی اور عیسائی حضرت محمد ﷺ پر ایمان نہ لائے۔ حالانکہ پہلی کتب اسلام میں صاف ۵۸ ہدایات آخری نبی کے بارے میں دوران پر (احمد ﷺ) ایمان لانے کے بارے میں حکم موجود ہیں۔

۳۔ قبیلہ پرستی / مورو شیت : بنی اسرائیل کا سب سے بڑا قبیلہ یہووا سے چلا جو کہ سب سے زیادہ طاقتور تھا اس نے اپنی طاقت اور علماء سوء کے گروپ کو ساتھ ملا لیا اور بنی اسرائیل پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ اور اپنے عبادت کدہ یعنی ٹیکل میں اپنے خاندان کے لوگوں کو اکثریت دلو کر اپنی خاندانی حکومت کو اور مضبوط کیا حتیٰ کہ اسلام کو بدل کر اور حکومت کرنے کے اسلامی معیار کو بدل کر اپنے ساتھی علماء سوء جو ٹیکل پر قابض تھے، اسلامی معیار حکومت کو خاندانی معیار حکومت بنا لیا۔

حتیٰ کہ دوسرے قبیلوں میں پیدا ہونے والے نبیوں کو بھی قتل کر دیتے تھے یا رو کر دیتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ کیساتھ کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا لیا اور آسمان دنیا پر اُٹھا لیا تاکہ بعد میں دوبارہ امت محمدیہ میں بھیجا جائے۔ غرض مختصر پیرائے میں جس وقت آپ ﷺ دنیا میں آئے تو اس وقت دین تو حید دنیا سے قریباً بنا پیدا ہو چکا تھا۔

۱۔ حضرت موسیٰ کے دین اسلام کو اہل یہووا نے اپنے قبیلہ کے نام سے منسوب کر کے (دین یہودیت) اس میں شرک پیدا کر دیا۔

۲۔ حضرت عیسیٰ کے دین اسلام کو (دین عیسائیت) میں بدل کر شرک پیدا کر دیا گیا۔

اسلام بطور معتدل / متوازن دین:

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو رہتی دنیا تک محفوظ رکھنے کے لئے اور اس کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے، ہر قسم کے امتیاز عرب و عجم، رنگ و نسل اور قبیلہ پروری سے آزاد ایک مکمل جامع، معتدل اور متوازن دین اپنے پیارے بندے اور رسول کیساتھ بھیجا تاکہ قیامت تک دین اسلام زندہ و تابندہ رہے۔

مثلاً

۱۔ محمد ﷺ نبی آخر زمان خاتم النبیین باپ سے سامی النسل۔ حضرت ابراہیمؑ

۲۔ ماں سے غیر سامی نسل۔ حضرت ہاجرہ قبیلہ قبطیہ مصر سے۔

۳۔ عرب کے سب سے عظیم خاندان (بنو ہاشم) میں پیدا کیا جو مال کے اعتبار سے تو امیر نہیں تھا لیکن جاہ و حشمت میں تمام عرب سے ممتاز تھا۔

۴۔ یتیم پیدا کیا گیا، مالی تنگی کے ساتھ تاکہ ہر درجہ کے افراد کے حالات کا احساس و ادراک ہو سکے۔

۵۔ اُمّی، جس کا کوئی استاد نہ ہو صرف اللہ تعالیٰ سے ہدایت یافتہ ہو۔

۶۔ اعلیٰ سیرت و کردار کا نمونہ۔ جس کی کوئی مثال نہ ملے۔

۷۔ صادق و امین اور غریبوں کا خیر خواہ، امت کا نمکسار، رحمت اللعالمین، شافعی اُمت

غرض تمام مکمل مکمل اشرف المخلوقات میں سے سب سے افضل اعلیٰ علمی و عملی مجسم نور، کامل شخصیت کے ساتھ پیغمبر، رسول باقیامت تمام انسانوں کیلئے، ساتھ تمام امتوں کی شریعت منسوخ کر کے نئی شریعت محمدیہ دے کر بھیجا۔

دین اسلام راہت محمدیہ کے دشمن:

- ۱۔ اسلام جماعت کا نام ہے اور جماعت مجموعہ راہت سے ہے۔ قوم یہود و جو دین اسلام کی پہلے سے ہی دشمن تھی جس نے شیطان کے پیروکار بن کر وہی نفاق کا بیج امت محمدیہ میں ڈال دیا جو یہود و نصاریٰ کی بدعات تھیں۔
- ۲۔ نیز دنیا کے طلب گار مسلمان ان یہود و نصاریٰ کے طریقہ کار پر چل کر دنیاوی مال و متاع کے پیچھے لگ گئے۔
- ۱۔ توحید کی جگہ شرک خفی کی امیزش۔
- ۲۔ شورا بیت و خلافت کی جگہ موروثی ملوکیت بدعت قیصر و کسرا۔
- ۳۔ قبیلہ پروری کو اپنایا گیا جو بدعت یہود و قبیلہ کا طریقہ تھا۔
- ۴۔ لسانی فرقہ رسانی امتیاز
- ۵۔ عرب و عجم میں امتیاز
- ۶۔ فرقہ بندی / مسلکی فروع

وسیلہ:

کچھ مسلمان لفظ مقام وسیلہ کو فریبی معاملہ بنا بیٹھے۔ صحیح مفہوم فقہ کے مطابق وسیلہ ایک بلند مقام راہت اور ہے جو آخرت (حساب و کتاب کے دن) کے دن ہمارے پیارے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کرنا ہے۔ یعنی حشر کے ۵۰۰۰۰ سال کے دن گنہگار مسلمانوں کے لیے بخشش کی دعا۔

واسطہ:

اصل میں دین اسلام اور اس پر عمل (قرآن و سنت) کو واسطہ ہے۔ اسلام کے موجد (ولی اللہ) بھی اسی واسطہ یعنی دین اسلام اور اس پر باعمل ہونے سے قرب اللہ تعالیٰ کے حق وار ٹھہرے۔ ۶۰

ولی اللہ اللہ کے محبوب / دوست بندے جن سے اللہ راضی ہوا۔ یعنی مسلمان اللہ کو مانتا ہے اور ولی اللہ اللہ کی مانتا ہے۔ متقی اور پرہیزگاری کا افضل معیار عمل جو اللہ کی بخشش اور جنت کی نوید کا سیدھا راستہ (اسلام) پر باعمل مسلمان۔

یہی مرد مومن رسول اللہ ﷺ کے مکمل پیروکار ہیں اور ان کا راستہ، اسلام پر عمل اور اس پر عمل کرنے کی رہبری و رہنمائی (دینی تعلیم و تربیت)، کامیابی آخرت کا راستہ ہے۔

۔ اللہ تعالیٰ کے کامیاب بندے ہمارے لیے دین میں رہبری و رہنمائی کا واسطہ فرمایا ہیں، دنیا وہ مال و متاع حاصل کرنے کا واسطہ فرمایا نہیں۔

نوٹ: یہود و نصاریٰ نے اپنے تربیت یافتہ لوگ مسلم بھیجے ہیں عالم اسلام میں تو حید کی جگہ شرک کا عنصر پیدا کرنے کے لیے داخل کیے جو کچھ چند مسلمانوں میں واسطہ فرمایا وسیلہ کا مقبوم۔ حاجت مندی و مددگار کی حاصل کرنے کی سست کی پہلی سیرجی اولیائے اللہ کی قبور و میزاروں کو ٹھہرانے میں کامیاب ہوئے۔ مثال: قبر کے بزرگ سے دعا مانگنا کہ اے اللہ کے دوست ہمیں اللہ سے دولت لے کر دے۔ اولاد لے کر دے۔ اے حاجت روا مشکل کشا مددگار ولی اللہ، قبر میں زندہ رہنے والے اللہ کے دوست۔ دربار کے مالک ہم آپ کے دربار میں مانگنے کے لئے آئے ہیں ہماری مدد فرما ہم تیرے دربار پر ننگر چاڑھ کر دیا کوئی اور نعمت یعنی نذرانہ دیں گے اگر ہمارا کام ہو گیا۔

پیغام اسلام:

صرف اللہ کی عبادت اور صرف اُسی سے مدد مانگو۔

نوٹ: بزرگان دین، دین اسلام کی تعلیم و تربیت میں رہبر و رہنما ہیں۔ ان کی تعلیم و تبلیغ اشاعت اسلام میں نور یعنی ہدایت و رہنمائی ہے۔ دین کو سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے فیض اولیائے کرام صرف دین میں رہنما ہیں نہ کی مانند پرست مدوحیہ مال و اولاد کا مانگنا۔

نبوت کی ضرورت: جب دنیا میں اللہ کی اطاعت و بندگی سے انحراف، خوہر ساخت اصول و قوانین کی پیروی اور اللہ کے سامنے ذمہ داری و جواب دہی کا عدم احساس ہو تو پھر نبوت کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسی مقصد کی تکمیل کیلئے محمد رسول اللہ ﷺ نے پہلے ایمان کی دعوت دی پھر اپنی تعلیم و تربیت کے ذریعے سے اہل ایمان میں عملی اطاعت و فرماں برداری یعنی عملی اسلام، اور پھر اخلاقی طہارت تقویٰ اور پھر اہل اسلام میں اللہ کی گہری محبت و وفاداری یعنی احسان کے اوصاف پیدا کئے۔ ترتیب پیدا کرتے ہوئے صحیح مسلم، متقی اور محسن بنا کر بعد میں ان کی وضع قطع، لباس، کھانے پینے، رہنے سہنے، اٹھنے بیٹھنے اور دوسری مہذب آداب و اطوار سکھائے۔ پھر قدیم فاسد نظام کو مٹا کر قانونِ قدرت اللہ کے اخلاق کو تمدنی اصولوں پر ایک نظام صالح قائم کر دیا۔

ایمان..... اسلام..... تقویٰ..... احسان

اسلام میں بدعت حرام عمل؛ موروثی ملوکیت (قیصر و کسر) کا طرز حکومت:

اسلام ایک مکمل شریعت ہے یہ مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں رہنمائی موجود ہے۔ سیاست و حکومت کی پہلی مثال ہمارے نبی ﷺ ہیں۔ جو اللہ کے حبیب لیکن عدل و انصاف کے استقدر و پیکر کفر مایا؛ منہوم: اگر فاطمہ بیعت محمد ﷺ بھی (نعوذ باللہ) چوری کرے گی تو میں محمد ﷺ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالیں گے۔

اسی طرز عمل کی مثالیں خلفائے راشدین تھے جو درحقیقت خلیفہ الرسول ﷺ تھے اور جن کو ان فعل صحابہ نے بیعت کر کے چنا۔ حضرت علیؓ لوگوں کو سمجھاتے رہے کہ لوگو! بنو امیہ تم پر قیصر و کسریٰ بنے گا، اٹھو ان کے خلاف جہاد کرو۔ پادری ہے خلیفہ الرسول کا حکم و اصل رسول اللہ کا ہی حکم ہوتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کی بے بسی نے حضرت علیؓ کا ساتھ نہ دیا اور اس کے ساتھ ہی پیارے رسول ﷺ کی سنت امارت اسلام اور خلفائے راشدین کا شوریائی منصب، عدل و انصاف کا امین میرے سسٹم ختم ہو کر موروثیت، طاقت سے حکومت حاصل کرنے کا عمل قیصر و کسریٰ کے طرز حکومت پہ (اپنی ذاتی خواہش پر بیت المال کا استعمال و کنٹرول) ختم ہوا اور ہوتے ہوئے مسلمانوں کی امارت و بیت المال کی امارت با وراثت کے قبضے میں آگئی۔

جس خلیفہ نے خلیفہ الرسول و امام المسلمین بن کر دنیا پر شریعت اسلام کو نافذ کرنا تھا اور اسلام کا جھنڈا سارے جہان میں لہرا رہا تھا وہ اب ہی ہندو گیا۔ دیکھتے دیکھتے شوریائی نظام حکومت کو ملوکیت و موروثیت میں بدل کر تاریخ اسلام کا دھارا ہی موڑ دیا گیا۔ جس کی وجہ سے مسلمان (Black Day اور پھر کئی سیاہ دن) واقعہ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت سے لے کر واقعہ کربلا اور پھر واقعہ حرا سے ہوتے ہوئے طرح طرح کے کفر و فتنوں میں پہنچے کہ آج تک دوبارہ جھنڈ نہیں ہو سکے۔ نوٹ: حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت بنی امیہ کے حکم اور مروان بن حکم کی سازشی خطا کی وجہ سے ہوئی۔

اسلام میں فرقہ بندی رونے سے مسالک کی پیدائش کی وجوہات:

اسلام میں فرقہ بندی کے درخت کی جڑ ہیں، قبیلہ پروری، جبری اثر سے وجود میں آئی۔ جس کو بعد میں منافقین اور اہل یہود نے کمزور ایمان مسلمانوں کے ساتھ مل کر طاقت دی اور کامیاب ہوئے۔ فرقہ خارجیت خارجی: خلیفہ الرسول حضرت علیؓ سے ناراض گورز شام حضرت معاویہؓ سے صلح کے معاملے میں قرآن کو حکم ٹھہرانے پر مسلمانوں میں اختلاف سے وجود میں آیا۔ آخری خطبہ حج میں آپ ﷺ کی وصیت و حکم فرمان کے مطابق: ”اہل امیر کی اطاعت کا فرمان ہے تا کہ تم (مسلم) جنت میں جا سکو“ پر عمل نہ ہو سکا اہل امیر، خلیفہ رسول حضرت علیؓ سے بغاوت کے نتیجہ میں خارجی مسلم اسلام کا فرقہ خارجہ ٹھہرے۔ پھر بعد میں مسلمان دو بڑے گروہوں اہل سنت اور اہل تشیع بنے۔

خلیفۃ الرسول کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا امامت کا حق دار نہیں ہو سکتا۔ انصاف صرف خلیفۃ الرسول جو دراصل دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کا خلیفہ ہے دے سکتا ہے کیونکہ کوئی بھی مسلم اپنا کیس قاضی کی عدالت میں پیش کر کے خلیفہ کو بھی عدالت میں حاضر اور انصاف مانگ سکتا ہے یعنی اللہ اور اس کا قائم کردہ خلیفہ کے ساتھ جڑے رہنے میں ہی دین اسلام پر افضل عمل ہے۔

۔ جب بھی اسلامی معاشرے میں اللہ کی نافذ کردہ حدود توڑی جاتی ہیں تو فساد پیدا ہوتا ہے۔ فساد سے فتنہ اور پھر فتنہ سے فتنہ فرقہ بندی۔

۱۔ اسلام کلی سیدھی راہ کو چھوڑ کر بھٹکنے والی راہ پر چلنا، مسلمانوں کی جماعت و جماع میں تقسیم پیدا کرتی ہے۔

ایسے ہی موروثی ملکیت (بزیہ اور مروان) نے روپے پیسے دے کر اور کہیں جبری بیعت و رونت حاصل کر کے جبری حکومت قائم کر کے دین حق سے انحراف و گناہ کبیرہ و بدعت عمل کیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چاہنے نہ چاہتے ہوئے بھی کی جائے ہزار کی مستحق ٹھہرتی ہے۔

اللہ کے حکم کی نافرمانی اور اس پر سزا:

جیسے حضرت آدم کو جنت سے دنیا میں بھیجا گیا حضرت نوح کو مچھلی کے پیٹ میں رکھا گیا، جنگ اُحد میں چند صحابہ کی آپ ﷺ کے حکم کو بھول جانا مے صحابہ کی شہادت پر آنا مستحق ہیں۔ پس شوریٰ خلافت سے دستبرداری، مسلم قوم کے زوال کا سبب، اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے۔

شوریٰ خلافت رضی اللہ عنہ کی اہمیت: اتنی اہم ہے کہ افضل صحابہ نے پہلے خلیفۃ الرسول کا انتخاب کیا اور پھر بعد میں تدفین رسول کی تا کی

دنیا و اسلام ایک لمحہ کے لیے بھی خلیفۃ الرسول کے بغیر نہ رہے بلکہ رسول اللہ کے نمائندہ خلیفہ اللہ کی رحمت ہے۔

شہادت عثمانؓ:

شہادت عثمان قبیلہ پرور دنیا کے مال و متاع کی ہوس رکھنے والے فرد حکم اور بعد میں اس کے بیٹے مروان بن حکم جو قبیلہ بنو امیہ میں سے تھے کے فتنہ اور سازشی عمل سے قلع پر ہوتی۔ انہی اشخاص نے جعلی خط تحریر کر کے مہر خلافت لگا کر مصر کے گورنر کو بھیجا تا کہ مصری وفد (جن کو حضرت عثمانؓ نے گورنر کی تہذیبی کا خط دیا تھا) کو قتل کر دیا جائے۔ لیکن وہ خط ان مصری یلغاری لوگوں کے ہاتھ لگ گیا جس سے اسلام کا پہلا سیاہ دن شہادت عثمانؓ وقوع پر ہوا۔

پیارے رسول نے اس حکم اور اس کے بیٹے مروان میں قبیلہ پرور سازشی منافقت دیکھی تو ان دونوں افراد کو عرب کی سر زمین سے نکال دیا اور فرمایا کہ ہرگز ان کو دوبارہ اسلام کی سر زمین پہنچانے دینا جس پر پہلے دونوں خلفاء نے عمل کیا۔ بعد میں انہی اشخاص نے حضرت عثمانؓ کو شہید کروا کر سارا معاملہ حضرت علیؓ

پر ڈال دیا اور حضرت معاویہؓ کو قصاص عثمانؓ پر اقصایا اور ہوتے ہوئے اسی مروان نے حضرت حسینؓ کو مدینے میں شہید کرنے کی سازش کی اور امام کے چپکے سے مدینہ چھوڑنے پر (تاکہ مدینہ دوبارہ شہادت عثمانؓ جیسا واقعہ نہ دیکھے) اور پھر مکہؓ میں حج پر مواتر کر دی اور آخر کار اسی مروان نے یزید کے گورنر کو فہ ابن فیلو (حرام اولاد) سے مل کر کربلا کے میدان میں امام حسینؓ بمعہ گھرانہ و ساتھی شہید کر دیا گیا اور لاشوں کو مصلہ گیا اور خواتین اہل بیت کو باغی قیدی بنا کر دمشق شام یزید کے دربار میں پیش وقیدی کیا گیا۔

اسی مروان نے ہی واقعہ حراء، یزید کے ساتھ ساز باز کر کے وقوع پر کر دیا جس میں مکہ پر سنگباری اور پھر مدینہ پر کشت و خون ۱۰۰۰۰۰ صحابہ زادے شہید اور عصمت وری ولوٹ مار، حتیٰ کی تین دن مسجد نبوی میں اموی حکومت کے (مروان) گھوڑے کھڑے رہے اور نماز نہ ہوئی۔ یہ سب مسلمانوں کو خلیفہ وقت حضرت علیؓ کی نافرمانی کی وجہ سے ملی۔ جس شخص کو آپ ﷺ نے اسلامی سلطنت سے نکالا اور دوبارہ آنے دینے کی وصیت کی، کو واپس اسلامی سلطنت کا اس مروان کو اہم عہدہ و حصہ بنا دینے پر ملی۔

وَعَاہِ اللہ تعالیٰ - اللہ کے رسول کے صحابہ کے قاتل، اچکے اہل بیعت کے قاتل، اللہ کے گھر کے دشمن حکم اور مروان بن حکم اور بعد میں ان کے ساتھی وہم نواز یزید اور اس کے ساتھی لوگوں کی جنہوں نے اہل مدینہ پر ظلم کیا کو مسلمانوں کے دلوں سے دور کر دے۔ تمام مسلمان، ظالم حکم، مروان اور یزید پر لعنت بھیجے اور ان کی بدعت جبری ملوکیت پر بھی لعنت بھیجے۔

مسلمانوں نے دیکھا کہ جب یہ دونوں افراد دوبارہ مدینہ اسلام میں آئے تو کبھی آفت فتنہ پروری پیدا ہوئی کہ آج بھی مسلمان اس فتنہ میں جکڑے ہوئے ہیں۔

یزید اور یزید کے بعد مروان اہل عجم کے مل بوتے پر حکمران بن گئے جس پر اہل حجاز کے سچے مسلمانوں نے بھرپور مخالفت کی۔ جبری سازش بیت اسلامی شریعت، خطبہ حجۃ الوداع کی نافرمانی اور اسلام سے گھر ہے اللہ اور اس کے رسول نے اہل مدینہ پر ظلم کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے لیکن اس وقت کے اہل عجم کے کمزور ایمان مسلم نے ان لعنتی لوگوں کو اپنا حکمران بنا دیا۔

امام احمد بن حنبلؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ یزید کے بارے میں کیا کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جس نے مدینہ کے لوگوں کو ستایا اس پر اللہ اور اس کے رسول کی لعنت ہے تو پس میں بھی اُس پر لعنت بھیجتا ہوں۔

جبری ملوکیت ایک بدعت ہے۔ گمراہی اور جہنم کا ٹھکانہ ہے۔ یہ قیصر و کسرا کی بدعت ہے۔
 ایسی بدعت ہے کہ اگر کسی خاندانی ملوکیت میں کوئی اچھا منصف نجات دہندہ بن کر حکمران سامنے آ جاتا ہے تو خاندان والے اس کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔
 جیسے بنی امیہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز۔

اسلام میں تبلیغی مسلکی تحریکوں کا کردار:

تحریک تبلیغ اسلام۔ سلسلہ صوفیاء

سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، اویسیہ اور دیگر سلسلہ ہائے تبلیغ اشاعت اسلام اور ترویج دین میں بڑے کامیاب رہے جن کی وجہ سے بے شمار لوگ
 لوگوں نے اسلام قبول کیا۔
 ان سلسلوں کے بانی صوفیاء نے رسول اللہ کا نمائندہ بن کر دنیا کو اسلام کی روشنی سے جھگایا۔ لیکن یہ نور اس وقت تک باقی رہا جب تک ان میں خالص مہرٹ
 کی بنیاد پر مرشدین کے خلیفہ چنے جاتے رہے۔
 مثال:۔ مرشد اپنے مریدین اور طلباء میں جس کو تقویٰ اور ایمان میں پختہ پاتا اسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے کسی اور علاقہ میں تبلیغ دین کیلئے بھیج دیتے۔ جیسا کہ
 حضرت علی ہجویریؒ کو لاہور بھیجا گیا۔

لیکن بد قسمتی سے آج سے تقریباً ۲۰۰ سال پہلے خلیفہ مقرر کرنے کا معیار بدل گیا اور میرٹ پر آنے والے اہل شخص کی بجائے گدی نشینی کے لیے وہ طریق اختیار
 کیا گیا جس بدعت نے بڑے بڑے حکومت کے تخت پر بٹھایا۔ یعنی صرف دنیاوی مال و متاع و راء و رسوخ کا حصول موروٹی (باپ کے بعد بیٹا) گدی نشینی سے سلسلہ
 تبلیغ کو چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس بدعت کو نمبر و مسجد سے توثیق تحریک بریلویت نے دی تحریک بریلویت کی طرف سے نظام گدی نشینی کی قبولیت، دونوں (سلسلہ گدی نشینی، تحریک بریلویت)
 کو برصغیر کے عہدوی میدان میں عہدوی طاقت ملی۔ موجودہ زمانے میں فیصل آباد و پنجاب میں حضرت ابوالنہاس صوفی برکت علی لدھانویؒ نے گدی نشینی کی تجارت کو
 ختم کرنے کیلئے اپنی اولاد کو چھوڑ کر اپنے جٹ مرید اہل خلیفہ کو اپنا خلیفہ بنایا جس کی برکت سے آج بھی ان کی تبلیغ کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔

تحریک بریلویت

۱۔ اس تحریک کا اصول تو بہت اچھا تھا کہ برصغیر میں صوفیاء کے طریقہ کار پر دعوت دین و اشاعت کا کام تمام تبلیغی سلسلوں کو حق مان کر ان پر دعوت دین کا آغاز کرنا۔ بعد میں مزار اور گدی نشینی پر خاموشی اور پھر بعد میں اس کو حق مان کر تحریک بریلویت جو کہ برصغیر کے میدانوں میں اشاعت اسلام کے لئے بنی تھی نے میدان خالی کر کے منبر و مسجد کے اندھا بند عمل رکھنے والے چند مولویوں تک محدود کر لیا۔

اصل تحریک کا پیغام دو حصوں میں تقسیم ہے۔

۱۔ خاص اصول و پیمانہ۔ خاص صوفیہ کے لیے۔

۲۔ عام اصول۔ عام لوگوں کے لئے۔

۱۔ خاص اصول و پیمانہ: صرف خاص صوفیہ رموز و حوالیہ اللہ تعالیٰ پر ہیزار گار بندوں کے لئے۔

جس کا حاضر و ناظر: خاص بندہ خدا کے لئے رسول اللہ کی سنت کا عملی نمونہ ایسے دل و دماغ کی آنکھ پر روشن ہے جیسے آپ ﷺ کو ہر وقت چشم تصور سے دیکھ بھی رہے ہیں اور شامل صحیح سنت بھی ہیں۔ اس کو طریقت اور حقیقت کہتے ہیں۔

ان خاص بندہ خدا کا ہر عملی نمونہ اور پیغام و دعا رسول اللہ کی خدمت میں مامور فرشتے پہنچا رہے ہیں اور یہ بندے دل و دماغ کی روشن آنکھ سے آپ ﷺ کے سامنے حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی ہیں۔

لفظ یا رسول اللہ کہنا انہی خاص بندہ خدا کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن اگر عام بندہ چشم تصور سے، دل و دماغ کی روشن آنکھ سے روضہ رسول کو اپنے سامنے لے آئے تو یا رسول اللہ کے ساتھ درود و سلام بہتر عمل ہے۔

۲۔ عام اصول: عام لوگوں کیلئے۔

۱۔ دین پر عمل اور سیکھنے سے پہلے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ اور اہل بیت سے اتنی محبت کی جائے کہ وہ عشق کی حدود کو بھٹو جائے۔

۲۔ اس عشق پر مرشد رونی اللہ کی خاص نظروں سے بیت سے عشق رسول کی معراج تک پہنچا۔ ۶۶۔

۳۔ جیسا ایک عام مسلمان پہلے آپ اور آپ کے رفقاء کا راز اور اہل بیت اور صوفیاء کرام سے محبت کرے اور بعد میں اسلام پر عمل کرے اور پھر بعد میں مزید سیکھے۔

۴۔ بغیر محبت کے اسلام پر عمل تحریک بریلویت کے لیے ایسا ہی ہے کہ جیسے کچا سائن اور کچی روٹی۔

۔ پہلے ادب پھر تعلیم اور پھر تعلیمی تربیت یعنی عمل۔
عشق اولیاء اللہ میں اتنا آگے جانا کہ مرشد کی تربیت پہ اندھا دھند بغیر حیلہ بازی عمل کرنا۔

حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ کے عشقیہ اشعار میں سے نمونہ (اساس مسلک)
سلام اُس پر جس سہانی گھڑی چکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

منفی اثر:

بغیر حیلہ بازی اندھا دھند عمل کو بریلوی بعض کم علم لوگوں نے جو نیر و مسجد پر صرف ۲٪ فرع وین کو اپنی خواہش کے مطابق مسلکی فرع مفتی فرع پہ لاگو کر دیا جو بہت بڑی غلطی رجعت ثابت ہوا۔ جیسا ندھی تقلید فرع حالانکہ اندھا دھند عمل صرف عشق رسول و اولیاء اللہ کی طرف عام لوگوں کا رجوع کرنا تھا نہ کہ مولویوں کا شغل (اندھی تقلید) پر عمل کرنا۔

اندھی تقلید سے مراد: کسی مسئلہ میں سنت کا حکم صاف سامنے آتا ہو لیکن پھر بھی کسی فرقہ مسلک کے مسلکی فتویٰ پر عمل کرنا:
مثال: مسئلہ حلال

سنت طریقہ:

جب کسی مسلم شوہر اور بیوی میں طلاق ہو جائے تو وہ دوبارہ رشتہ نکاح میں نہیں آسکتے۔ صرف اس صورت میں کہ عورت دوبارہ بیوہ یا کسی حقیقی (تقدیر) بیوہ سے طلاق یافتہ ہو جائے (حلالہ حاصل کرنے کی نیت نہ ہو) تو عورت جب تیسری دفعہ نکاح کی خواہش مند ہو تو اگر پہلے شوہر سے نکاح کا پیغام ملے تو پہلے شوہر سے نکاح ہو سکتا ہے۔

مسلکی فتویٰ ۱۔ ندھی تقلید ۶

جب کسی شوہر اور بیوی میں نہ چاہتے ہوئے یا جذبات میں آکر یا جان بوجھ کر طلاق ہو جائے۔ اور طلاق کے بعد طلاق یافتہ شوہر اور بیوی اور ان کے رشتہ دار دوبارہ نکاح پر پہلے شوہر اور بیوی کو قائم رکھنا چاہتے ہوں تو حلالہ کیا جائے۔ یعنی کسی دوسرے مرد سے چند دن یا صرف ایک رات عورت کا نکاح کر دیا جائے

اور وظیفہ زوجیت کے بعد طلاق دلو کر اصل پہلے شوہر سے نکاح کروادیا جائے تو نکاح پہلے نکاح پر ہو گیا۔

نتیجہ: اندھی تقلید۔ مسلکی فتویٰ اس مسئلہ پر زنا کا مرتکب ہے اور گناہ کبیرہ یعنی زنا کرنا اور کروانا، مکروہ و حرام نکاح کرنا و کروانا اور معاشرے میں اسلام کی شریعت میں غلو کرنا ہے۔ اہل تشیع کے سکہ مقدارا لوگوں نے مسئلہ متعہ کو اپنا لیا ایسے ہی مسئلہ حلالہ کو مسلکی فتویٰ کو اپنا لیا گیا۔

اسلام میں غلو: اسلامی شریعت میں غلو تاہی رجنہم کا ٹھکانہ ہے (دین میں کمی یا زیادتی)

آپ ﷺ نے خطبہ حج میں فرمایا: منہوم: کہ دین میں غلو نہ کرنا تم سے پہلے (نبی و انصار) اسی غلو ہی سے تباہ ہوئے۔

نکتہ خاص: دُعا ہے اللہ تعالیٰ سے کی تحریک بریلویت اپنے اصل یعنی تقویٰ سے چٹاؤ خلیفہ (صوفی ربز رگ) جو صوفیاء کرام کا نمائندہ ربز رگ دین کے طریقہ تبلیغ پہ لوٹ آئے، گدی نشینوں کی تجارت (عرس کے نام پر میلے بے حیائی یعنی اسلام کی شریعت کے خلاف میلہ ٹھیلہ کا انعقاد کرنا) کے خلاف جدوجہد کرے تاکہ اصل بزرگان دین کے طرز پر تبلیغ ہو سکے۔ عرس پر میلہ کا انعقاد کی بجائے صرف روزہ رکھنا جیسے کہ آپ ﷺ کی سنت ہے پر عمل کیا جائے۔ (حضرت موسیٰ کی فرعون سے نجات کے دن پر آپ ﷺ نے روزہ رکھا تھا)۔

نوٹ: پیدائش کے دن کی خوشی صرف آپ سے روزہ رکھنے کی سنت سے ظاہر ہے جیسے آپ ﷺ نے اپنی پیدائش کے دن سووار کو روزہ رکھتے تھے۔ یہی سنت طریقہ یعنی صرف روزہ رکھنا اور اسلام کے طریقہ سادگی کو برقرار رکھتے ہوئے فلاح معاشرہ یعنی صدقات، خیرات اور دوسرے فلاحی کاموں میں حصہ لینا آپ کے میلاد و دنیا میں آنے کی خوشی کا ظہار کا صحیح طریقہ و سنت ہے۔

اہل سنت صرف سنت پر عمل کرنے والے کو کہتے ہیں۔

نکتہ خاص: ”خاصاں وی گل عاماں اگے نہیں مناسب کرنی“ ۶۸

مسئلہ حاضر و ناظر صرف خاص بندہ خدا کیلئے ہے۔ عام لوگ صرف عشق رسول پہ فقط باعمل ہوں۔ ورنہ معاملہ شرک تک پہنچ جائے گا۔ کیونکہ حاضر و ناظر شریعت اسلام میں صرف اللہ تعالیٰ کی ہی قدرت ہے۔

مسئلہ سوادِ اعظم کا: مسلمانوں کی بڑی باعمل جماعت

اہل سنت: ۷۵٪ مقلد ۷۰٪ وغیرہ مقلد ۵٪

۳۵٪ حنفیہ (۲۵٪ بریلویت ۱۰٪ دیوبند)

۱۵٪ مالکیہ

۲۰٪ شافعیہ

۵٪ حنبلیہ

۱٪ تشیع: ۲۵٪

مقابلہ موازنہ عددی نمبرز

۱۔ شافعیہ ۱۵٪ + حنبلیہ ۵٪ + غیر مقلد ۵٪ = ۲۵٪

۲۔ حنفیہ دیوبند ۱۰٪ + مالکیہ ۱۵٪ = ۲۵٪

۳۔ تحریک بریلویت حنفیہ ۲۵٪

۴۔ اہل تشیع ۲۵٪

اوپر دیے گئے پیرامیٹر عددی طور پر ہیں جن میں کسی بھی مسلک فقہ کی واضح برتری نہیں۔

اسلام میں اعداد کے ساتھ تقویٰ و پرہیزگار لوگوں کے اعداد کو معیار جسے اجماع یعنی نماز و جماعت (نماز و خلیفہ) کے فرض عین سے پرکھا جاتا ملتا ہے۔

صادق، امین اور نماز و زکاۃ ادا کرنے والے لوگ جو گواہی کا حق دار ہیں پس ثابت ہوا کہ سوادِ اعظم مقلد اور غیر مقلد اہل سنت کے متقی اور پرہیزگار لوگ ہیں

صرف متقی و پرہیزگار۔ کوئی ایک مسلکی جماعت نہیں۔

تحریک دیوبند حنفیہ: ۶۹

اس تحریک کا اصل مقصد بڑے صغیر کے مسلمانوں میں شرک اور بدعت جو ہندو معاشرہ سے مسلمانوں میں داخل ہوئی کا خاتمہ کرنا اور مسلمانوں میں اگاہی و علم دینا تھا۔

۱۔ اس تحریک میں تمام صوفیاء کرام کی اشاعت اسلام کی دعوت و تبلیغ کے چاروں سلسلہ سے نسبت رکھی گئی ہے۔
۲۔ کوشش کہ چاروں سلسلہ تبلیغ کی اصل روح یعنی علمی و تربیتی قابلیت کی بنیاد پر خلیفہ (سلسلہ تبلیغ) کے چناؤ پر ہوں اور گدی نشینوں کا معاشرہ سے بائیکاٹ خاتمہ کرنا ہے۔

۳۔ اس تحریک کا مقصد کہ خلیفہ اشاعت اسلام (صوفیہ کرام) جوان سلسلوں کا طرہ افکار تھا کو دوبارہ سے میرٹ پر شروع کرنا اور اس سے بڑے صغیر میں اسلام کی اصل روح یعنی تقویٰ و پرہیزگاری کے معیار پر معمار قوم تیار کرنا تاکہ مدرسہ علوم و خانقاہ علوم سے منوڑ و درخشاں پاکیزہ معمار تیار ہوں۔
شروع شروع میں یہ تبلیغ بڑی کامیاب رہی اور اس مدرسہ العلوم دیوبند اور دوسرے ندوہ جیسے مدرسہ سے ہزاروں مبلغ اور دین سے آراستہ و پیراستہ مسلمان بنے۔

۱۔ جماعت اسلامی: جس نے عملی میدان میں اقامت و خلافت کا بیڑا اٹھایا۔
۲۔ تبلیغی جماعت: قریریہ ہر فرد و گھر تک دین اسلام کی اصل روح یعنی توحید پہنچانا اور بدعت و شرک سے دور کرنا۔
۳۔ مدارس علوم: ایسی مدارس جامعہ کا قیام جس سے دین کے کامیاب معمار تیار کئے جاسکیں۔ ورس و کتاب کا اتنا کام ہوا کہ بڑے صغیر میں پہلے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ جامعہ اشرفیہ، جامعہ مدرسہ دیوبند، ندوۃ العلماء لکھنؤ

منفی اثر:

۱۔ آہستہ آہستہ یہ تحریک تحریک و ہابیت جو سعودی حکومت کی روح روا، کارساز تحریک تھی کا اثر اپنا شروع کیا اور اپنے مقصد عظیم سے دور ہوتی گئی۔
۲۔ قلم و کتاب (درس و تدریس) کی جگہ ہندو جو فرقہ وارانہ جنگ (سعودی ملوکیت اور امامت ایران اہل تشیع) میں استعمال ہو کر اٹھائی۔
۳۔ اب عملی میدان میں صاحب راہبر و رہنما (سلف و صالحین) جیسے اکابرین کا سایہ کم ہے جس کی وجہ سے روح جماعت کمزور پڑ گئی ہے۔
۴۔ نکتہ خاص: بدعت ملوکیت سے دور رہتے ہوئے دوبارہ اصل تحریک زندہ ہو سکتی ہے جیسے اس جماعت میں آج بھی کافی لوگ اس تحریک کی اصل روح سے آشنا ہیں۔ وہ وہابی تحریک سے دور ہیں اور خالص تبلیغ اسلام کے لئے وقف ہیں۔

تحریک وہابیت ۷۰

اس تحریک کی بنیاد تو ظاہراً عرب سے شرک و بدعت کا خاتمہ پر تھی، پر قائم ہوئی لیکن بعد میں سعودی خاندانی ملوکیت کی حکومت کا حصہ دار بننے کیلئے فوج کا کردار ادا کرتی رہی۔ یعنی مذہب میں بھی موروٹی گدی ملوکیت اور حکومت میں بھی موروٹی گدی ملوکیت کے نظام پر قائم ہوگی۔

ملک خدا کا، خطہ عرب مسلمانوں کا جو مرکز اسلام ہے اس کو خاندانی (سعود) موروٹی ملکیت بنا دیا۔

بدعت بنیدیا موی، بدعت یہود ہے جو آج بھی مغضوب و ضالین عیسائی امریکہ و یہودی اسرائیل کے ساتھی یعنی تختے میں جکڑے ہوئے ہیں۔

نکتہ خاص: ظاہری معنی میں بہت اچھی تحریک ہے جو اسلام کی اصل روح کو روشناس کرنے کی کوشش پر مبنی۔ لیکن جب ملوکیت پر قائم ہوگی تو نتائج امید افزا نہ ہوں گے۔

دُعا ہے تحریک وہابیت کو اللہ مسلمانوں کے شورائی خلافت یا کم اس کم شورائی جمہوریت کے نظام لانے میں پلٹا دے۔ مشن شرک و بدعت کا خاتمہ کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔

اس کی بدولت رسول اللہ کو جو اہل نجد (ریاض کا علاقہ) سے رنج پہنچا (تبلیغی صحابہ کی شہادت سے) اُس کا بھی کفار ہو جائے گا۔

دُعا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ آل سعود کو عرب میں اسلامی شورائی جمہوریت کم از کم اور اس سے بڑھ کر شورائی خلافت قائم کرنے کی توفیق دے۔ کیونکہ بادشاہت میں صرف بادشاہت کو ترجیح دی جاتی ہے بعد میں کہیں مملکت اور عوام کی ترجیح ہوتی ہے۔

اس وقت غیر مسلم امریکہ اسی بادشاہت کو آپ کی کمزوری بنا کر آپ سے اپنے سارے مطالبے منوار رہا ہے ۲ لاکھ آرمی (امریکہ) کا خرچہ امریکہ آپ سے وصول کر رہا ہے۔ جب چاہتا ہے آئل پرائس کو اپنے مفاد میں لے آتا ہے اور آپ کو صرف ایک ہی دھمکی دے کر کہ بادشاہت کی جگہ جمہوریت لائیں۔ حالانکہ امریکہ خود بھی عالم اسلام میں جمہوریت کا نفاذ نہیں چاہتا بلکہ خلاف ہے لیکن آپ کے معاملے میں صرف دھمکی دے کر تمام مطالبات منوار رہا ہے۔

اگر جاپان، برطانیہ میں بادشاہت کو ختم کر کے جمہوریت رائج ہو سکتی ہے، تو عرب میں کیوں نہیں۔

ہاں عرب میں جمہوریت۔ سنگل پارٹی سسٹم (متقی پر بیزار محب وطن ممبران کے انتخاب سے) جیسے کہ چین میں رائج ہے کا نفاذ کیا جاسکتا ہے۔

کیونکہ چین میں سنگل پارٹی سسٹم، اسلامی خلافت کے قریب تر ہے۔

اس چین کے رول ماڈل میں کوئی کرپٹ، چور، ووٹ دینے کا اہل نہیں اور نہ وہ ممبر بن سکتا ہے۔ معاشرے کے اچھے لوگ ہی ممبر اور پھر آگے امیدوار بن

سکتے ہیں۔

تحریک مسلک اہل حدیث / سلفی / غیر مقلد اہل

غیر مقلد سے مراد مسلم لوگ جو کسی آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک کے فرخندہ ہب پر تقلید کے قائل نہیں۔
آئمہ اربعہ، سلف صالحین میں سے رائے اور اہل رائے کے فتویٰ کو ترجیح نہیں دیتے بلکہ صحیح حدیث کے ساتھ فقہ کو پکڑتے ہیں۔ اس وجہ سے اہل حدیث کہلاتے ہیں۔

آئمہ اربعہ میں سے مشہور اہل حدیث امام شافعی اور بعض محدثین میں سے مشہور امام مسلم و بخاری ہیں۔
فقہ کی ہر ایک بنیوں میں جانے سے پرہیز کرتے ہیں قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کو اپناتے ہیں۔
حدیث کے ظاہری معنی کے مطابق صرف صحیح / حسن حدیث کی روایت کو اپناتے ہیں۔ نزول وقت و بعد روایت حدیث کی تہہ یعنی فقہ وین (حدیث کس وقت، کس وجہ سے، کس حالات پر آپ ﷺ سے پہنچی) پر کم توجہ دیتے ہیں۔
موجودہ وقت میں مسلک اہل حدیث دو گروہوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔

اہل حدیث میں گروہ بندی:

آج اس مسلک کے لوگ گروہوں میں (۲) تقسیم ہو گئے ہیں۔

۱۔ صحیح اہل حدیث جو تمام فقہ ائمہ کے مذہب کو حق اور عمل کرتے ہیں۔ جو فتویٰ صحیح حدیث کے مطابق ہے۔ یہ گروہ پیڑہ کی بیعت کو ٹھیک نہیں سمجھتا اور اس سے دور یعنی نا اہل اور موروٹی بدعت حکومت پر سمجھتا ہے۔ یہ گروہ اہل بیعت سے محبت رکھتا ہے۔ یہ گروہ تحریک وہابیت کی تقلید سے بیزار ہے۔
آئمہ اربعہ میں سے مشہور اہل حدیث امام شافعی اور بعض محدثین میں سے مشہور امام مسلم و بخاری ہیں۔
فقہ کی ہر ایک بنیوں میں جانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کو اپناتے ہیں۔
موجودہ وقت میں یہ گروہ امام حسینؑ کو حق پر اور پیڑہ کو ترا سمجھتا ہے۔ اس گروہ کی تعداد کافی ہے۔

۲۔ دوسرا گروہ فقہ سے بیزار اور فقہ کو پسند نہیں کرتا بلکہ تحریک وہابیت عرب کا مکمل عملی تقلیدی حصہ بن چکا ہے، اور

کردار و عمل سے وہابی کہلاتا ہے۔

فرقہ ظاہریہ سے قریب تر ہے۔ یہ گروہ صرف سعودی ملوکیت کو جائز ثابت کرنے کے لئے پیڑہ کی حکومت کو جائز قرار دیتا ہے۔

اس مسئلہ پر یہ گروہ دین میں غلو بہ دعوت عمل کو حق ثابت کرنے پر تامل ہوا ہے۔ پیڈ کے گورنر این زیلا کو چھوڑ کر سارا معاملہ اہل کوفہ پر ڈال رہے ہیں۔ اہل بیت میں حسن و حسینؑ کے متعلق احادیث اور حدیث کے لوگوں کی تکالیف کو اہل کوفہ سے معاملات کو سمجھتا ہے۔ ۷۲

ثبیت اثر:

معاشرہ کے عام لوگ اور عام حالات پر فقہ کی گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں۔ عام بھولے بھالے معصوم لوگ ظاہری معنی پر عمل کرتے اور کر سکتے ہیں۔ منقہ اثر:

لیکن معاشرہ کے خاص لوگ اور خاص کر منتظم، قاضی، عالم کے لئے فقہ کا علم سیکھنا بہت ضروری ہے۔ جس سے اسلامی معاشرہ حاضر وقت فتنہ سے بچ سکے۔

نکتہ خاص:

اہل رائے اور صاحب بصیرت و دانش لوگ ہی اچھے منتظم، استاد و بیت ہو سکتے ہیں جو معاشرہ کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اہل سنت اور اہل حدیث ایک ہی نام ہے۔

صدیوں تک اہل سنت، اہل حدیث کسی فروعی، مسلکی تحریک کا حصہ نہیں تھے۔ برصغیر میں تحریک و بابیت نے اہل حدیث مسلک پر گہری چھاپ پیدا کی اور اہل حدیث غیر مقلد لوگ تحریک و بابیت کا حصہ بنا شروع ہو گئے۔

آج بھی اصل اہل حدیث غیر مقلد تحریک و بابیت سے دور ہیں اور صرف غیر مقلد آئمہ اربعہ کے فروع پر قائم ہیں:

اصل اہل حدیث کی پہچان: جو حسین مہو جن پر اور پیڈ کو باطل حکومت پر سمجھا اور اسلام کی امانت حکومت پر صرف اہل حق و پرہیزگار مسلم کو حق پر سمجھے۔

موروثی قبضہ گروپ خاندانی عاصم باپ سے بیٹا یا بھائی جو اسلام اور مسلمانوں کی حکومت پر قابض ہیں کما جائز مانے۔ خلفاء راشدین کی سنت شورا بیت سے اہل ماز و ظلیفہ ہی اسلام کی عمارت کا امین ہے۔

موروثی ملوکیت بہ دعوت کبیر ہے جو کہ اہل حدیث کے مذہب کے خلاف ہے۔ بہ دعوت کبیر کو حق ماننے پر کوئی مسلک، مذہب دوسری بدعات کا معاشرہ میں سے خاتمہ نہیں کر سکتا۔

تحریک و بابیت عرب سے نجات ہی اصل مسلک اہل حدیث کی کامیابی ہے۔

دین اور شریعت میں فرق کرنا بہت ضروری ہے۔ دین ایک ہے لیکن شریعت کے چند مسائل میں طریقہ میں فرق کر دیا گیا ہے جیسے رفع یدین، آمین اور نجی یا

آہستہ وغیرہ مسائل پر ہر تمام آئمہ حق پر ہیں کیونکہ مقصد صرف سنت پر عمل سے زیادہ سے زیادہ اجر حاصل کرنا ہے۔

تحریک احیائے اسلام - مدینۃ الاسلام -

یہ تحریک تو اہل مدینہ اور اہل بیعت نے شہادتوں، قربانیوں کے ذریعے ہمارے سامنے رکھ دی تاکہ ہر دور کے مسلم صرف اسلام کی امانت عمارت کی حفاظت کرتے رہیں اور غاصب موروٹی قبضہ گروپ رقبیلہ پرور لوگوں کو عمارت اسلام پر قابض نہ ہونے دیں۔

موجودہ وقت میں مصر میں قائم تحریک اخوان المسلمین اور پاکستان میں جماعت اسلامی، اسلامی معاشرہ میں بزرگ تعلیم و شعور شوری خلافت کی پہلی سیڑھی یعنی جمہوریت کے لئے متقی و پرہیزگار افراد کو سامنے لانے کی کوشش میں مصروف ہیں تاکہ مسلم معاشرہ میں متقی و پرہیزگار افراد کی تنظیم کا قیام عمل میں لایا جاسکے اور تمام فرقہ وارانہ تعصبات سے بالاتر ہو کر صرف مسلم اور اسلام کے چھنڈے سے ملے مسلم معاشرہ کو لایا جاسکے۔

شورائی جمہوریت سے پھر آگے بڑھ کر شورائی خلافت کی عملی تصویر (خلفاء راشدین کا طریقہ حکومت) کے قیام کی مکمل جدوجہد کرنا اور نفاذ کرنا۔

یہ تحریک کوئی مسلکی رفروی رگروہی نہیں بلکہ اسلام کے کھوئے ہوئے نظام کو دوبارہ اصل حالت میں لانے کے لئے ہے۔

بڑے پیمانے پر جماعت اسلامی صرف لیگل (دوبند) کی وجہ سے مسلک بریلویت میں خیا دو پا پلر نہ ہو سکی۔ لیکن آج دنیا وہ ضرورت مسلک بریلویت کو ساتھ ملانے کے ذہن سے پرانی سوچ کو دور کرنے کی جتنا کس تحریک میں ہر مکتبہ فکر کے لوگ کثرت سے ہوں اگر تبلیغی جماعت کے طرز پر جماعت اسلامی بھی تحریکی ہند کی جماعتیں بنا کر قریہ یہی جیتو نبوت کے اس کام میں بہت بہتری لائی جاسکتی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر مسلم اس تحریک احیائے اسلام - مدینۃ الاسلام - جو حسیقی قافلہ جدوجہد ہے کا حصہ بنے تاکہ دوبارہ اسلام کو اس کی اصل ریاست مدینۃ الاسلام - جو اسلام کی میراث ہے زندہ کیا جائے۔ ہر مسلم چاہے کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتا ہو صرف حسیقی قافلہ کا ممبر بن کر کسی بھی مسلم تحریک - تحریک احیائے اسلام - مدینۃ الاسلام - کا فری چنڈ ممبر بن جائے کوئی باقاعدہ ممبر شپ کی ضرورت نہیں بلکہ صرف کلمہ طیبہ و شہادت پر باعمل ہو کر صادق و امین اسلام بن کر نماز و زکاۃ پر قائم ہو کر مسلم تحریک - تحریک احیائے اسلام - مدینۃ الاسلام - کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ اور خلفاء راشدین کی امانت کا امین ہے۔

یعنی مسلم ہام کی پہچان اور جھوٹ و بددیانتی کے قریب نہ جاتا ہو اس پر امن تحریک جو امام حسینؑ سے ہوتی ہوئی قیامت تک کے مسلمانوں کی تحریک ہے کو اپنائے اور اسلام کے دشمن موروٹی ملکیت کا خاتمہ اور علم و فن سے قائم اسلامی معاشرہ میں شورائی خلافت کا قیام تاکہ اسلامی معاشرہ صرف مسلم اور اسلام کے چھنڈے سے

تخلی اصل اللہ کا نامیہ اور سردار بندہ و معاشرہ بن سکے اور تمام دنیا کی اقوام کو اسلام کے عدل و میزان کے نظام میں لائے۔
 ہر مسلم اپنے سے تقویٰ و پرہیزگاری میں زیادہ اہل مسلم کو اپنا امیر بنالے اور ہوتے ہوئے یہ ایک چین ری بن جائے گی۔
 مسلمان کی مدنی ریاست کا ترجمان بن کر رہے کیونکہ ایک مسلم مدنی ریاست کا اصل ترجمان تھا، ہے، اور رہے گا۔ ۷۷
 سید حسن البنا، سید قطب (قرآن کے سائے میں تفسیر کے مصنف) کی تحریک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس تحریک کے مقاصد میں تکمیل سے ایک دفعہ دوبارہ اسلام و دنیا کی اقوام میں ایک سہر طاقت اور خالص اللہ کا دین تو حید بن کر حکومت کرے گا۔

تعلیم کے ذریعہ دنیا میں ترقی و طاقت کا حصول جو کہ دین اور دین میں تمام سائنسی ریسرچ و ٹیکنالوجی سے لیس اسلامی معاشرہ کا زیور بنانا۔
 شہرانی متقی و پرہیزگار اسلامی معاشرتی تنظیم کا قیام عمل میں لانا۔
 فرع سے بالاتر ہو کر صرف مسلمان اور صرف اسلام (فرد بندہ و مسالک سے بالاتر) اسلامی معاشرہ کا قیام ممکن بنانا۔
 شہرانی جمہوریت سے ہوتے ہوئے شہرانی خلافت کا اسلامی ممالک میں قیام کی کوشش کرنا۔

موجودہ دور میں مسلمان غیر ملکی قوتوں کے ایجنٹ بن کر بدوق کے زور پر جہاد کی باتیں کرتے ہیں۔ جس ہتھیار سے جہاد کرنے کی بات کرتے ہیں وہ ہتھیار تو غیر ملکی غیر مسلم نے بنایا اور بیچا ہے اور آگے اپنے علم و فن سے ان کی جدید ریسرچ و ٹیکنالوجی سے حاصل و حاصل ایجادات کر رہا ہے۔ پرانے ہتھیاروں پر نئے جدید ہتھیار اڑا رہا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم معاشرہ کو دین سے آگاہی کے ساتھ ہی دین کا خاص علم (سائنس و ریسرچ و ٹیکنالوجی) کے علوم سے روشناس کروایا جائے تاکہ اصل ہتھیار جس سے اسلام کا اللہ کی زمین پر بول بالا ہو تیار کیا جائے،

اے مسلم جہاد کیلئے پہلے اپنے گھوڑے تیار کر (علم و سائنس کی ترقی سے) اگر تو نے علم میں ترقی نہ کی تو صرف بدوق سے اپنے ساتھ لاکھوں مسلمانوں کو شہید و کمر و کر داوے گا۔ اور ہوتے ہوئے تمام مسلم و مسائل پر غیر مسلم کا قبضہ ہو جائے گا۔ صرف اپنے دفاع کیلئے لڑو۔ سعودی و ایرانی مسلکی لڑائی سے باہر نکل اور اپنی طاقت اسلامی معاشرہ میں علم و فن اور اسلام سے آگاہی پر لگا دے۔

علم و فن سے اپنے آپ کو تائبند کر کہ دنیا میں ترقی یافتہ اور طاقتور بن جا۔ پھر ساری دنیا کے وسائل تیرے ہیں۔ کوئی طاقت تیری طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتی۔ یہ وہ نوصارہ کی دوتی سے دور رہی میرے نبی کا پیغام ہے۔

چین کی مثال تیرے سامنے ہے، ہیرو ونساری سے دور رہ کر صرف ۳۰ سالوں میں علم و فن میں اتنا عروج حاصل کیا اور ساتھ ساتھ سنگل پارٹی سسٹم میں رہتے ہوئے صرف اہل محبت و وطن مہر زکی جماعت کے قیام سے اپنے سیاسی حکومتی ڈھانچے کا قیام کر کے اب ترقی یافتہ اور طاقتور قوم ہیں اقوام عالم میں۔ ۵۷

صلح حدیبیہ بھی مسلمانوں نے صرف امن اور وقت امن اور پھر اس وقت و عرصہ سے طاقت کا حصول کی خاطر کی۔ اس عرصہ امن میں علم و فن (وین اسلام) سے لیس ہو کر دنیا پر طاقتور امین و امن کا گہوارہ بن گئے، صرف ۳۰ سالوں میں۔

اے مسلمو بھی عالم بن کر یہ جہاز، راکٹ خود تیار کرو اور پھر اپنا تحفظ رحمت الہی سے مانگ، بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

تبلیغی رفقاء و ملاقاتی احباب سے سوال و جواب: ۷۷

سوال: کچھ مسلمان کہتے ہیں یہ ملوکیت / ریزیڈنٹ ماضی کا قصہ ہیں۔ ہمیں قبر میں صرف اللہ، رسول اور دین اسلام کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ریزیڈنٹ بنو امیہ کے بارے میں نہیں۔

جواب:

مسلمانوں کی اکثریت ۹۵٪ اسلام میں ملوکیت اور ریزیڈنٹ کے خلاف ہے صرف ۵٪ اور اس میں سے بھی ۱٪ اس طرح کا جواب دیتے ہیں۔

مثال: حضرت آدم کو اسلام کی حکم عدولی پر نبوی کے کسانے پر غلطی کی سزا پر زمین دنیا پر بھیج دیا گیا۔

احد کی پہاڑی پر قیامت صحابی غلطی سے رسول اللہ کے حکم کی حکم عدولی پر ۷۰ صحابی شہادت۔

حکم اور مروان بن حکم جیسے خمس بدعت لوگوں کی مدینہ والہی (جن کو اللہ کے رسول نے نکالا تھا اور مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ ان کو کبھی بھی واپس نہ آنے دینا ورنہ مفہوم: ایسا بڑا فتنہ پیدا کریں گے) کا زلزلہ حضرت عثمان کی شہادت اور پھر بنو امیہ کی حکومت میں واقعہ کربلا اور واقعہ حرہ اور پھر ہوتے ہوئے یہی مران بن حکم جس کو اسلام سے نکال دیا گیا تھا، مسلمانوں کا حکمران بن گیا۔

میرے بھائی ہم صحابہ میں سے کسی کی نیت پر گمان نہیں کر رہے بلکہ حکم اور اس کے بیٹے مروان کو کھجالی اور تابی ماننے سے انکار کر رہے ہیں اسی غلطی کی وجہ سے سازشی لوگوں کو فائدہ پہنچا اور اسلام کو نقصان یعنی ۴۰۰ سال تک اسلام کے ماننے والے محکوم۔

۔ اللہ تعالیٰ کا حکم رسول اللہ کا حکم اور اجتماعی خلفاء راشدین کی سنت اہل راصل ہے۔ جس میں کمی یا زیادتی کی گنجائش نہیں۔ پس کمی یا زیادتی بدعت ہے۔ یہ حکم سب سے پہلے صحابہ کے لئے ہی تھا اور بعد میں بعد کے لوگوں کے لئے۔ پس ہر مسلم اپنے نفس کا جواب دہ ہے، پہلے لوگ اپنے اور آج کے لوگ اپنے نفس کے جواب دہ ہیں۔

۔ اگر آج کا مسلمان بدعت یزید کا حماقتی ہے چاہئے آج نافذ ہو یا ماضی میں ہوئی تھی تو یہ بھی اتنا ہی ذمہ دار ہے جتنا کہ پہلے لوگ۔ کیونکہ اسلام کا حکم زندہ ہے ہر زمانے میں۔

سوال: کچھ لوگ ۵٪ ایک حدیث کا حوالہ دے کر یزید کو بدعتی کہتے ہیں اور ۹۵٪ اس کو جہنمی یا خاموش ہیں۔ ۷۸۔

جواب:

سزا و جزا کا آخرت کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جسے چاہئے جنت میں اور جسے چاہئے جہنم میں ڈال دے۔ ہمارے کہنے سے اللہ کا فیصلہ تبدیل نہیں ہو سکتا۔

پس ہمیں تو دنیا میں اللہ نے جو حکم دیا ہے کہ جو میرے حکم کی اطاعت کرے اُسے برا سمجھ (عمل، زبان اور کم اس کم ول میں) جیسے مفہوم حدیث رسول اللہ ہے۔ حسینؑ مجھ سے ہے اور جس نے ان سے محبت کی اللہ اور رسول اللہ نے ان سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے عداوت رکیز رکھا اللہ اور رسول اللہ سے رکھا۔

جس نے مدینہ کے لوگوں کو ستایا اللہ اور اس کے رسول کی اس پر لعنت۔

”یا رہے بنو امیہ (یزید/ولید/مروان) کا مدینہ میں جبری طور پر حسینؑ سے بیعت یزید لینے کا مطالبہ اور بیعت نہ کرنے پر شہید کرنے کی دھمکی جس پر امام کا مدینہ سے خاموش نکل کر مکہ میں اور مکہ میں شہید کیے جانے کی سازش پر کوفہ کو ہجرت، اور آخر کار کربلا میں یزید کے گورنر کے حکم پر شہید کر دیا گیا۔

حمینؓ کے فرمان مضموم کے مطابق: مجھ جیسا (اہل حق) اس جیسے (اہل باطل) مروتی جاوے (اہل شخص کی بیعت نہیں کر سکتا چاہئے شہید کر دیا جاؤں۔

بعض کے مطابق تاریخی حوالے سے کہ (اصل علم تو اللہ ہی کے پاس ہے)۔
 - قیصر روم کے شہر پر پہلا معرکہ جس میں یزید کا شامل ہونا نہیں پایا جاتا۔ حدیث صرف پہلے معرکہ میں شامل مسلمانوں کے ہی لئے ہے۔
 ۹۹٪ علماء حق یزید کو بعد والے معرکہ میں شامل کرتے ہیں اور ۱٪ اس یزید (اہل ملوک کو پہلے معرکہ میں شامل کرتے ہیں۔

سوال: ممکن ہے کہ باپ کے بعد بیٹا بھی قتل اور پرہیزگار ہو تو کیا پھر وہ باپ کے بعد اسلامی حکومت کا خلیفہ بن سکتا ہے؟
 جواب:

نہیں اگر باپ یا کوئی اور رشتہ دار خلیفہ وقت ہو تو اس کا کوئی بھی رشتہ دار خلافت کے لئے نامزد نہیں کیا جاسکتا۔ ۷۹
 کیونکہ اسلام عدل کا انتہائی اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے تاکہ قریب و داری یا رشتہ داری کی بناء پر کوئی شخص اثر و رسوخ سے کوئی فائدہ نہ اٹھالے۔

مثال کے طور پر حضرت سعید بن زید جو کہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے اور عشرہ مبشرہ میں بھی شامل تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے جو کمیٹی بنائی تھی اس میں ان کو شامل نہیں کیا اور نہ اپنے بیٹے کا نام شامل کیا حالانکہ ان کے زہد و تقویٰ کے بارے میں کسی کو کوئی شک نہیں تھا۔ یہی اسلامی قانون عدل کا ایک اصول ہے تاکہ اقربا پروری نہ ہو سکے اور خلافت و شورائیت کی شکل میں برقرار رہے نہ کہ ملوکیت یا موروثیت میں بدل جائے۔

سوال: کیا عورتوں اور مردوں کی نماز ایک جیسی ہے؟

جواب: ہاں عورت اور مرد کی نماز ایک جیسی ہی ہے، لیکن صرف ہیئت میں (رکوع، سجود اور قعدہ) اشکالی/اجمالی فرق ہے۔ مثلاً جیسے مرد اور عورت حقوق میں برابر ہیں، انسانیت میں برابر ہیں لیکن جسمانی حدود و خال ہیئت میں فرق فطرتی طور پر ہے اور مرد اور عورت کے ستر اور پردہ میں بھی بہت فرق ہے، ایسے ہی نماز میں صرف ہیئت (رکوع، سجود اور قعدہ) اشکالی/اجمالی فرق ہے لیکن نماز، عورت اور مرد کی نماز ایک جیسی ہی ہے۔

ہیت میں (رکوع، سجود اور قعدہ) اشکالی راہبانی فرق کس وقت رکھا گیا:

صحیح مسلم میں حدیث کے مطابق عورت اور مرد کی نماز ہیت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ہاں شروع میں یہ فرق نہیں تھا۔ کیونکہ شروع میں تو عورت کو مسجد میں نماز ادا کرنے کا حکم تھا لیکن بعد میں عورت کو گھر میں نماز ادا کرنے کا حکم آیا۔

ایسے ہی جو دوسری کتب احادیث میں سجود کی نماز میں صرف ہیت میں (رکوع، سجود اور قعدہ) اشکالی راہبانی فرق ہے۔ بعد میں اس پر حکم رسول آیا۔

اگر ہم شان وقت حدیث سے حدیث کو دیکھیں تو تقریباً تمام فرع کا صل مل جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ تحقیق اختیار کریں تو مسئلہ کا حل نکل آتا ہے۔ مثلاً:

اگر اجتماع میں عورت نماز پڑھے، جو کہ تنہائی سے کم درجہ ہے، تو ہیت میں دوسری حدیث پہ عمل کرتے ہوئے نماز میں صرف ہیت ((رکوع، سجود اور قعدہ))

اشکالی راہبانی فرق کر لیا جائے جس سے جسمانی خدوخال رہیت میں فرق فطرتی طور مرد اور عورت کے ستر اور پردہ میں بھی حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

کیونکہ اصل مقام مطلوب تو گھر میں پردہ میں نماز کا ادا کرنے کا حکم ہے جو کہ افضل درجہ ہے۔

لیکن اگر عورت گھر میں پردہ والی جگہ پر ہے تو پہلی حدیث پہ عمل سے یعنی ہیت کے فرق کو عمومی نظراً انداز بھی کر دیا جائے تو پھر بھی نماز افضل ہے کیونکہ

مقصد صرف پردہ ستر وغیرہ کی نظر سے بچنے اور حیا کے فطرت میں رہنے پہ ہے۔

مسئلہ زکوٰۃ - مختصر پیرائے میں۔

ارکان اسلام میں ایمان، نماز اور روزہ کے بعد زکوٰۃ دین اسلام کا انتہائی اہم رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم قرآن شریف میں کم و بیش اسی (۸۰) مرتبہ دیا

ہے۔ زکوٰۃ کا لغوی معنی ہے:

”بڑھنا، پاک ہونا“

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ شخص کامیاب ہو گیا، جس نے اپنے آپ کو پاک کیا“۔ (الاعلیٰ: ۱۴)

”نماز کا تم کرو، زکوٰۃ دو، اور رسول کی اطاعت کرو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے“۔ (نور: ۵۶)

”اور جو زکوٰۃ تم لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو، اس سے دراصل دینے والے اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں“۔ (روم: ۳۹)

”اے نبی! تم انکے اموال سے زکوٰۃ لے کر انہیں گناہوں سے پاک کرو“۔ (توبہ: ۱۰۳)

زکوٰۃ داندہ کرنے والوں کے لئے حکم الہی:

”جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ نیکل سے کام لیتے ہیں، اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ انکے حق میں بہتر ہے، بلکہ یہ بہت برا ہے، اس نیکل

سے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں، اسے قیامت کے دن طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالا جائے گا“۔ (آل عمران: ۱۸۰)

”وہ نیک سزا کی خوشخبری سنا، ان لوگوں کو جو سونا اور چاندی جمع رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ ایسے سونے چاندی پر

جہنم کی آگ دہکائی جائے گی پھر اسی سے ان لوگوں کی پیٹانیوں اور بیٹنیوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ ہے وہ جزاء جو تم نے اپنے لئے جمع کیا۔ لہذا اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزا چکھو“ تو یہ (۳۳-۳۵)

نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

”اس صدقہ سے کوئی مال کم نہیں ہوتا۔ مظلوم کی بد عا سے درتے رہو، کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں۔“

زکوٰۃ فرض ہونے کی دو (۲) شرائط ہیں:

- ۱۔ وہ مال بقدر نصاب یا اس سے زیادہ ہو۔ نصاب سے مراد وہ کم سے کم مقدار ہے جو شریعت نے مختلف چیزوں کیلئے مقرر کی ہے۔
- ۲۔ اس پر ایک قمری (ہجری) سال گزر چکا ہو۔ البتہ زمین کی پیداوار پر ایک سال کی شرط نہیں۔ فصل کاٹنے اور صاف کر لینے کے ساتھ ہی ادا کی جائے۔ اسی طرح کانوں اور روپے ہوئے خزانوں کے لئے بھی ایک سال کی شرط نہیں۔ یہ آزاد مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، جس میں مندرجہ بالا شرائط پائی جائیں۔ اگر مال کا لک بچہ یا ناسمجھ آدمی ہو، تب بھی سرپرست پر فرض ہے کہ زکوٰۃ ادا کرے۔ قرض اگر نصاب کے مال سے زیادہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

مشتراک کھانا (کھیتی):

جہاں امام ابو حنیفہؒ و امام مالکؒ کسی پر زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہے جب تک ان میں سے ہر ایک کا حصہ بقدر نصاب نہ ہو۔ جہاں شافعیؒ و حنفیؒ مشترک مال کا حکم ایک ہی شخص کے مال کا ہے۔ جہاں بیہوش جینی: نبی ﷺ کے ارشاد ”پانچ اوقیہ (۵۰=۵۲ تولہ) سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔“ سے یہ واضح نہیں کہ آیا یہ حکم صرف اس وقت ہے، جبکہ مال صرف ایک ہی شخص کی ملکیت ہو یا اس وقت بھی ہے جبکہ کئی شریک ہوں۔ بعض آئمہ پہلی صورت پر اور بعض دوسری پر متفق ہیں کیونکہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”زکوٰۃ کے ڈر سے نہ متفرق مال کو اکٹھا کیا جائے اور نہ کٹھے کو الگ الگ۔“ بخاری

اموال زکوٰۃ (جن پر زکوٰۃ فرض ہے):

۱۔ سونا اور چاندی (نقدی) ۲۔ مال تجارت ۳۔ زرعی پیداوار ۴۔ مویشی ۵۔ کان اور روپے ہوئے خزانے

وہ اشیاء جن پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے:

ذاتی استعمال کی اشیاء، ذاتی مکان یا مکان کی تعمیر کیلئے پلاٹ، ذاتی استعمال کی اشیاء (مثلاً کار فرمایہ، بفرج، خزانہ، موبیل فون وغیرہ) (مقتنی کی قیمت کے ہوں) پر زکوٰۃ نہیں۔

سوا: پراساڑے ساٹ تولے سے زیادہ ہو تو ۵٪ زکوٰۃ ایک سال کے بعد

چاندی ساڑھے باون تولے سے زیادہ ہو تو (۵۲۵۰) ۵٪ زکوٰۃ ایک سال کے بعد

زرعی پیداوار: خود بخود سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا عشر دسواں حصہ (۱۰٪) ہے۔

مصنوعی ذرائع سے سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا عشر بیسواں (۵٪) ہے۔

غلے اور پھلوں پر کم از کم ۲۵ کلوگرام سے اوپر خود بخود سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا عشر دسواں حصہ (۱۰٪) ہے۔ اور مصنوعی

ذرائع سے سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا عشر بیسواں (۵٪) ہے۔ تیار غلے اور پھل پر ہے اس پر خمس یعنی تخمینہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔

مال تجارت: ہر زکوٰۃ فرض ہے۔

مویشی: ۱۔ اونٹ ۲۔ گائے، بھینس ۳۔ بھیڑ بکری

نصاب اونٹ:

۱۔ ۱۴ اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں ۲۔ ۱۵ تا ۱۹ اونٹوں پر ایک بکری ۳۔ ۲۰ تا ۲۹ اونٹوں پر ۲ بکریاں نیز ۲۴ سے کم اونٹ ہوں تو ہر ۱۵ اونٹوں پر ایک بکری اور ۱۲۵ اونٹ ہو

جائیں تو ان پر ایک سال کی ایک اونٹنی۔

۳۶۔ ۱۵ اونٹوں پر ۲ سال کی ایک اونٹنی جو تیسرے سال لگ چکی ہو ۶۲۔ ۱۶ اونٹوں پر ۳ سال کی ایک اونٹنی جو چوتھے سال لگ چکی ہو ۶۱۔ ۷۵

اونٹوں پر ۴ سال کی ایک اونٹنی جو پانچویں سال لگ چکی ہو ۷۶۔ ۱۹ اونٹوں پر ۴ سال کی ۱۲ اونٹیاں، جو تیسرے سال لگ چکی ہوں ۹۱۔ ۱۱۲ اونٹوں

پر ۳ سال کی ۳ اونٹیاں، جو چوتھے سال لگ چکی ہوں۔ جب ۱۲۰ سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس اونٹوں پر ۲ سال کی ایک اونٹنی اور ہر ۵۰ اونٹوں پر ۳ سال کی

ایک اونٹنی زکوٰۃ ہوگی۔

۲۔ گایوں بھینسوں پر زکوٰۃ: ۳۰ سے کم پر زکوٰۃ نہیں، لیکن ۳۰ پر ایک سال کا ایک بچھڑا یا بچھڑا ۴۰ پر ۲ سال کا بچھڑا یا بچھڑا۔

۳۔ بکریوں اور بھیڑوں پر نصاب:

۴۰۔ ۴۰ سے کم پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ ۴۰ سے ۱۲۱ پر ایک بکری۔ ۱۲۱ سے ۲۰۰ پر ۲ بکریاں۔ ۲۰۰ سے ۳۰۰ پر ۳ بکریاں، ۳۰۰ سے زائد ہر ۱۰۰ بکریوں پر ایک بکری۔

۴۔ گائیں اور معدنیات: ہر ۲۰٪ زکوٰۃ ہے۔

نوٹ: غنی اور تندرست کما سکے والے پر زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی، نبی ﷺ کے خاندان کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی، بیوی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی، لہذا واجد اور

اولاد کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

وہ لوگ جن کو زکوٰۃ اور صدقہ دینا دوسروں کی نسبت افضل ہے: شوہر، رشتہ دار

زکوٰۃ کے مصارف و مقامات: ۱۔ فقیر و مسکین ۲۔ عاملین زکوٰۃ ۳۔ مؤلفین (نومسلم اور اتحادی کافر ۴۔ غلام ۵۔ مقروض ۶۔ جہاد فی سبیل اللہ و دعوت تبلیغ اسلام ۷۔ مستحق مسافر۔

۱۔ احکامات اللہ۔ مخصوص لیکن مختصر پیرائے میں۔

حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں قرآن کی احکامی ۵ سورۃ کو ہر مسلمان پر ان کو یاد کرنا

لازمی قرار پایا (بقرہ، النساء، المائدہ، حج اور نور ہیں)۔ سورۃ الحجرات

جہاں حکومت سوائے اللہ کے کسی کی نہیں۔

جہاں بھلائی اللہ کی طرف سے ہے اور برائی اپنی طرف سے۔

جہاں تجھے کوئی فائدہ پہنچے تو اللہ کی طرف سے ہے اور تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے۔

جہاں اللہ لوگوں کو زمانا ہے۔

جہاں ایمان لانے کا حکم: مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول اور کتاب پر ایمان لاؤ جو اس نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور اس کتاب پر بھی جو پہلے اتاری ہے۔

جہاں اسلام لانے کا حکم: مسلمانو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو۔

جہاں تبلیغ کا حکم: اچھی باتوں کی ہدایت کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا مسلمان کا فرض ہے۔ اور تم میں ایک جماعت ہو جو لوگوں کو خیر کی طرف بلائے اور اچھی

بات کا حکم دے اور بری بات سے روکے اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (البقرہ ۱۷۵)

جہاں اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم: اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ سے ڈرے گا اور پرہیزگاری اختیار کرے گا تو ایسے ہی لوگ

کامیاب ہیں۔ (النور ۵۲)

جہاں تقویٰ: اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہر شے کو جانتا ہے۔ (البقرہ ۲۲۱)

جہاں دین کو چھٹا: اور ان لوگوں میں سے ہرگز نہ ہو جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو چھٹا یا کٹو گھانا اٹھانے والوں میں ہو جائے۔ (یونس ۹۵)

جہاں شرک کی ممانعت: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ (انسا ۳۶)

جہاں کفر نہ کرو: تو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (البقرہ ۱۵۲)

جہاں بیوہ و یتیم کو دینا: مسلمانو! بیوہ و یتیم کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو ان کو دوست

بنائے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ (المائدہ ۵۱)

جگہ پس تو کافروں کا مددگار رہ کر نہ ہو۔ ۲۔ وقتی اور سلوک صرف ان ہی کافروں کے ساتھ جائز ہے جو مسلمانوں کے دینی امور میں چارج ہوں۔ جو دینی امور میں چارج نہیں ان سے وقتی سلوک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

جگہ صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ (انسا ۲۶)۔
جگہ طہارت، وضو، غسل و تیمم۔

جگہ نماز کا حکم: اور مدد مانگو صبر اور نماز کے ذریعے سے (البقرہ ۴۵)۔ ۲۔ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

۳۔ بے شک نماز مومنوں پر مقررہ قوتوں پر فرض کی گئی ہے (انسا ۱۰۳)۔ ۴۔ درمیانی نماز کی پابندی ۵۔ نماز مسجد میں ۶۔ نماز وینت کے ساتھ ۷۔ قرات نماز متوسط آواز میں ۸۔ نماز جمعہ مسلمانوں کے دن جب نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد کے لئے دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔ پھر جب نماز ختم کر دی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

(الجمعة ۹)۔ ۹۔ نماز خوف و سفر ۱۰۔ نماز بیادہ پڑھو ۱۱۔ نماز تہجد ۱۲۔ مسلمانوں کے رفیق صرف وہی مسلمان ہیں جو نماز پڑھتے ہیں تمہارا دوست تو میں اللہ اور اس کا رسول اور وہ مسلمان ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں (المائدہ ۵۵)۔ ۱۳۔ نماز جنازہ ۱۴۔ استغفار کا حکم۔ اور اللہ سے معافی مانگو۔ (البقرہ ۱۹۹)۔ ۱۴۔ تکبیر، تسبیح، تہجد، ذکر و قیوہ ۱۵۔ اللہ کی طرف دوڑو۔

جگہ زکوٰۃ و صدقات: اور اللہ کو قرض حسد دو۔ (المزمل ۲۰)۔ ۲۔ اور اس نے مال کو باوجود اس کی محبت کے رشتہ داروں اور یتیموں اور یتیموں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو اور گردنوں کے چھڑانے میں دیا۔ (البقرہ ۷۷)

جگہ روزہ: مسلمانو! تم پر روزہ اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے اگلوں پر فرض کیا گیا تھا، تا کہ تم پر ہیروز گار ہو جاؤ۔ (البقرہ ۱۸۳)
جگہ اعتکاف میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ۔

جگہ حج: اور اللہ کے لیے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض ہے جو اس تک راہ طے کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ (ال عمران ۹۶)۔ کعبہ کا طواف اور قربانی کا حکم۔

جگہ احکام المساجد: اللہ کا نور مسجدوں میں صبح و شام اللہ کی یاد کرنے سے ملتا ہے۔

جگہ حجرت: مہاجرین پر اللہ کی رحمت ان کے گناہ معاف، ان کے لئے جنت عزت کی روزی، بڑا اجر اور اللہ کی رضا مندی ہے۔

جگہ جہاد: اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور اپنی طرف سے زیادتی نہ کرو بیشک اللہ حد سے باہر نکلنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (البقرہ ۱۹۱)

جگہ نکاح: نکاح کرنے کا حکم ہے۔ استقامت کے مطابق ۴ عورتوں تک ایک وقت میں نکاح جائز ہے لیکن اگر وسائل میں انصاف نہ ہو سکتا ہو تو صرف ایک نکاح کرو۔ جگہ عورتیں جن سے نکاح نہیں ہو سکتا: حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی

کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری دودھ شریکی بہنیں اور تمہاری سائیں اور تمہاری وہ لڑکیاں جو تمہاری پرت میں تمہاری ان عورتوں سے جن کے ساتھ صحبت کر چکے ہو پھر اگر تم نے ان کے ساتھ صحبت نہیں کی تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہاری بیٹوں کی بیبیاں جو تمہاری صلیبی بیٹے ہوں اور یہ کہ تم دو بہنوں کو نکاح میں جمعہ کرو مگر جو ہو چکا سو ہو چکا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (انسا ۲۳)

جدا عورتوں کا حق مہراوا کرو۔

جدا طلاق: تین ماہ میں ہر حالت طہر میں دی جائے

جدا عدت: مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض یا طہر تک نکاح سے روکے رکھیں۔ موت کی عدت چار مہینے دس روز ہے۔

جدا لعان: عورتوں پر الزام لگانا: اگر کسی آدمی نے اپنی عورت پر الزام لگایا اور اس کے پاس دو گواہ نہیں تو ۳ بار وہ اللہ کی قسم اٹھائے کہ یہ الزام ٹھیک ہے اور پانچویں بار یہ قسم اٹھائے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کا عذاب نازل ہو۔ اسی طرح عورت اپنے اوپر لگائے گئے الزام کو ۳ بار اللہ کی قسم اٹھائے کہ یہ الزام جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ قسم اٹھائے کہ وہ سچی ہے اور الزام لگانے والا جھوٹا ہے اگر وہ جھوٹی ہو تو اس پر اللہ کا عذاب نازل ہو۔ (نور ۱۰ تا ۱۲)

جدا ظہار: بیوی کو ماں کہنے پر ایک غلام آزاد کروا کر واقعی مقدرت نہ ہو تو لگاتار ساٹھ روزے رکھو اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یہ سب کچھ عورت کو ہاتھ لگانے سے پیشتر ہو۔ (الحج ۲)

جدا رضاع: پوری مدت رضا (شیر خوری) دو برس ہیں۔ دودھ پلانے میں بچے کی ماں کو مقدور کے مطابق نقص دینا چاہئے۔

جدا ۱۔ مرد و عورتوں پر حاکم ہیں (انسا ۳۴) ۲۔ مفرمان عورتوں کو نصیحت اور تنبیہ کرو۔ ۳۔ مطہع عورتوں پر الزام کی راہ نہ ڈھونڈو۔ ۴۔ اگر میاں بیوی میں اتفاق نہ ہو تو ان کے رشتہ داران میں صلح کرا دیں۔ ۵۔ میاں بیوی میں صلح ہی بہتر ہے۔ ۶۔ خاندنوں کو ہلکل ایک طرف ہی جھکنا نہیں چاہئے۔ ۷۔ تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں ۸۔ عورتیں مردوں کا اور مرد عورتوں کا لباس ہیں ۹۔ عورتوں سے نیک برتاؤ کرو۔ ۱۰۔ عورتوں کی کسی قسم کی ایذا نہ دو۔

جدا پردہ: مرد اور عورتیں نیچی نگاہ رکھیں، کھلے حصے کے سوا اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔ جن لوگوں سے پردہ نہیں ہے۔ خاندن، باپ، سر، بیٹے، سوتیلے بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے، اپنی عورتوں پر یا لونڈی/ غلام پر، بالغ لڑکوں پر ان کے سوا سب پر اپنا پردہ رکھنا چاہئے۔ (الحج ۵۵)

جدا وصیت: وصیت مال چھوڑنے والوں پر فرض ہے (البقرہ ۶۷)۔ وصیت بدلنے والے گنہگار ہیں۔ (البقرہ ۱۸۱)

جدا سیراٹ: ۱۔ لڑکے کا حصہ لڑکی سے دو گنا۔ ۲۔ وڈڑکیوں سے زیادہ ہوں تو ان کا حصہ دو تہائی۔ ۳۔ ایک ہی لڑکی ہو تو اس کا آدھا ہے۔ ۴۔ اولاد ہو تو ماں باپ میں ہر ایک کا چھٹا حصہ۔ ۵۔ اولاد نہ ہو تو ماں کا حصہ ایک تہائی۔ ۶۔ بھائی ہوں تو ماں کا حصہ چھٹا۔ ۷۔ اولاد نہ ہو تو خاندن کا نصف، اولاد نہ ہو تو چوتھائی۔ ۸۔ اولاد نہ ہو تو بیوی کا چوتھائی۔ ۹۔ اولاد نہ ہو تو بیوی کا آٹھواں حصہ ہے۔

جدا قرض و رهن: معاملے کو لکھنا اور اس پر گواہ کرنا۔

✽ سو: سو کہ اللہ نے حرام کیا ہے۔

✽ اللہ کا حکم چھپانے والوں پر اللہ کی پھٹکار۔

✽ جی گواہی دینے کا حکم۔ گواہی نہ چھپاؤ جو چھپائے وہ گنہگار۔

✽ قصاص قتل مومنوں پر فرض ہے۔ ۱۔ قصاص میں مساوات ۲۔ قصاص معاف ہو تو دیت (خون بہا) لازم۔ ۳۔ دیت قبول کرنے کے بعد تعدی کرنے والے کو عذاب الیم۔ ۴۔ غلطی سے قتل ہو تو دیت اور مسلمان غلام آزاد کرنا اگر مسلمان غلام دستیاب نہ ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے۔ ۵۔ مقتول کے اولیاء قصاص لینے میں زیادتی نہ کریں۔

✽ قتل عمد کی سزا ہمیشہ کوہِ دوزخ اور اللہ کا غضب اور لعنت اور عذاب۔

✽ زنا: قیامت کے دن اسے دہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اسی میں زلیل پڑا رہے گا۔ (الفرقان ۶۹)

✽ عورتیں اگر فواحش کی مرتکب ہوں تو گواہی کے بعد انہیں مرتے دم تک گھروں میں بند رکھو۔

✽ زنا کی سزا اگر غیر شادی شدہ ہوں تو ۱۰۰ ڈرے ہیں۔

✽ لوث مار ڈاکے: سزا: دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے یا ملک سے نکال دیئے جائیں۔ دنیا میں بھی ذلت اور آخرت میں بھی ذلت اور بڑا عذاب ہے۔ (المائدہ ۳۴)۔ اگر وہ پہلے ہی توبہ کر چکے تو سزا معاف کر دی جائے۔

✽ چوری کی سزا: چور کے ہاتھ کاٹ دیا گیا اگر وہ پہلے ہی توبہ کر چکا ہو تو معاف کر دیا جائے۔

✽ حدِ قذف: مومنوں کو بدنام کرنے کا عذاب اور لعنت اور عذاب عظیم۔ ۸۰ کوڑوں کی سزا اور عدم قبولِ شہادت۔ بہتان لگانے کی سزا تو بہ کے بعد معاف ہے۔ ✽ ماپ تول: پورا ماپنے اور تولنے کا حکم۔

✽ شراب خوری و قمار بازی اسلام میں منع ہے۔

✽ فواحش / بے حیائی: چھپے اور کھلے سب گناہوں کے چھوڑنے کا حکم۔

✽ مانت: مانت کے ادا کرنے کا حکم۔ (البقرہ ۲۸۳)۔ خیانت کرنے والوں سے اللہ محبت نہیں کرتا (انسان ۱۰)۔

✽ ظالم: اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا (البقرہ ۲۵۸)۔ اللہ ظالم لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ بھلائی کا وعدہ ظالموں کے لئے نہیں۔ ظالم کے لئے عذاب کبیر، الیم اور عذابِ مقیم ہے۔ اگر کوئی ظالم سے بدلہ لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

✽ فساد و فساد پھیلانے کی ممانعت، اللہ مفسدوں سے محبت نہیں رکھتا۔ لوگوں کو فساد سے روکنے کا حکم ہے۔

✽ امر بالمعروف والنہی عن المنکر: اچھے کام کو کہنے اور برے کام سے روکنے کا حکم۔

جہاں قرآن کی بعض آیتیں محکم (عام فہم) ہیں اور بعض تشابہ۔ تشابہ آیات کی اصل حقیقت اللہ ہی جانتے ہیں اس کی تحقیق نہیں کرنی چاہئے، صرف ایمان لانا چاہیئے۔ (الی عمران ۶)

جہاں ذہد کی ترغیب اور متاع دنیا یا نیکار، دھوکا اور قلیل ہے۔

جہاں اللہ کی نعمتوں اور عہد کو یاد کرو۔ تقویٰ اور رجوع الی اللہ اختیار کرنے کا حکم۔

جہاں ہفت پرستوں کو برا کہہ کر اللہ کو برا نہ کہلاؤ، بلکہ اہل کتاب کو تو حید کی طرف بلاؤ۔

جہاں نخل، تکبر و ریاء سے بچو۔

جہاں یہود و نصاریٰ اور دین کی ہنسی اڑانے والوں سے محبت نہ رکھو۔

جہاں انسان کو اللہ نے نیکی بدی کی تمیز دی ہے، اس لیے انسان کو نیکی بدی کی تمیز کرنی چاہئے۔ انسان کی ہمت دھرمی اور ناشکری۔ انسان بے صبر، جلد باز، جھگڑالو

ہے، انسان کو ہمت دھرمی اور ناشکری۔ انسان بے صبر، جلد باز، جھگڑالو نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ مصیبت کے وقت انسان کو امید کا دامن تھامے رکھنا چاہئے۔

نماز اور صبر سے مدد مانگنی چاہئے۔

جہاں قرآن پڑھنا: قرآن نہ ماننے والوں کے لئے عذاب مار۔ قرآن پڑھنا شروع کرو تو پہلے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو۔ قرآن پھر ٹھہر کر پڑھنا چاہئے جب

قرآن پڑھا جائے اس کو خاموشی سے سنا جائے۔

جہاں دار آخرت انہیں کیلئے ہے جو تکبر اور فساد کی نہیں۔

جہاں ہر شخص پر کرامات کا تین یعنی لکھنؤ والے فرشتے متعین ہیں۔

جہاں جھوٹ بولنے والوں کو عذاب دردناک (البقرہ ۱۰۶)

جہاں فضیلت علم، صبر و شکر کرنے کا حکم اور توکل کا حکم۔

جہاں اخلاص، صدق، ایفاء عہد کا حکم۔

جہاں خیرات کرنے کا حکم۔ جھوٹ کی ممانعت۔ بے گناہ ہر بہتان لگانا گناہ ہے۔

جہاں تولد بے عمل: مسلمانو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک بڑی چیز اری ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں۔

جہاں ریا کاری سے منع فرمایا گیا ہے۔ بے شک منافق اللہ کو فریب دیتا ہے۔ اور اللہ انہیں فریب دیتا ہے۔ اور وہ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے

کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر جھوڑا (انسا ۱۴۴)

جہاں خوشامد: جھوٹی خوشامد: وہ جو اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں اور جو نہیں کیا اس پر اپنی تعریف چاہتے ہیں۔ ان کو عذاب سے چھوٹا ہونا نہ جان اور ان کو دکھ دینے

والاعذاب ہے۔ (ال عمران ۱۸۷)

جہ تکلف: اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

جہ انصاف: انصاف کرنے کا حکم: مسلمانو! اللہ کے لئے گواہ بن کر انصاف کے ساتھ اٹھ کھڑے ہو اور کسی قوم کی عداوت تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو وہ پرہیزگاری کے ذیادہ قریب ہے (المائدہ ۱۸)۔ قضا: فیصلہ انصاف سے کرو۔ فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق ہو۔

جہ سفارش: اچھی بات کی سفارش اور بد بات پر سفارش نہ کرو

جہ رشوت: مقدمات میں رشوت کی ممانعت۔ اللہ کے احکام پر رشوت کی ممانعت۔ عہد اور قسموں پر رشوت لینے کی ممانعت۔

جہ تقلید باپ واداک کی مذمت۔ جہ تواضع کرنے کا حکم۔ جہ شیخی کی ممانعت۔ جہ شیریں زبانی کا حکم۔ جہ بد مزاجی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جہ اترا نا اللہ کو پسند نہیں۔ پھر یہ آگ میں جھونک دینے چاہئیں گے۔ (المومن ۷۷) جہ تکبر: تکبر کا برا انجام۔ جہ غصہ: غصہ سے بہتر معاف کروینے کا اجر ہے۔ جہ غلو: کا حکم جہ اتفاق یا ہی کا حکم ہے اور اختلاف سے برائی پیدا ہوتی ہے۔ اختلافات سے منع فرمایا گیا ہے۔ جہ حرص و قناعت: حرص کی مروت اور قناعت کا درس ہے۔ جہ بخل: بخل کی مذمت۔ بخل میں خیر نہیں، شر ہے اور انجام دوزخ ہے۔ جہ فضول خرچی کی ممانعت: فضول خرچ شیطان کا بھائی ہے۔

جہ حسد: سے بچنے کا حکم کیونکہ حسد کیوں کو کھا جاتا ہے۔ جہ خدا اور بغض کی ممانعت: اور انہوں نے آپس کی حسد سے علم آنے کے بعد تفریق ڈالی (اشوری ۱۲)

جہ قسم: قسموں کو پورا کرنے کا حکم: قسم کا کفارہ۔ جھوٹی قسموں کھانے والوں کا حال، ذلت کا عذاب ہے۔ جہ حلف و روعی: کی ممانعت

جہ احسان: احسان کرنے کا حکم۔ جہ نیکی میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ جہ خیر: خیر کا کام کرنے کا حکم۔ جہ ایثار: کرنے کا حکم

جہ سلوک: ۱۔ والدین، اولاد، اقارب، رشتہ دار، یتیم، یتیم، مساکین کے حقوق ہیں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم

جہ اصلاح بین الناس: جہ وصیت میں اصلاح جہ صلہ رحمی و محبت اقربا کا حکم جہ سب مسلمان باہم دوست ہیں۔ جہ آداب مجلس و ملاقات سلام انبیائے

سابقین میں۔ سلام جہ بد گوئی و بد اخلاقی سے بچنے کی ہدایت جہ حسد اور برے لقب ڈالنے کی ممانعت۔ جہ طعنہ دینے والوں اور عیب چینیوں کو

ویل۔ جہ بری بات کہنا اللہ کو پسند نہیں۔ جہ بے علمی سے کسی بات کے پیچھے پڑنے کی ممانعت۔ جہ بے ضرورت سوال کرنے کی ممانعت۔

جہ ظن: بد ظنی سے بچو۔ مومنوں کو حسن ظن کی ہدایت۔ کفار علم کی بجائے ظن کے طالع ہیں۔

جہ اخلاقی جرات: لوگوں سے نہیں ڈرنا چاہئے۔ اللہ سے ڈرنا چاہئے۔ جہ مسلمانوں کو بد دل نہ بننے کی ہدایت۔

جہ حوصلہ افزائی: اللہ مسلمانوں کی حوصلہ افزائی فرماتا ہے۔ مسلمانوں کو بھی ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

جہ غم: کسی نقصان یا مصیبت پر غم نہ کرو۔ رنج مت کرا انجام اچھا ہوگا۔

جہ امید: اللہ کی رحمت کا علم اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

☆ اولوالعزمی: عزم کر چکے تو اللہ پر توکل کر۔ صبر و تحمل اولوالعزمی میں داخل ہے۔ تاہم قدمی کی وعاء مانگنی چاہئے۔

☆ قوت: اپنے اندر قوت پیدا کر کے مقابلہ دشمن کے لئے تیار رہو۔ مدح قوت۔

☆ حب الوطنی: اچھا جڑ ہے۔

☆ شرافت کا معیار: صرمت تقویٰ (مقی پر ہیڑ گاری) ہے۔

☆ کوشش: انسان کو کوشش کا پھل ہی ملتا ہے۔ نیکیوں کے لئے بھاگ دوڑ کرو۔

☆ پابندی وقت کا حکم: نماز کے لئے پابندی وقت کا حکم۔ ☆

☆ غیرت: بدلہ ظلم کا ہے۔

☆ مشورہ: مشورہ لینے کا حکم۔

☆ رازداری کا حکم۔

☆ ہمیشہ ظاہری حالت ہی نہ دیکھو۔

☆ جھوٹی افواہ فاسق کی خبر پر با تحقیق کے اعتبار نہ کرنا چاہئے۔

☆ عورت اور مرد کے حقوق برابر ہیں۔ آپس میں حسن سلوک کا حکم۔ یتیم بڑ کیوں میں بے انصافی کا خوف ہو تو ۴ نکاح کر لو۔ کئی عورتوں میں عدل نہ کرنے کا

خوف ہو تو صرف ایک نکاح کا حکم۔ عورتوں کو ان کا حق مہر خوشی سے دے ڈالو۔ یتیموں کا مال کھانے والے دو زخ میں جائیں گے۔ یتیموں کا نکاح کرو۔ بے

گناہ عورتوں پر بہتان لگانے والے ملعون ہیں۔

☆ ہمدردی عورتیں مردوں کیلئے اور مرد مردہ کی عورتوں کیلئے۔ اچھیاں اچھوں کیلئے اور اچھے اچھیوں کیلئے ہیں۔

☆ بے گانے مکانوں میں اجازت لے کر داخل ہوں اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس ہو جائیں۔

☆ مسلمانوں اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں عورتیں اپنی زینت کے مقاموں کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اپنے گریبانوں پر اپنے دوپٹوں

کو لٹک مارے رہیں ☆۔ بی بیائیں تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کیلئے لباس ہو (البقرہ ۱۸۷)

نیوی کے ساتھ حسن سلوک رکھنے کا حکم۔ اللہ سے ڈرو اور ارحام کا پاس کرو۔

☆ آواز نیچی رکھو اور درمیانی چال بہتر ہے۔

☆ شراب، جوا اور ریت اور غال کے تیر سب شیطان کے گمراہ کام ہیں۔ جادو میں فلاح نہیں ہے یہ شیطان کا کام ہے۔

☆ مہمان کی عزت اور مہمان نوازی

✽ شوخی حرام ہے۔

✽ مال کو فضل کہا گیا ہے، مال خیر، رحمت اور رزق حسن کہا گیا ہے۔

✽ اذان جمعہ کے بعد خدیو فروخت ہند نماز جمعہ تک۔

✽ ریاضت و عبادت کا حکم۔ اطمینان قلب۔

✽ کفار کے مجبوروں کو گائی ندو۔

✽ قربانی کھاؤ اور کھلاؤ۔ نماز عید الفطری اور قربانی کا حکم اور تکبیریں کہنے کا حکم۔

صدقہ و خیرات۔ مفلس قرضدار کو رعایت۔ روزمرہ ہمتے کی چیز نہ دینے والوں کو تہائی۔

✽ ﴿آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ مسلمانوں ان پر درود و سلام بھیجا کرو﴾ (احزاب ۵۶)

نبی کو ایذا رسانی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ادب اور تعظیم سے پیش آنے کا حکم۔

✽ کسب: نیک کام کرو اور نیکی کا حکم کرو، برے کاموں سے رکوا اور برائی سے رکنے کا حکم دو۔

✽ دین کی ہنسی اڑانے کی ممانعت، اس پر عذاب ہے

✽ حلال و طیب روزی کھاؤ۔ جائز طریق سے مال نہ کھاؤ۔ خبیث اور طیب مال برآمد نہیں ہو سکتا۔ حرام کھانے والوں کو نار۔

✽ حرام: مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس جانور پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا۔ (البقرہ ۱۷۳)

✽ وعاما لگنے کا حکم۔

نماز: پیارے رسول ﷺ کی امت کیلئے آخری وصیت: مفہوم:

کبھی نماز نہ چھوڑنا۔ غریبوں کی مدد کرنا (اپنے غلاموں کا خیال رکھنا)۔

نماز:

۱۔ طہارت جسم و جگہ کا پاک ہونا۔

۲۔ وضو

۳۔ اول وقت نماز

۴۔ نیت نماز

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اللہ سب سے بڑا ہے
سُبْحَنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری تعریف کے ساتھ تجھے یاد کرتا ہوں
اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ط
تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی محبوب نہیں۔
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ O
میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطانِ مردود سے۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الحمد شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O
ہر قسم کی تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ O اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ O
روز جزا کا مالک ہے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ O صِرَاطَ الدِّيْنِ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لَ
ہم کو سیدھے راستے پر چلا ایسے راستے پر جن پر تو نے اپنا انعام کیا ان کے
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ O اٰمِيْن
راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر۔ قبول کر

الحمد شریف ختم کر کے آہستہ سے آمین کہے، پھر سورۃ اخلاص یا اور کوئی سورۃ یاد ہو تو وہ پڑھیں۔

سورۃ اخلاص

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝
(اے نبی) کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔
لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝
اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

سورۃ کے ختم پر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیلئے جھک جاؤ، رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع میں کمر سر کے ساتھ برابر ہو۔ ہاتھ پسیلوں سے جدا رہیں۔ پنڈلیاں سیدھی رہیں اور رکوع کی تسبیح یعنی

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ط تین یا پانچ مرتبہ پڑھیں پھر تسبیح یعنی
پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار بزرگ کی۔
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ط کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں
اللہ نے اس کی سنی جس نے اس کی تعریف کی۔
اگر امام کے پیچھے ہو تو صرف تحمید یعنی رَبَّنَا اَلْحَمْدُ ط پڑھیں
اے ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے

نوٹ: نماز میں تکبیر اللہ اکبر کے ساتھ ہی انسان دنیا سے جدا ہو کر اللہ کی قربت میں عرش معلیٰ کے سائے میں یعنی اللہ کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔ جب نمازی سلام پھیرتا ہے تو وہ عرش معلیٰ کے نیچے سے دنیا میں حاضر ہو کر اپنے دائیں بائیں نمازی فرشتوں کو درحقیقت سلام کیا جاتا ہے۔

اور اگر تنہا نماز پڑھو پھر سمیع اور تحمید دونوں پڑھو۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو پھر دونوں ہاتھ رکھو۔ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو پھر سجدے کی تسبیح یعنی

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى تین یا ۵ مرتبہ کہیں
یا کی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار برتر کی

سجدے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ دونوں پاؤں کھڑے ہوں اور ان کی انگلیاں قبلے کی طرف ہوں۔ چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے سینچ میں ہوا اور دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کے برابر ہوں۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور سیدھی قبلے کے رخ ہوں، کہنیاں پسلیوں سے اور رانیں پیٹ سے الگ رہیں، نیز کہنیاں کھڑی رہیں زمین سے نہ لگیں۔

اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ یہ ایک رکعت پوری ہوگئی۔ سجدوں کے بعد اٹھنے پر دوسری رکعت شروع ہوئی۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو پھر کوئی اور سورۃ ملاؤ اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت پوری کرلو۔ یہ بات یاد رکھو کہ اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو ثناء کے بعد خاموش ہو جاؤ اور امام کی قرأت سنو، الحمد شریف اور سورۃ پڑھنے کی ضرورت نہیں، دوسری رکعت ختم کرنے پر تشہد کیلئے بیٹھ جاؤ۔ دونوں سجدوں اور تشہد پڑھنے کی حالت میں اس طرح بیٹھا جائے کہ دایاں پاؤں کھڑا رکھو اور اس کی انگلیاں قبلے کی طرف رہیں اور بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھو اور پھر تشہد یعنی التحيات پڑھو۔

التَّحِيَّات

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
تمام زبان کی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں اور بدن کی عبادتیں اور مالی عبادتیں بھی سلام تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت
وَبَرَكَاتُهُ ط السَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلَی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ ۝
اور اس کی برکتیں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور پیغمبر ہیں

نوٹ: اگر دو رکعت والی نماز ہے تو التحیات کے بعد درج ذیل درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، اگر چار رکعت والی نماز ہے تو پھر صرف التحیات پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے اور بسم اللہ پڑھ کر صرف الحمد شریف پڑھے اور رکوع میں چلا جائے، اسی طرح چوتھی رکعت پوری کرے ہاں اگر چار رکعت والی نماز سنت، نفل یا تین وتر ہیں تو تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے ساتھ سورت بھی ملائے۔

درویش شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ
اے اللہ رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت بھیجی ابراہیم پر
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
اور ان کی آل پر تحقیق تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ پر
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے برکت فرمائی ابراہیم پر اور ان کی آل پر
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝
تحقیق تو تعریف کے قابل بزرگی والا ہے۔

درویش شریف کے بعد کی دعائیں

ان سب کو پڑھ لیں یا کوئی ایک دعا پڑھ لیں تو بھی کافی ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اے اللہ تحقیق میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت ظلم اور کوئی نہیں بخشا گناہوں کو
اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
سوا تیرے سو بخش میرے لئے اپنی بخشش اور رحم فرما مجھ پر بے شک تو ہی بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

۲: رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝
اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسل کو بھی۔ اے رب ہماری دعا قبول فرما۔
رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝
اے رب ہمارے بخشا، مجھ کو اور میرے والدین کو اور تمام مومنین کو جس دن حساب قائم ہو (پہلا ابراہیم)
۳: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
اے رب ہمارے دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمیں پکا دوزخ کے عذاب سے (پارا ۲ سورۃ البقرہ)

اس کے بعد پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیر دیں، سلام کے کلمات یہ ہیں

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

دُعا سے قنوت اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغِيثُكَ
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ
الْغَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُحَدِّثُكَ وَنُتْرِكُكَ مَنْ يَفْجُرُكَ
اللَّهُمَّ إِنَّا لَكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنُسَجِّدُ وَإِلَيْكَ نُسْعِي
وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ
بِالْكَفَارِ مُدْحِقٌ ۝

ترجمہ

اے اے تم تجھ سے۔ دعا ہے میں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ ہی ایمان رکھتے ہیں
اور تجھ ہی گمراہ کر دے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں
اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑ دے ہیں اس شخص کو جو تیری ناشکری کرتا ہے۔
اے اے تم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں
اور تیری ہی طرف دوڑتے اور تجھ ہی اور تیرے رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب
سے ڈرتے ہیں۔ وہی شک تیرا عذاب کافروں کو کھینچے والا ہے۔

پہلا کلمہ طیب

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ؕ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ؕ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

سُبْحَنَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ؕ

پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ؕ

اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالی شان اور عظیم والا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تحریف ہے
 يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا زُوالِ الْجَلَالِ
 وہ زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے جو مرے گا نہیں عظمت
 وَالْإِكْرَامُ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط
 اور بزرگی والا ہے، بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ
 ہر چیز پر قادر ہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ عَمْدًا أَوْ خَطَا سِرًّا
 میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا، جان بوجھ کر
 أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ
 یا بھول کر، درپردہ یا کھلم کھلا اور میں تو پکرتا ہوں اس کے حضور میں اس کے گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس
 الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسَتَّارُ الْغُيُوبِ وَ
 کے گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں۔ بے شک تو عیبوں کو جاننے والا اور عیبوں کو چھپانے والا ہے اور گناہوں کا
 غَفَّارُ الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط
 بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ رد کفر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ

اَشْرِکَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهِ وَاَسْتَغْفِرُكَ لَهَا

میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے

لَا اَعْلَمُ بِهِ تَبَّتْ عَنْهُ وَتَبَّرَاتُ مِنَ الْکُفْرِ وَ

اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے تو بہ کی اور ہیزار ہوا کفر سے

الشِّرْکِ وَالْکَذِبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنِّمَمَةِ

اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے

وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیِ کُلِّهَا

اور بیحیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گنہ گریوں سے اور میں

وَأَسْلَمْتُ وَقَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

اختتامیہ کتاب۔ اسلام اور مسلم مختصر پیرائے میں۔ ۷۶

ایک اللہ، ایک قرآن اور رسول اللہ کی سنت اور ایک ہی خلیفہ راشدین کی اجماعی شورا کی خلافت کی سنت، ایک اسلام کی ایک واحد جماعت، ایک تھی، ایک ہی ہے اور ایک ہی ہو کر رہے گی۔ ایک خلیفہ الرسول کے ممبر کے ساتھ۔ مدینہ الاسلام۔ مدینہ الرسول کی اسلامی ریاست:

خلافت اسلامیہ، مملکت اسلامیہ، دولت اسلامیہ۔

وَعَايَ اللّٰهُ تَعَالٰی جلد ہی ہماری آنکھوں کو دکھا کر غنڈا کرے۔

اگر یورپ ایک ہو سکتا ہے تو اسلام بھی تو ایک خلافت کی چھتری کے سائے میں ایک ہو سکتا ہے۔

سلام ہو ان پر جنہوں نے کی قائم مدینہ کی ریاست اسلام

سلام ہو ان پر جو انھیں گئے عرب و عجم سے مسلم بن کے حرم کے پاسبان۔

وَعَايَ اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ سے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ مجھ اس کتاب اسلام اور مسلم مختصر پیرائے میں کا دوسرا حصہ:

اسلام کا نظام تعلیم۔ مختصر پیرائے میں

اسلام کا نظام خلافت۔ مختصر پیرائے میں (چین کے سنگل پارٹی سسٹم کے ریفرنس سے اور انخوان المسلمین مصر کی تنظیم سازی کے ریفرنس سے)

قرآن مجید کی حلال و حرام احکامیہ آیات۔

جلد سے جلد پورا کرنے کا موقع نصیب فرمائے۔ جس سے میری اور میرے والدین اور بیوی بچوں کی دنیا و آخرت کامیاب ہو۔

جزاکم اللہ الخیر۔ دینی داعی اسلام

ابو حمزہ۔ عبدالحفیظ سہیل بھٹی

MS Computer Sciences / M.A Economics

0333-4286566 hafeezsohail@yahoo.com

hafeez.sohail32@gmail.com

حدیثِ قدسی

مفہوم

اے ابنِ آدم! ایک میری چاہت ہے اور ایک
تیری چاہت ہے۔ ہوگا تو وہ ہی جو میری چاہت
ہے۔ پس اگر تو نے سپرد کر دیا اپنے کو اس کے جو
میری چاہت ہے تو وہ بھی میں تجھے دے دوں
گا جو تیری چاہت ہے۔
اگر تو نے مخالفت کی اُس کی جو میری چاہت ہے
تو میں تھکاوں گا تجھ کو اس میں جو تیری چاہت
ہے۔ پھر وہی ہوگا جو میری چاہت ہے۔